شوال، ذیقعد 1440ھ / جون، جولائی 2019ء

ماہنامہ سبیل ہدایت لاہور
1990-2018
اشاعت کا اٹھائیسواں سال
بزم ندائے مسلم پاکستان

وَاللّٰهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ (القرآن)

ماہنامہ سبیل ہدایت لاہور

مسجد رایا بیت الرحمن انڈونیشیا

- مِراۃُ القرآن
- وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی
- اللہ تعالیٰ کے 100 سو احکامات
- زمین کا مرکز گرینچ یا مکہ المکرمہ
- لاہور میں شیطانی مجسمہ
- نظریہ پاکستان اور قائدِ اعظمؒ
- پاکستانی پاسپورٹ پر اسرائیل جانے کے متمنی
فیشل "یہودی" کا اصل ماجرہ
- درد کا احساس اور قرآنی اعجاز
- تاریخ اسلام کا ایک گمشدہ ورق
فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد خان ثانی فاتح
- بیشمار زہر رومن اردو..... ایک منظم سازش
- بچوں کیلیے تاریخی اخلاقی کہانیاں
- سوشل میڈیا سے انتخاب

یکے از مطبوعات:

بزمِ ندائے مسلم پاکستان

علمی کتاب خانہ

تعلیم عبادت ہے اور تعلیم سے متعلق تمام کاروبار خدمت ہے اور خدمت میں عظمت ہے۔ اشاعتی دنیا کا درخشاں ستارہ ادارہ علمی کتاب خانہ کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے یہ ادارہ 1947ء میں قائم ہوا اور آج بھی آپ کی خدمت میں کوشاں ہے۔ علمی کتاب خانہ کی تمام تر مطبوعات نہایت تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ماہرین تعلیم و اساتذہ کی شبانہ روز محنت اور تجربے کا نچوڑ ہیں۔ یہ سب اپنی اشاعت اور نفس مضمون کے لحاظ سے جدید تعلیمی اور قومی تقاضوں کے عین مطابق تیار کی گئی ہیں اور اب تک لاکھوں طالب علم ہماری طبع شدہ کتب سے فائدہ اٹھا چکے ہیں اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

علمی کتاب خانہ کی مطبوعات

INTERMEDIATE FA, FSc, I.Com	UNDERGRADUATE B.A, BSc, B.Com	MASTERS MA, MSc, MS

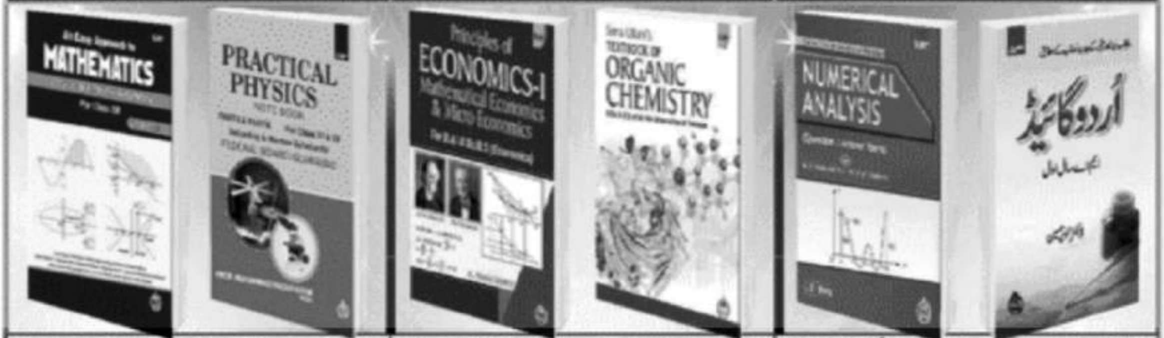

علمی کی کتب عرصہ دراز سے پروفیسرز اور پوزیشن ہولڈرز کی پہلی چوائس ہے جو کہ ہمیشہ سے کامیابی کی ضامن سمجھی جاتی ہیں۔	پاکستان کی مشہور یونیورسٹیز کے مایہ ناز پروفیسرز کی لکھی ہوئی کتب جو کہ یونیورسٹیز کی مجوزہ کتب میں شامل ہیں۔	ہر مضمون کے ماہر پروفیسرز کی مرتب کردہ ٹیکسٹ بکس اور گائیڈز جو کہ سلیبس کے عین مطابق ہیں اور اپنی کوالٹی کی وجہ سے طلباء کا اعتماد جیتنے میں کامیاب رہی ہیں۔

LAW LLB, LLM	MEDICAL MBBS, BDS, FCPS	TEST PREP CSS, PCS NTS	DICTIONARIES

ایل ایل بی کی گائیڈز اور اسائنمنٹ جو کہ جدید سلیبس اور پیپر پیٹرن کے عین مطابق تیار کی گئی ہیں۔	بین الاقوامی اداروں کے تعلیم یافتہ ڈاکٹرز کی لکھی ہوئی معیاری میڈیکل کتب جن میں کیس سٹڈیز کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ ان کتب کی نظر ثانی / جائزہ قومی اور بین الاقوامی ڈاکٹرز نے کیا ہے۔	تجربہ کار ماہرین کی زیر نگرانی کتب جو کہ طلباء کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر تیار کی جاتی ہیں طلباء کی پہلی چوائس بن گئی ہیں۔	پاکستان کی کامیاب ترین ڈکشنریز جو کہ اپنی کوالٹی کی وجہ سے بین الاقوامی سطح پر بھی بہت مشہور ہیں۔

ILMI KITAB KHANA
Kabir Street, Urdu Bazar, Lahore. 042-37353510, 37248129
www.ilmikitabkhana.com
Find us on facebook

ILMI OUTLET
SHEHR-E-KITAB
Near National Library
F/7 Markaz, Islamabad

HTMS HOME TOWN MEDICAL SERIES
A Product of ILMI

HSM Publishers
A Product of ILMI

وَاللّٰهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ (القرآن)
اور اللہ سچی بات کہتا ہے اور وہ ہدایت دیتا سیدھی راہ پر چلنے کی

ماہنامہ **سبیلِ ہدایت** لاہور

سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریریز کیلئے حکومت پنجاب سے منظور شدہ — رکن: کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

جلد 30 | شوال، ذیقعد 1440ھ / جون، جولائی 2019ء | شمارہ 6,7

جیف ایڈیٹر: سید قمر احمد سبزواری
ایگزیکٹیو ایڈیٹر: چوہدری اختر حیات
ایڈیٹر: مخدوم انجم شہزاد قریشی
اعزازی ایڈیٹرز: جاوید اقبال، سعید اقبال
ڈپٹی ایڈیٹر: شاہد نذیر
سینئر ایڈیٹر: طاہر منیر بٹ
مشیر خصوصی: محمد آصف چوہدری
وحید احمد لودھی
ایسوسی ایٹ ایڈیٹرز: مبارک علی ہاشمی، خواجہ سلیم عطاری
قانونی مشیر: شیخ عرفان احمد ایڈووکیٹ، چوہدری محمد اقبال ایڈووکیٹ

مجلس مشاورت

علامہ ذوالفقار مصطفیٰ ہاشمی، عتیق احمد سید، ندیم خاور
چوہدری غلام رسول، محمد عمران صدیقی، محمد قاسم بھٹی،
اقبال احمد خان، حامد نصیر کھوکھر، محمد منصور، مظفر جنجوعہ
اللہ دتہ اعوان، محمد اکرم شاد، عامر بٹ، محمد رمضان راجپوت

علم ایک نور ہے اور نور کو پھیلنے سے نہیں روکا جا سکتا
اس لئے مندرجات نقل کرنے کی عام اجازت ہے
لیکن سبیل ہدایت کا حوالہ ضروری ہے

ادارے کا مضمون نگار یا خبر نگار کی آراء سے اتفاق ضروری نہیں ہے

تمام عہدیداران و نمائندگان و معاونین اعزازی ہیں

پبلشر: سید قمر احمد سبزواری
پرنٹرز: اسکارٹ پرنٹرز ہسپتال روڈ لاہور
مقام اشاعت: ۳/۸ بی ون ٹاؤن شپ لاہور

زرِ تعاون: فی پرچہ 50 روپے — طلباء و طالبات: 300 روپے سالانہ
سالانہ: 500 روپے بیرون ملک 20 ڈالر

دفتر رابطہ: بزم ندائے مسلم پاکستان
۳/۸ بی ون ٹاؤن شپ لاہور پوسٹ کوڈ: 54770
0304-4710601/0320-4668118
sabeelh@gmail.com

انسانیت ابھی زندہ ہے!

نیوزی لینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ میں واقع دو مساجد پر ہونے والے حملے کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ اس افسوسناک واقعے میں 9 پاکستانیوں سمیت 50 افراد کی شہادت ہوئی جبکہ متعدد زخمی ہوئے- ملک بھر میں نیوزی لینڈ کی قوم نے سوگ منایا اور اہم سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں رہا ۔اس سب صورتحال کے بعد پاکستان سمیت دنیا بھر سے لوگوں کا ردعمل سامنے آیا۔ اور سب اپنے اپنے طریقوں سے اس سانحہ کا افسوس کرتے دکھائی دیے۔ ہر کوئی مختلف انداز میں متاثرین کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتا دکھائی دیا۔

نیوزی لینڈ کی وزیراعظم کا اظہار یکجہتی: نیوزی لینڈ کی وزیراعظم جیسنڈا نے سانحہ نیوزی لینڈ کے بعد ایک الگ ہی تاریخ قائم کر دی سر پر دوپٹہ اوڑھ کر حملوں کے متاثرین کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا اور مسلم خواتین کو گلے لگا کر تسلی دی اور سب کے غم میں برابر شریک رہی اس کے علاوہ نیوزی لینڈ میں پارلیمنٹ کے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم جیسنڈا نے کہا کہ میں اس شخص کا نام بھی نہیں لوں گی وہ دہشتگرد ہے، مسلمان آنیوالے جمعہ کی نماز ادا کریں ہم ان کی حفاظت کے لیے کھڑے ہوں گے۔ جبکہ پورا یورپ اس دہشتگرد کی حمایت کرتا رہا ہے۔

نیوزی لینڈ کے فٹبالر کا علامتی سجدہ: نیوزی لینڈ کے فٹ بالر Kosta Barbarouses نے ایک اہم میچ میں گول کرنے کے بعد مسجد کے حملوں کے متاثرین کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے علامتی سجدہ ادا کیا اور دنیا کو بتا دیا کہ انسانیت اب بھی زندہ ہے۔

ایگ بوائے: ایک آسٹریلوی نوجوان نے مسلمانوں کے خلاف بولنے والے آسٹریلوی سینیٹر کو دورانِ تقریر انڈہ دے مارا جس پر نوجوان کو گرفتار کر لیا گیا- آسٹریلوی نوجوان وِل کولونلی کا کہنا تھا کہ مسلمان دہشت گرد نہیں ہیں اور دہشتگردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔

لوگوں کا اظہار یکجہتی: دہشت گردی کی اس خوفناک کارروائی پر پاکستان سمیت دنیا بھر سے لوگوں نے اس کی شدید مذمت کی اور نیوزی لینڈ کے شہری حملوں کے متاثرین کے ساتھ خود بھی روتے دکھائی دیے۔ اگر یہ کہا جائے کہ واقعے کے بعد پورے نیوزی لینڈ سمیت دنیا بھر میں غم کے بادل چھا گئے تھے تو غلط نہ ہوگا۔

امداد کا سلسلہ: نیوزی لینڈ میں سانحہ پیش آنے کے بعد دنیا بھر سے امداد کا ایک بڑا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ مختلف مشہور شخصیات نے ہزاروں ڈالر کی امداد دی جو کہ دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں ڈالر تک جا پہنچی اس کے علاوہ سامان بھی فراہم کیا گیا- اور امداد کا سلسلہ اتنا بڑھا کہ بعد میں مقامی حکومت نے اعلان کروایا کہ اب امداد نہ دی جائے۔

اللہ کی ربوبیت اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر: اگلے ہی جمعۃ المبارک کو پوری دنیا نے دیکھا مغرب کی فضاؤں میں علی الاعلان اذان دی گئی اور نیوزی لینڈ کے ریڈیو ٹی وی سمیت عالمی دنیا میں لائیو سنائی گئی اور پوری دنیا نے شہید مسلمانوں اور ان کے خاندانوں سے اظہار یکجہتی کیا۔ کیا یہ سب مغربی استعمار کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی نہیں۔ بیشک اللہ کی تدبیر سب پر بھاری ہے۔

فرمان ربّ العالمین ﷻ

نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگدستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدّت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں (البقرہ-177)

فرمان رحمۃ اللعالمین ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اسے ہر تنگی سے نکال دیگا اور اسے ہر غم سے آزاد کر دیگا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ (ابن ماجہ رقم الحدیث 3819)

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک رحمہ اللہ نے ابوالزناد سے بیان کیا، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا منہ ادھر (قبلہ کی طرف) ہے۔ خدا کی قسم تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے، میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔ صحیح بخاری، کتاب صفۃ الصلوٰۃ، باب: نماز میں خشوع کا بیان، حدیث نمبر: 741

حضرت رابعہ بصریؒ مخدومہ شب و روز عبادت میں رہتی تھیں۔ آپ سے حضرت حسن بصریؒ نے پوچھا کہ تم نے یہ مرتبہ کیونکر پایا؟ آپ نے فرمایا: میں نے کل موجودات کو خدا کی یاد میں گم کر دیا۔ حضرت حسن بصریؒ نے پوچھا: تم نے خدا کو کیونکر جانا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے بے چوں و چرا خدا کو پہچانا۔ ایک بار لوگوں نے آپ سے پوچھا، آپ کہاں سے آئیں ہیں اور کہاں جائیں گی؟ فرمایا: اس جہاں سے آئی ہوں اور اسی جہاں میں جاؤں گی۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ اس جہان میں کیا کرتی ہیں؟ فرمایا افسوس۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو جواب دیا اس لئے افسوس کرتی ہوں کہ مجھے رزق اس جہان سے ملتا ہے اور میں کام اس جہان کے کرتی ہوں۔

لوگوں نے آپؒ سے پوچھا کہ آپ جس خدا کی عبادت کرتی ہیں، اس کو دیکھتی بھی ہیں یا نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس کو نہ دیکھتی تو اس کی پرستش کیوں کرتی۔ آپ ہمیشہ رویا کرتی تھیں۔ لوگوں نے رونے کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس کی جدائی سے ڈرتی ہوں، اس لئے کہ اس کی خوگر ہوگئی ہوں، ایسا نہ ہو کہ موت کے وقت ندا آئے ''تو ہماری درگاہ کے لائق نہیں'' لوگوں نے پوچھا کہ جب گنہگار توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جب تک خدا توبہ کرنے کی توفیق نہیں دیتا کوئی گنہگار توبہ نہیں کرسکتا اور جب خدا نے توبہ کرنے کی توفیق دی تو توبہ بھی قبول کرتا ہے۔ پھر فرمایا: اعضاء سے خدا کی راہ نہیں ملتی، جب تک انسان کا دل بیدار نہ ہو اور جب دل بیدار ہوگیا تو دوستی اعضاء کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یعنی بیدار دل وہ ہے، جو حق میں گم ہو جائے اور مدد اعضاء کی اس کو ضرورت نہ ہو اور یہی درجہ فنا کا ہے۔ پس یہی وہ مقام ہے کہ قیامت کے روز خدا کا ذکر کرنے والے ہنستے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔ خدا پاک ہر مسلمان کو ہر وقت اپنا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ابن جوزیؒ روایت کرتے ہیں کہ ھرات میں ایک سادات فیملی تھی۔ خاتون جوانی میں بیوہ ہوگئیں۔ بچوں والی تھیں۔ تنگ دستی آئی تو انہوں نے سمرقند کی طرف ہجرت کی۔ وہاں پہنچیں تو لوگوں سے پوچھا کہ یہاں کوئی سردار، کوئی سخی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہاں دو سردار ہیں۔ ایک مسلمان ہے اور ایک آتش پرست۔ خاتون مسلمان سردار کے گھر گئیں اور کہا کہ میں آل رسول ﷺ ہوں، پردیسن ہوں، نہ کھانے کو کچھ ہے نہ ہی رہنے کا کوئی ٹھکانہ ہے۔ سردار نے پوچھا: تمھارے پاس کوئی نسب نامہ ہے؟ ''خاتون نے کہا'': بھائی میں ایک نادار پردیسن ہوں، میں سند کہاں سے لاؤں؟ ''وہ کہنے لگا'': یہاں تو ہر دوسرا آدمی کہتا ہے کہ میں سید ہوں، آل رسول ﷺ ہوں، یہ جواب سن کر وہ خاتون وہاں سے نکلیں اور مجوسی سردار کے پاس گئیں۔ وہاں اپنا تعارف کرایا اس نے فوراً اپنی بیگم کو ان کے ہمراہ بھیجا کہ جاؤ ان بچیوں کو لے آؤ، رات سرد ہے، خاتون اور ان کی بچیوں کو کھانا کھلا کر مہمان خانے میں سونے کیلئے جگہ دے دی گئی۔ اسی رات کو مسلمان سردار نے خواب دیکھا کہ رسول ﷺ جنت میں سونے سے بنے ایک خوبصورت محل کے دروازے پر کھڑے ہیں ''یہ عرض کرتا ہے'': یارسول اللہ ﷺ! یہ محل کس کا ہے؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ایک مسلمان کا ہے، یہ کہتا ہے: مسلمان تو میں بھی ہوں ''آپ فرماتے ہیں'': اپنے اسلام کی کوئی سند پیش کرو، وہ شخص کانپ جاتا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''میرے گھر کی بیٹی تیرے دروازے پر چل کر آئی اور تو نے اس سے سادات ہونے کی سند مانگی؟ میری نظروں سے دور ہو جا۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ ننگے سر اور ننگے پاؤں باہر نکل آیا اور شور مچانا شروع کر دیا کہ وہ پردیسن خاتون کہاں گئی؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ آتش پرست سردار کے گھر چلی گئی۔ وہ اسی حالت میں بھاگا بھاگا گیا اور اس سردار کے دروازے کو زور زور سے کھٹکھٹانے لگ پڑا۔ گھر کا مالک باہر نکلا اور پوچھا: کیا ہوا؟ وہ خاتون جو اپنی بچیوں کے ہمراہ تمہارے گھر میں ٹھہری ہوئی ہے، مجھے دے دو وہ میرے مہمان ہیں۔ حضور! وہ میرے مہمان ہیں، میں آپ کو نہیں دے سکتا۔ مجھ سے تین سو دینار لے لو اور انہیں میرا مہمان بننے دو'' مجوسی سردار کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، ''کہنے لگا'': بھائی میں نے بن دیکھے کا سودا کیا تھا، اب تو دیکھ چکا ہوں، اب میں تمہیں کیسے واپس کر دوں؟ میں نے خواب دیکھا کہ جنت کے دروازے پر اللہ کے نبی ﷺ کھڑے تھے، تجھے کہا جا رہا تھا کہ دور ہو جا! اس کے بعد رسول خدا ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے کہ تو میری بیٹی کو کھانا اور ٹھکانہ دیا۔ تو اور تیرا سارا خاندان بخش دیئے گئے ہیں۔ تم سب کے لئے اللہ تعالی نے جنت کا فیصلہ کر دیا ہے۔ آنکھ کھلتے ہی میں ایمان لا چکا ہوں، میرا سارا خاندان کلمہ پڑھ چکا ہے، ہم وہ دولت کبھی آپ کو واپس نہیں کرینگے۔ (تاریخی واقعات سے انتخاب)

حیات بعداز ممات کا مسئلہ

آیات کریمہ: اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ تا ۚ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
(پارہ3 سورۃ البقرہ/259)

ترجمہ: یا اُس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر وہ ومنہدم پڑی تھی اپنی چھتوں پر بولا اسے کیسے زندہ فرمائے گا اللہ، اس کی موت کے بعد تو اللہ نے اسے مردہ رکھا 100 برس پھر زندہ فرمادیا۔ فرمایا تو یہاں کتنا (عرصہ) ٹھہرا! عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم ،فرمای! انہیں تجھے 100 سال گزر گئے اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کر اب تک بدبودار نہ ہوا اور اپنے گدھے کو دیکھ کر جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں اور یہ اس لیے تجھے ہم لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اُٹھان دیتے ہیں پھر انہیں گوشت چڑھاتے ہیں جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا (تو)بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

آیات کریمہ: وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ تا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (پارہ سورۃ البقرہ260)

ترجمہ: اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے زندہ فرمائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر میری تمنا ہے کہ میرے دل کو اطمینان حاصل ہو فرمایا چار پرندے لے کر انہیں سدھاؤ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا اور وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کر اللہ غالب حکمت والا ہے۔

آیات: اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ تا فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (پارہ 23 یٰسین 71سے83)

ترجمہ: اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی تو وہ صریح جھگڑا کرنے والا ہے اور ہمارے لیے کہاوت کہتا ہے اور اپنی پیدائش بھول گیا بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جبکہ وہ بالکل گل گئیں۔تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے جس نے تمہارے لیے سبز درخت میں آگ پیدا کی جبھی تم اس سے سلگاتے ہو اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان جیسے اور نہیں بنا سکتا، کیوں نہیں اور وہی بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا، اس کا کام یہی ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو کہہ دیتا ہے ہوجا! وہ فوراً ہوجاتی ہے تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف لوٹا جاؤ گے۔

شان نزول: مذکورہ آیات کریمہ میں جس بنیادی نکتہ کو رب العزت نے مختلف انداز میں بیان فرمایا وہ ہے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا قرآن کی زبان میں اس مسئلہ کو ''بعث بعد الموت'' کہا گیا ہے۔ یہ وہ موضوع ہے جس کو اللہ تعالی نے اپنے کلام کی کئی سورتوں میں بیان فرمایا۔ وہ ذات واحد لاشریک کلھم اقتدارات اور اختیارات کی مالک ومختار ہے کائنات کی ہر شے اس کے قبضہ قدرت میں ہے وہ **علی کل شئی قدیر** ہونے کے ساتھ ساتھ **کن فیکون** کا مالک حقیقی بھی ہے اس کی قدرت کی کرشمہ سازیاں کسی کے شمار و اختیار میں نہیں وہ چاہے تو آدم علیہ السلام کو بدوں والدین پیدا فرمادے اگر اس کی منشاء ہو تو ضعیف العمری میں ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے عطا فرمادے اگر وہ ارادہ کرے تو بغیر باپ کے مریم بنت عمران کو عیسٰی علیہ السلام جیسا فرزند دے دے وہ ایسی یکتا اور بے مثل ذات اکبر جو سنگلاخ پتھروں سے شفاف پانی کے چشمے، ویران وبنجر اور پتھریلی زمین میں دبیز تہوں سے آب زم زم اور بے آب وگیا صحراؤں میں تازہ گلاب پیدا کردے ۔حیات اُس کی، ممات اُس کی، یہاں تک کہ بعد از موت دوبارہ زندگی بخشنا صفات اس کی، قرآن کی مذکورہ آیات میں اسی حقیقت کو بیان کیا گیا جس کی بابت جاننے کے لیے منکرین کئی بار مخبر صادق ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے مرنے کے بعد زندہ ہونے کے موضوع پر کئی سوالات کرتے مگر واضح اور مدلل جواب ملنے کے باوجود انکار اور تمسخر سے کام لیتے ہوئے واپس لوٹ جاتے اور ان کا نام بدستور منکرین میں ہی درج رہتا۔

ذیل میں سورۃ البقرہ کی آیات 259-260 اور سورۃ یٰسین کی آیات 77 سے 83 تک کا شان نزول اور ان میں بیان کردہ حالات کا تفصیلی احوال پیش کیا جاتا ہے۔

اس آیت میں جس بستی/شہر کا بیان کیا گیا ہے وہ بیت القدس کی بستی ہے اور جس بندے کا اس بستی سے گزر ہوا اس سے مراد حضرت عزیر

علیہ السلام ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب بادشاہ بخت نصر نے اپنے جارحانہ حملوں سے اس مقدس شہر کو ویران و برباد کردیا اس میں آباد بنی اسرائیل کے افراد کو بے دردی سے قتل کردیا تو کافی عرصہ بعد عزیز علیہ السلام ایک مرتبہ گدھے پر سوار اسی بے آباد بستی سے گزرے آپ کے پاس برتن میں کچھ کھجوریں اور انگوروں کا رس تھا اس بستی کو دیکھ کر آپ کے دل میں صدمہ پیدا ہوا یہاں آپ نے گھوم کر دیکھا مگر کوئی انسان یا چرند پرند نظر نہ آیا گویا موت نے جیسے یہاں کی ہر چیز چاٹ کولیا ہو بستی کی عمارتوں کی تباہ حالی دیکھ کر آپ کے ذہن میں خیال آیا کہ اس مردہ بستی کو اللہ کیسے زندہ فرمائے گا اس تصور کے ساتھ ہی آپ اپنے گدھے سے اُترے اسے ایک طرف باندھا اور خود آرام کرنے کے لیے ایک جگہ لیٹ گئے اللہ کی قدرت اسی حالت میں نیند کے دوران ان کی روح قبض کرلی گئی اور بعد ازاں ان کا گدھا بھی مرگیا اہل تحقیق بیان کرتے ہیں کہ یہ تقریباً صبح کا وقت تھا زمانے کا سفر جاری رہا اور سلطنت فارس (ایران) کا ایک حکمران اپنی فوجوں کے ساتھ اسی بستی سے گزرا اس نے کچھ عرصہ کے لیے یہیں قیام کیا اور سوچا کہ کیوں نہ اسے ازسرنو تعمیر کیا جائے چنانچہ اس منصوبہ پر عمل درآمد کیا گیا اور بستی دوبارہ آباد ہوگئی بنی اسرائیل کے کچھ لوگ پھر سے یہاں آکر آباد ہوگئے بیت المقدس اور مضافات کے علاقوں میں دوبارہ زندگی کی لہر دوڑ آئی۔ ادھر عزیر علیہ السلام کو وفات پائے 70 برس گزر چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت خاص سے ان کے جسم اور دیگر چیزوں کو لوگوں کی نگاہوں سے مخفی اور پوشیدہ رکھا جب یہ مدت 100 سال ہوگئی تو خالق کائنات نے اپنے حکم سے عزیر علیہ السلام کو زندہ فرمایا سب سے پہلے ان کی آنکھوں میں بینائی لوٹی پھر دوسرے اجزائے جسمانی جاندار ہوتے گئے جب ان کی روح قبض کی گئی تھی تو اس وقت صبح کا وقت تھا اب جبکہ ان کو دوبارہ زندگی ملی تو شام کے سرمئی سائے ڈھل رہے تھے اور سورج اپنی آخری منازل طے کررہا تھا ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے عزیر تم یہاں کتنے عرصے تک ٹھہرے آپ نے اندازہ لگا کر عرض کی اے میرے مالک حقیقی ایک دن یا اس سے کم آپ کا اندازہ تھا کہ جب میں بستی میں پہنچا تو صبح کا وقت تھا اور اب سورج غروب ہورہا ہے۔ فرمایا! نہیں بلکہ تم 100 برس سے یہاں موجود ہو اپنے کھانے اور پانی کو دیکھو اس میں کوئی بدبو پیدا نہیں ہوئی البتہ گدھے کو دیکھو جو مرچکا ہے اور اس کی تمام ہڈیاں گل سڑ گئی ہیں اور ان پر سفیدی چمک رہی ہے۔ پھر اللہ کریم نے اپنے نبی کے روبرو اس کے اعضاء کو ایک جگہ جمع ہونے کا حکم دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ہڈیوں کا ایک مکمل ڈھانچہ تیار ہوا جس پر گوشت چڑھا اور اس گوشت پر کھال آئی اور پھر کھال سے بال نکلے اور باذن اللہ وہ گدھا زندہ ہوکر اپنی آواز میں بولنے لگا۔ عزیر علیہ السلام نے قدرت کا یہ عظیم کرشمہ اپنے روبرو دیکھا اور بے ساختہ زبان پر یہ الفاظ آگئے میں خوب جان گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے پھر آپ اس پر سوار ہوئے اور اپنے علاقہ میں چلے گئے۔ سر اور ڈاڑھی مبارک برف کی مانند سفید ہوچکی تھی لوگوں نے دیکھ کر شناخت نہ کی وہ جب ایک اندازہ سے اس جگہ پہنچے جہاں اُن کا مکان تھا تو وہاں ایک بوڑھی خاتون ملی جو پاؤں سے چل سکتی تھی نہ آنکھوں سے دیکھ سکتی تھی۔ آپ نے اُس سے پوچھا۔ اماں جی کیا یہ عزیر کا گھر ہے۔ بولی ہاں مگر اُسے تو گم ہوئے 100 سال گزر چکے ہیں اُس کا کوئی نام و نشان نہیں یہ کہہ کر وہ رونے لگی آپ نے فرمایا اماں جی روئیں مت میں عزیر ہی آپ کے سامنے کھڑا ہوں یہ سن کر خوشی سے بولی اے عزیر دعا کر اللہ مجھے نظر عطا فرمادے تا کہ میں تمہیں دیکھ سکوں آپ نے دعا فرمائی تو اس مفلوج پاؤں/ ٹانگیں بے نور آنکھیں صحیح سلامت ہوگئیں جب اس نے عزیر علیہ السلام کا چہرہ مبارک دیکھا تو مارے جذبات کے بول اُٹھی میں گواہی دیتی ہوں بیشک آپ ہی عزیر (علیہ السلام) ہیں وہ آپ کو بنی اسرائیل کے ایک محلہ/بستی میں لے گئی جہاں لوگوں کی ایک مجلس میں داخل ہوکر بلند آواز سے بولی! اے لوگو! دیکھو عزیر آگئے ہیں لوگوں نے یقین نہ کیا پھر اُس نے کہا کہ تم یہ دیکھتے نہیں کہ انہی کی دعا سے میں بالکل تندرست ہوچکی ہوں تب لوگوں کو یقین آیا یہ عزیر ہی ہیں وہ دوڑ کر آپ کے قریب پہنچے آپ کے فرزند نے کہا مجھے یاد ہے کہ میرے والد گرامی کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا چنانچہ ان کی قمیض کھول کر دیکھا گیا تو وہ عین موجود تھا۔

سورۃ البقرہ کی آیت 260 میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات گرامی کے حوالہ سے اسی نوعیت کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ ایک مرتبہ آپ نے ساحل سمندر پر یہ دردانگیز منظر دیکھا کہ کسی انسان کی لاش پڑی ہے۔ جب تیز لہروں کا طوفان اُٹھتا تو سمندری مچھلیاں اُسے کھانے لگ جاتیں جب لہریں واپس چلی جاتیں تو ارد گرد سے جانور آجاتے اور اسے نوچتے جب وہ بھی اڑ جاتے تو آسمان سے چیلیں اور گدھ اُتر کر اس کا گوشت کھانے لگتے یہ عبرت ناک منظر دیکھ کر آپ کے دل میں خیال آیا مالک حیات وممات مردے کو دوبارہ کس طرح زندہ فرمائے گا۔ بارگاہ صمدیت میں بصد عجز و نیاز عرض کی اے رب تو جانتا ہے کہ میرا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ تو مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے اور اس امر پر قدرت رکھتا ہے کہ ان مردوں کے اجزائے جسمانی دریائی جانوروں، جنگلی درندوں اور ہوائی پرندوں کے پیٹوں سے برآمد کرکے ان ان کو پھر سے ایک جگہ جمع

کرسکتا ہے لیکن میری تمنا ہے کہ ایسا منظر میں ایک بار خود اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔ مفسرین اس ضمن میں یہ حکمت بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل (دوست) کہا تو عزرائیل علیہ السلام بہ اذانِ الٰہی آپ کو یہ خوشخبری سنانے آئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا دوست بنالیا ہے۔ یہ مژدہ سن کر آپ نے اپنے مالک وخالق کی حمد وثنا اور تعریف وتوصیف بیان کی اور عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا اس خُلّت (دوستی) کی کوئی علامت بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بارگاہ قدسی میں آپ کی دعائیں شرف قبولیت پائیں گی اور آپ کے سوال پر مردے زندہ ہوں گے یہ سن کر آپ نے مذکورہ تمنا کی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ اس علامت سے میرے دل کو سکینہ (سکون وتسکین) کامل ہوگی کہ تو نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے۔ چنانچہ اللہ نے فرمایا ابراہیم! اگر تو یہ منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہے تو چار پرندے لے لو۔ مور، مرغ، کبوتر اور کوا، اب ان کی تربیت کرو سدھاؤ یہ جب تیری ذات سے مانوس ہوکر تیری بات اور اشاروں کو سمجھنے لگیں تو ان کو ذبح کرکے ان کا گوشت باہم ملا کر تھوڑا تھوڑا ان پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ دو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا مگر ان کے سر اپنے ہاتھ میں رکھے کچھ دور جا کر ابراہیم علیہ السلام نے ان کا باری باری نام لے کر اپنی طرف بلایا۔ گوشت کے وہ ریزہ ریزہ اجزاء بہ حکم ربی اٹھے اور زندہ صورت اختیار کرتے ہوئے اپنے پاؤں سے چلتے ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور اپنے اپنے سروں سے جڑ کر فضاؤں میں غائب ہوگئے۔ یہ منظر دیکھ کر خلیل اللہ نے اظہار تشکر اور ادائے بندگی کے ساتھ ساتھ عرض کیا اے مالک! میں خود جانتا ہوں کہ تو سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔ اب ایسے ماوراء العقل واقعات پر ایمان نہ لانا اور آثار فطرت کا مشاہدہ کرنے کے بعد بھی محض جاہلانہ اور متعصّبانہ خیالات کے باعث اپنے عقیدہ بعث بعد الموت میں اصلاح نہ کرنا اپنی جانوں پر ظلم کرنے کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے۔

سورۃ یٰسین کی ان آیات کریمہ میں بھی اسی حکمت کی وضاحت کی گئی ہے وہ منکرین دین جو محض ہٹ دھرمی سے کام لیتے اور حقائق کو جھٹلا کر چلے جاتے ان کے حوالہ سے مختلف روایات کے مطابق اشخاص کے نام ملتے ہیں۔ عاص بن وائل سہمی، عمرو بن ہشام (ابوجہل) اور ابی بن خلف یہ تینوں اعدائے دین تھے انہیں میں سے ایک شخص ایک مرتبہ سید الکونین ﷺ سے آکر تکرار کرنے لگا کہ مرنے کے بعد اللہ مردوں کو کیسے زندہ فرمائے گا اُس نے اپنے ہاتھ میں ایک ہڈی پکڑی ہوئی تھی جسے آہستہ آہستہ توڑ کر وہ یہ بتانا چاہتا تھا کہ یہ جب مزید گل کر برادہ (Powder) بن گئی تو کیا اللہ اس کو دوبارہ زندہ فرمائے گا، ایسا کیونکر ممکن ہے؟ اس کی یہ بات سن کر حضور ﷺ نے فرمایا بیشک یہ دوبارہ زندہ ہوگی اور تمہیں بھی مرنے کے بعد زندہ کیا جائے گا پھر تمہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا مذکورہ آیات میں اُس شخص کے جہل، گمراہی اور بدعقیدگی کا اظہار کیا گیا کہ کسی بھی خستہ حال ہڈی کا دوبارہ زندہ ہونا کیا ممکن ہے اگر وہ اپنے سوال سے پہلے اپنی ذات کا جائزہ لیتا تو شاید یہ بات کسی حد تک اس کی عقل میں آجاتی کہ اس کی پیدائش پانی کے ایک ایسے حقیر قطرہ سے وجود میں آئی جو اس ہڈی سے بھی حقیر تھا اور قدرت کاملہ نے اسی قطرہ کو انسانی شکل و صورت دے کر اس میں روح ڈال کر زندہ کردیا پھر وہ سن شعور کو پہنچ کر اتنا مغرور، متکبر جھگڑالو بن کر اسرار ورموزِ ربانی پر اعتراضات کرنے لگا اسے یہ حقیقت یکسر بھول گئی کہ **خلاق العالمین** اور قادر مطلق جو پانی کے ایک حقیر قطرہ سے ایک زندہ جاوید انسان بنا سکتا ہے اس کیلئے بھلا یہ کون سی مشکل بات ہے کہ ایک بنے ہوئے انسان کو مارنے کے بعد دوبارہ زندہ کردے ہر طرح کی مخلوقات اس کے قبضہ اور گرفت میں ہے بیشک وہ ہر چیز کو نابود سے وجود میں لانے پر قادر ہے۔ اسی سورۃ مبارکہ کی آیت 80 میں **الشجر الاخضر ناراً** سے مراد وہ درخت ہیں جو سرزمین حجاز میں پیدا ہوتے اور جنگلات میں بکثرت پائے جاتے ہیں انہی درختوں میں ایک کا نام مرخ اور دوسرے کا نام عفار تھا۔ صناع فطرت نے ان درختوں میں یہ عجیب خوبی رکھی تھی کہ ان کی سرسبز وشاداب شاخوں کو کاٹ کر جب آپس میں رگڑا جاتا تو ان سے آتشی چنگاریاں روشن ہوتیں حالانکہ یہ اتنی گیلی سبز اور تروتازہ ہوتیں کہ ان پر پانی کے کئی ننھے ننھے قطرے دکھائی دیتے قدرت کی ان کرشمہ ریزیوں کا بغور جائزہ لینے سے انسان حقیقت کے اُس راز کو پالیتا ہے کہ آگ اور پانی جو روز اول سے ایک دوسرے کی ضد ہیں اس کے حکم کے تابع رہ کر درخت کی ایک ہی شاخ کے اندر بیک وقت موجود ہیں۔ پانی آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے نہ ہی آگ اس لکڑی کو جلانے کی صلاحیت اور طاقت رکھتی ہے۔ لمحہ فکریہ! تو یہ ہے کہ جس قادر مطلق نے شاخوں کے اندر ان دو متضاد حقیقتوں کو باہم صلح وآشتی اور سلامتی وامن کے ساتھ جمع کر رکھا ہے وہ اگر ایک بدن میں موت کے بعد دوبارہ زندگی کی لہر دوڑا دے تو اس کو کون روک سکتا ہے بیشک اس کی ذات اکبر علی کل شیء قدیر ہے اور وہ کن فیکون کا مالک ہے۔ وہ غالب حکمت والا رب ہے۔

معاصر رسائل وجرائد کی خدمت میں

ماہنامہ سبیل ہدایت لاہور کی دوبارہ اشاعت کے بعد تمام رسائل جن کے تبادلہ میں ماہنامہ سبیل ہدایت لاہور بھیجا جاتا تھا ان کو مسلسل ارسال کیا جارہا ہے۔ اگر آپ کے مجلہ کے تبادلہ میں ماہنامہ سبیل ہدایت لاہور موصول ہورہا ہے تو اپنا جریدہ بھی ارسال فرمائیں تاکہ باہمی تبادلہ خیالات بھی ہو سکے۔ اگر آپ کا جریدہ شائع نہیں ہورہا تب بھی اطلاع کیجئے تاکہ ماہنامہ سبیل ہدایت لاہور کی ترسیل آپ کو جاری رہے۔

ادارہ

قرآن مجید ایک محیر القول کلام ہے جس کے ایک ایک لفظ اور اسلوب بیان سے ہم ایسے معانی اور مفاہیم اخذ کر سکتے ہیں جن کا مطالعہ اگر جدید سائنس کی روشنی میں کیا جائے تو اس کے بے پناہ اعجازات ہم پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی حسب ذیل آیت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا

ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے ہماری آتیوں سے کفر کیا انہیں ہم یقینا آگ میں ڈال دیں گے جب ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم انکے سوا اور کھالیں بدل دیں گے تا کہ وہ عذاب چکھتے رہیں یقینا اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ (النساء:۵۶)

ارشاد ربانی ہے:

وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ﴿١٥﴾

ترجمہ: اور جنہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو انکی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (محمد:۱۵)

سائنسی حقیقت

علمی دورِ انکشاف سے پہلے ایک اعتقاء چلا آرہا تھا کہ پورا جسم درد محسوس کرتا ہے کسی کے سامنے یہ واضح نہیں تھا کہ احساسات اور درد کو منتقل کرنے کیلئے جسم کی کھال کے اندر مخصوص قسم کے اعصابی مادے ہیں تا آنکہ جلد میں عصبی مادوں کا انکشاف ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ جلد میں یہ مادے بڑی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر ہیڈ Head نے جلدی احساسات کو دو مجموعوں میں تقسیم کیا ہے۔

ان میں سے ایک دقیق احساس epicritic ہے یہ ٹمپریچر میں معمولی فرق اور معمولی لمس کے حاسے کی تمیز کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور دوسرا احساس اُولیٰ pratopathic ہے جو درد اور شدید ٹمپریچر کے ساتھ خاص ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا احساس عصبی پوائنٹس کے اختلاف کے ساتھ کام کرتا ہے جس طرح ماحول کے اندر خاص تبدیلیوں کا پتہ لگانے کیلئے خاص خلیے پائے جاتے ہیں۔

اسکی چار قسمیں ہیں: ۱۔ ایسے خلیے جو خارجی ماحول سے متاثر ہوتے ہیں extaroceptors جو لمس کے حاسے کے ساتھ مخصوص ہیں۔ یہ مایسنرز meissers corpuscles اور میرکل merkels corpuscles پر مشتمل ہوتا ہے ۲۔ بال کے خلیے۔ ۳۔ ایراوز اور بلبیز erause and bulbes مادہ جو برودت کیلئے خاص ہے ۴۔ رفینیس سلینڈرس cylinders ruffinis جو حرارت کیلئے خاص ہے۔ درد کا احساس منتقل کرنے والے اعصاب آخری اجزاء اور جلد درد اور حرارت کو منتقل کرنے والے اعصابی مادوں کا سب سے بڑا جزو ہے۔

جیسا کہ پوسٹ مارٹم کے ماہرین نے ثابت کیا ہے کہ ایسا شخص جس کی پوری کھال جل گئی ہو وہ درد نہیں محسوس کریگا کیونکہ درد کو منتقل کرنے والے اعصاب کے آخری اجزاء ختم ہو چکے ہیں۔ برخلاف اس کے جسکا کم حصہ جلا ہو اسکا درد شدید ہوگا کیونکہ اعصاب کے آخری اجزاء حرکت میں ہیں جیسا کہ ماہرین نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ باریک آنتیں اندر سے کسی بھی احساس سے خالی ہیں لیکن آنتوں کے خارجی حصے میں دو باریک جھلکیاں ہوتی ہیں جو receptors کہلاتی ہے جو احساس سے بھرپور ہوتی ہیں۔ وہ آنتوں کو ڈھانپے ہوئے ہوتی ہیں یہ باسینی کے نام سے مشہور ہے جس کا حجم 20400 سینٹی میٹر مکعب ہے اگر اس کو پھیلا دیا جائے تو وہ جسم کے خارجی جلد کے برابر ہو جائے گا۔ تکلیف کا احساس جو آنتوں کے اوپر جھلی میں ہوتا ہے وہ جلد میں پائے جانے والے احساس کے مشابہ ہوتا ہے۔

سبب اعجاز:

(الف) اللہ رب العزت نے بیان فرمایا ہے کہ جلد تکلیف کے احساس کا مقام ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پہلی آیت میں جلد اور درد کے احساس کو ایک ساتھ بیان فرما دیا ہے اور جلد جب پک جاتی ہے اور جل جاتی ہے اپنی شکل وصورت اور ہیئت کھو دیتی ہے اس وقت تکلیف کے درد کا احساس ختم ہو جاتا ہے پھر ایک نئی کھال آتی ہے اس کی شکل وصورت ہیئت مکمل ہوتی ہے جس کے اندر اعصابی اجزاء جو حرارت اور جلنے کے احساس کو خاص طور پر محسوس کرتے ہیں اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہیں تا کہ انسان جو اللہ کی آیات کا منکر ہے آگ میں جلنے کے عذاب کو چکھے۔

جدید سائنس نے اس بات کا انکشاف کر دیا ہے جلنے کے درد اور حرارت کے احساس کیلئے آخری اعصابی اجزاء صرف جلد میں کثرت سے پائے جاتے ہیں اور مائیکروسکوپ یا خوردبین کی ایجاد اور باریک علم تشریح (پوسٹ مارٹم) کی ترقی

سے پہلے کسی بھی انسان کیلئے اس حقیقت کو جاننا ممکن نہ تھا اس کی طرف قرآن نے چودہ صدی پہلے اشارہ کر دیا ہے اس طرح قرآن عظیم کا ایک اور معجزہ ظاہر ہوتا ہے اور اللہ کی نشانیاں کھل کر سامنے آتی ہیں۔

(ب) قرآن کریم نے کفار کو کھولتے ہوئے پانی کے عذاب کی دھمکی دی ہے۔ اس دھمکی کا راز اس سائنسی انکشاف سے سامنے آتا ہے کہ آنتیں حرارت سے متاثر نہیں ہوتیں بلکہ جب انکو کاٹا جائے تو ان سے کھولتا ہوا پانی نکلتا ہے اور ان مقامات اور آخری اعصابی اجزاء تک پہنچا ہے جو گرمی اور درد کو محسوس کے اعصاب سے بھرپور ہوتے ہیں اور یہ درد کے احساس کو دماغ تک پہنچاتے ہیں جس کی وجہ سے انسان درد اور تکلیف محسوس کرتا ہے اس طرح قرآن اور جدید طبی تحقیقات کے درمیان تطبیق سے درد کے احساس میں قرآنی اعجاز ظاہر کرتا ہے۔

اسلامی کورسسز کریں
اور سند حاصل کریں

ہر شعبہ زندگی سے متعلق خواتین و حضرات اسلامی فقہ کورس کریں۔ پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں بذریعہ ڈاک سیکھئے۔ اور دین و دُنیا کی برکتیں لوٹیں اور سند حاصل کریں۔ آج ہی -/10 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے پراسپیکٹس منگوائیں۔

علامہ اقبال اوپن سنّت اکیڈمی
زیر انتظام: مدرسہ قاسم العلوم نقشبندیہ کرمیہ
سنّت چوک ایاز ٹاؤن نزد تاج پورہ سکیم لاہور پوسٹ کوڈ: 54870

ماہنامہ سبیل ہدایت لاہور اب انٹرنیٹ پر

قارئین کرام اب آپ گوگل پر اردو میں "سبیل ہدایت" یا انگریزی میں sabeelehidayat سرچ کر سکتے ہیں یا
http://sabeelh.blogspot.com
خود بھی وزٹ کیجئے اور دوستوں کو بھی دعوت دیجئے۔

یورپ پر قرآن کریم کے اثرات

9

محمد کریم صدیقی
ترجمہ: ثناء الحق صدیقی

تحقیقات اور ایجادات

دنیا میں پہلی سائنسی پرواز

نویں صدی عیسوی اپنا دور پورا کر رہی تھی۔ اس وقت جس شخص نے پہلے پہل سائنسی پرواز کا تجربہ کیا وہ ابن فرناس تھا۔ پرواز کے لئے اس نے جو سامان فراہم کیا تھا وہ ایسے پر تھے جن سے وہ ہوا میں نہایت طویل فاصلہ تک پرواز کر سکا۔ جب وہ زمین پر اترا تو اس کا پاؤں مجروح ہو گیا تھا۔

دنیا کے نظام سیارگان کا پہلا نمونہ

دنیا کے نظام سیارگان کا پہلا نمونہ ایک اور مسلمان ابوالقاسم نے تیار کیا تھا۔ اس میں ستارے، بادل وغیرہ دکھائے گئے تھے اور سورج اور چاند کی شکلوں کے ساتھ برق بھی ظاہر کی گئی تھی۔ سورج اور چاند کی گردشوں کے اوقات بھی اس پر بتائے گئے تھے۔

شیشہ سازی

دنیا میں پتھر سے شیشہ بنانے کی صنعت کی دریافت سب سے پہلے ایک اور مسلمان عباس ابن فرناس نے 9ویں صدی میں کی تھی۔

دوربین کی ایجاد

دوربین کی سب سے پہلے ایجاد عظیم سائنس دان ابوالحسن نے کی تھی۔ یہ دوربین مالقہ اور قاہرہ کی رصد گاہوں میں بڑی کامیابی سے کام میں لائی جاتی تھی۔ جس رصد گاہ میں دوربین نصب کی گئی تھی وہ تدم کے مقام پر شمسیہ میں واقع تھی۔ اور اس دوربین کو فلکیاتی مشاہدات کے لئے کام میں لایا جاتا تھا۔ اعتدالین، انحراف، دم دار ستارے اور دوسرے سماوی حادثات تھے جس کو دوربین سے دیکھا جاتا تھا۔

علوم کے اشاریے

"علوم کے اشاریہ" پر سب سے پہلی کتاب پیش کرنے والا ایک مسلمان "ابوالفاروق محمد ابن اسحق ابن ابی یعقوب الندیم تھا"۔ جس کا زمانہ 996ء ہے۔ اس میں عربوں اور غیر عربوں پر مشتمل جملہ اقوام کی کتابوں کے مطالب کے خلاصے دے دیئے گئے ہیں۔ اس "فہرست" میں تمام علوم شامل ہیں۔ جیسے مکانیات، طب، انخیری، ریاضیات، فلکیات، فلسفہ، مادیت اور علوم قدیم، فقہ اور حدیث، سوانح عمری، انساب، تاریخ، گرامر، منافع الاعضاء، السنہ، صحائف اور قرآن۔ ساتھ ہی مصنفین کی سوانح عمری اور تحسین بھی شامل کی گئی ہے۔ 1258ء میں ہلاکو خاں کے ہاتھوں بغداد کی تباہی و تاراجی کے بعد جو کتابیں اس اشاریہ میں مذکور ہیں ان میں سے تھوڑی سی باقی رہ گئی تھیں۔ اس بات کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے ضروری ہے کہ قاری خود سے سوال کرے کہ قدیم دنیا میں اور علم و فن کے لئے اس قسم کے عظیم الشان کام کا کیا مطلب ہو گا جس میں دنیا کے ادباء کے سوانحی خاکے بھی درج تھے۔

امریکہ کی دریافت

امریکہ کی دریافت یورپین لٹریچر میں کئے گئے دعویٰ کے برخلاف کولمبس نے نہیں بلکہ کولمبس سے پانچ سو سال پہلے عربوں کی تھی۔ یہ بات تاریخ و تہذیب" میں پروفیسر ویوڈورانٹ باشندہ نیو یارک، پروفیسر ڈاکٹر کریمر اور ڈاکٹر لیو ویمر، متعلق ہارورڈ یونیورسٹی اور جدید ترین ماہر

بشریات ڈاکٹر جیفرے نے ثابت اور مستحکم کردی ہے۔ موخرالذکر نے بیان کیا کہ حامل قرآن لوگوں نے امریکہ دریافت کرنے میں کولمبس سے 500 سال کے بقدر سبقت کی تھی۔ ڈاکٹر کریمر نے بھی (عربوں کے ہاتھوں) امریکہ کی دریافت کی تصدیق کی۔ ایک مشہور ماہر السنہ نے ثابت کیا کہ اصل امریکی زبان میں ہسپانوی اور فرانسیسی الفاظ کے ظہور سے نہایت طویل عرصہ سے پہلے 12 صدی میں صرف عربی کے الفاظ نظر آتے ہیں جو یورپ سے پانچ سو سال پہلے امریکہ میں عربوں کے موجود ہونے کا ایک واضح ثبوت ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف امریکہ کا کہنا ہے

حامل قرآن لوگوں کی عظیم ترین تحقیق ہے کہ جملہ بحر اعظم ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور یہ کہ وہ ایک مربوط سمندری دنیا کی تشکیل کرتے ہیں۔ پہلا سمندری راستہ بحر ہند سے شروع ہوتا تھا اور بحر الکاہل، بحیرۂ بہرنگ، بحر منجمد شمالی اور بحر منجمد جنوبی سے ہو کر گزرتا تھا۔ سلیمان تاجر سیرانی نے 851ء میں خلیج فارس سے ایک بحری سفر کیا تھا۔ 7 ویں اور 9 ویں صدیوں کے درمیان مسلمان تاجر خشکی اور تری دونوں راستے سے چین جا پہنچے تھے۔ جزیرۂ زنجبار اور جنوب مغرب میں افریقہ کے بعید ترین ساحلوں تک رسائی حاصل کی تھی اور شمال کی جانب روس کے علاقہ کو کھونڈ ڈالا تھا۔ انہوں نے تیقن کے ساتھ دنیا بھر کے جملہ مقامات سے تمام عرض البلاد اور طول البلاد کا تعین کیا تھا۔ اور عرض البلاد کا حساب نصف النہار اولی سے جس کو اب (جزائر) کینری کہا جاتا ہے، کیا تھا۔

کرّے (گلوب)

(حامل قرآن لوگوں نے) بحیرۂ احمر پر ایک درجہ کی پیمائش کر کے زمین کا صحیح سائز دریافت کیا اور اس کی کروی شکل کی تصدیق کی۔ روم کے قائم کردہ اس نامعقول نظریہ کے مقابلہ میں کہ زمین چپٹی ہے، شروع دور کے حامل قرآن لوگ کروں کی مدد سے عربی مدارس میں جغرافیہ پڑھا رہے تھے۔

نظریہ اضافیت

نظریہ اضافیت الباقلانی نے پیش کیا تھا۔ عظیم ماہر طبیعیات آئین اسٹائن نے اپنی کتاب بین کونی طبیعیات" میں الباقلانی کی بنیادوں پر اپنا نظریہ اضافیت وضع کیا ہے۔

قطب نما کی دریافت

سر آر ایف برٹن نے انکشاف کیا ہے کہ سب سے پہلے قطب نما، امیر البحر (احمد) ابن ماجد نے ایجاد کیا تھا اور اس طرح اس نے بنی نوع انسان کے لئے کھلے سمندروں میں سفر کرنے کا راستہ کھول دیا تھا۔ اس ایجاد سے پہلے یونانی اور رومی جہاز رانی صرف ساحلوں تک محدود تھی۔ مصری، ایرانی، یونانی، رومی اس سے قبل کھلے سمندر میں تجارت کی غرض سے داخل ہونے کی جرات نہیں کرتے تھے۔ سمندری راستے پہلے پہل نقشوں کے ساتھ حامل قرآن لوگوں نے متعین کئے۔ یہ راستے بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کو ملاتے تھے۔ ان سمندروں کے مابین پہلا بحری سفر امیر البحر سلیمان اور امیر البحر شہاب الدین نے 9 ویں اور 10 ویں صدی میں کیا۔

"واسکوڈی گاما" کی ہندوستان تک رہنمائی فی الحقیقت عربوں نے کی تھی۔ تاریخ اس حقیقت کا اعتراف کرتی ہے کہ کولمبس اور واسکوڈی گاما سے عرصہ دراز پہلے صرف عربوں کے پاس سمندروں کے نقشے اور جہاز رانی کے ساز و سامان موجود تھے۔

بال کمانی (ترازو) کا رواج

ایسی ترازو سب سے پہلے عظیم ماہر کیمیا جابر ابن حیان نے بنائی، جس کے اہم نتائج بعد میں نظری سائنسوں میں بھی رونما ہوئے جو سب سے بڑھ کر اجسام کے آمیزے کے قوانین کا ثبوت بھی تھا۔ مختلف شکل کی بال کمانیوں کو رواج دے کر حامل قرآن لوگوں نے اس عہد کی ابتداء کی جب کیمیا کو کلی طور پر کیفیت کا علم سمجھنا چھوڑ دیا گیا اور یہ کمیت کا علم قرار پا گئی۔ ان لوگوں کے پانی کی میکانکی خواص اور پانی کے تجزیہ کے بارے میں صحیح تصورات تھے۔ یہ امر کیمیا کے علم میں ایک نئے باب کا اضافہ ثابت ہوا۔ جابر بن حیان نے تیز قسم کے ترشے، ماء الملوک وغیرہ کی بھی دریافت کی۔

الجبرا کی ایجاد

الجبرا خالص عربی شے ہے۔ عربی ہی سے اس کو یہ نام (الجبر او المقابلہ) ملا۔

دوران خون کی دریافت

دوران خون کے بارے میں 1270ء میں ابن نفیس نے ڈاکٹر سرویٹس سے تین صدی پہلے معلومات بہم پہنچائی تھیں۔ ڈاکٹر سرویٹس کے سر غلط طور پر اس کی دریافت کا سہرا باندھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی دریافت ڈاکٹر سرویٹس نے نہیں بلکہ ایک مسلمان ابن نفیس نے کی تھی۔

رسالہ علاج الحیوان

علاج الحیوان کے سلسلہ میں پہلا رسالہ 1240ء میں ابوبکر ابن منذر نے تحریر کیا تھا۔

جوہر اور خلاء

جوہر اور خلاء کا سب سے پہلا تصور ابوبکر احمد ابن الطیب الباقلانی نے 1013ء میں پیش کیا۔ امام الباقلانی نے جوہریت کو وقت اور حرکت تک وسعت دی اور ان کو بنیادی طور پر مسلسل قرار دیا۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اہم اعلان

معاصر رسائل و جرائد یا اداروں کو کوئی بھی مضمون پسند آئے اور وہ اپنے رسائل میں شائع کرنا چاہیں تو ہم سے کمپوز شدہ مضمون بذریعہ ای میل منگوا لیں تا کہ ان کا وقت بچے۔ ادارہ
sabeelh@gmail.com

ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اللہ پاک نے بے شُمار کمالات سے نوازا ہے۔ ان کمالات میں سے ایک دیگر مخلوقات اور خطوں کی زَبانوں کا جاننا بھی ہے۔ حضور سب جانتے ہیں ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اللہ کریم نے تمام زَبانوں کا علم عطا فرمایا تھا جیسا کہ علّامہ احمد بن محمد صاوی مالکی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اَنَّ اللّٰہ ※ علّمَ ※ جَمِیْعَ اللُّغَاتِ، فَ ※ ان یُخَاطِبُ ※ لَ قَوْمٍ بِلُغَتِ ※ م یعنی اللہ پاک نے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو تمام زبانیں سکھادی تھیں اور آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہر قوم سے اُسی کی زَبان میں کلام فرمایا کرتے تھے۔ (حاشیۃ الصاوی، پ3 1، ابراہیم، تحت الایۃ: 4، ج3، ص1014) شارحِ بُخاری امام احمد بن محمد قَسْطَلَانی علیہ رحمۃ اللہ الوَالی نے بھی اس بات کو کچھ لفظی اختلاف کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ (مواہبِ لدنیہ، ج2، ص53)

جب کبھی کوئی ایسا اجنبی آتا جس کی زبان کوئی نہ سمجھ سکتا تو ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نہ صرف اس کی بات سمجھتے بلکہ اسی زبان میں جواب بھی ارشاد فرماتے۔ رسولِ عربی کا عجمی زبان میں جواب ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پاس مسجد حرام میں ایک عجمی وفد پہنچا۔ ان میں سے کوئی بھی نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو نہیں جانتا تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے اپنی زَبان میں کہا: من ابون اسیران یعنی تم میں اللہ کے رسول کون ہیں؟ حاضرین میں سے کوئی بھی ان کی بات نہ سمجھ سکا۔ نبیِّ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "اَشْکَدّ اور" یعنی یہاں میرے پاس آگے آجاؤ، وہ قریب آگئے اور گفتگو کرنے لگے، آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم انہیں ان کی زَبان میں جواب دیتے رہے، آخر کار انہوں نے اسلام قبول کیا، آپ سے بیعت کی اور پھر اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے۔ (نسیم الریاض، ج2، ص134) مُفَسِّرِ شہیر حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم قدرتی طور پر تمام زَبانیں جانتے ہیں جب حضور جانوروں، پتّھروں، کنکروں کی بولیاں سمجھتے ہیں تو انسانوں کی بولی کیوں نہ سمجھیں گے۔ (مراۃ المناجیح، ج6، ص335)

وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی
وہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی
آؤ بازارِ مصطفٰے کو چلیں
کھوٹے سکے وہیں پہ چلتے ہیں

درخت کیوں چل کر آیا؟

ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نہ صِرْف عَرَب و عَجم کی بولیاں جانتے تھے بلکہ بے زبانوں کی زبان بھی سمجھتے تھے جیسا کہ حضرت سیّدُنا یَعْلیٰ بن مُرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ایک بار سفر میں کسی جگہ سو رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ ایک درخت زمین چیرتا ہوا آیا اور آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر سایہ کرلیا، پھر واپس اپنی جگہ چلا گیا۔ جب نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم بیدار ہوئے اور میں نے اس بات کا ذِکر کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اِجازت طَلَب کی تھی کہ وہ رسولُ اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کو (یعنی مجھے) سلام کرے۔ اللہ کریم نے اسے اجازت عطا فرمائی۔ (مشکاۃ المصابیح، ج2، ص393، حدیث: 5922 مختصراً)

مشہور مُفَسِّر حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن اس واقعے کے تحت فرماتے ہیں: درخت کی یہ حاضِری صرف سایہ کرنے کے لیے نہ تھی بلکہ مجھے (نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو) سلام کرنے کے لئے تھی اس سے معلوم ہوا کہ حُضُورِ انور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کو جانور درخت بھی سلام کرتے ہیں دوسرے یہ کہ حُضُورِ انور سوتے میں بھی سلام کرنے والوں کے سلام سُنتے انہیں جواب دیتے ہیں آج بھی بعدِ وفات حُضُور کو دنیا سلام کرتی ہے۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ خود اپنی مخلوق کو حضور کی بارگاہ میں سلام کرنے بھیجتا ہے۔ دیکھو درخت اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر سلام کرنے آیا تھا۔ (مراۃ المناجیح، ج8، ص240)

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم
جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم
پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں
(حدائق بخشش، ص112)

شُترِ ناشاد کی دادرَسی

حضرت سیّدُنا یَعْلیٰ بن مُرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ہم نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ ہمارا گزر ایک ایسے اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی دیا جا رہا تھا۔ (یعنی اس وقت کھیت والے اس پر کھیت کو پانی دے رہے تھے۔) اُونٹ نے جب نبیِّ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو دیکھا تو وہ

بلبلانے لگا اور اپنی گردن آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے سامنے جھکا دی۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اس اُونٹ کا مالک کہاں ہے؟ مالک حاضر ہوا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ اُونٹ بیچتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں، بلکہ یہ آپ کے لئے تحفہ ہے۔ مزید عرض کی کہ یہ ایسے گھرانے کا ہے کہ جن کے پاس اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس اونٹ نے شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارا کم ڈالتے ہو۔ اس کے ساتھ اچھا سُلوک کرو۔ (مشکاۃ المصابیح، ج 2، ص 393، حدیث: 5922 مختصراً) حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ حضورِ انور جانوروں کی بولی بھی سمجھتے ہیں۔ حضرتِ سُلیمان صِرف چڑیوں چیونٹیوں (یعنی مخصوص جانوروں) کی بولی سمجھتے تھے، حُضُور شجر وحجر خشک وتر ساری مخلوق کی بولی جانتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور حاجت روا مشکل کشا ہیں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جسے جانور بھی مانتے ہیں جو انسان مسلمان ہو کر حضور کو حاجت روا، مشکل کشا نہ مانے وہ جانوروں سے بدتر ہے۔ تیسرے یہ کہ حضور کی کچہری میں جانور بھی فریادی ہوتے تھے۔

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد
ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پر شترانِ ناشاد
گلۂ رنج و عَنا کرتے ہیں
(حدائق بخشش، ص 113)

لہٰذا اپنا ہر دکھ درد حضور سے کہو فریاد کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، ج 8، ص 239) یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ہم نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے دو بچے تھے، ہم نے انہیں پکڑ لیا، چڑیا آئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تشریف لائے تو دریافت فرمایا: کس نے اس کے بچّوں کے معاملے میں اسے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچّے اسے لوٹا دو۔ (ابوداؤد، ج 3، ص 75، حدیث: 2675) ہرنی کی فریاد حضرتِ سیّدُنا زید بن اَرقم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبیِّ رَحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک اَعرابی کے خیمے کے پاس سے گزرا تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ بے کسوں کے فریادرس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر نظر پڑتے ہی ہرنی نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! یہ خیمے والا اَعرابی (دیہاتی) مجھے جنگل سے پکڑ کر لایا ہے، جبکہ میرے دو بچّے جنگل میں ہیں، میرے تھنوں میں دودھ گاڑھا ہو رہا ہے یہ نہ تو مجھے ذَبح کرتا ہے کہ میں اِس تکلیف سے راحت پا جاؤں اور نہ مجھے چھوڑتا ہے کہ اپنے بچّوں کو دودھ پلا آؤں۔ ہرنی کی فریاد سن کر مظلوموں کے فریادرس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو کیا تُو اپنے بچّوں کو دودھ پلا کر واپس آجائے گی؟ عرض کی: جی ہاں! یا رَسُولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں ضرور واپس آؤں گی، اگر میں نہ آؤں تو اللہ پاک مجھے ناجائز ٹیکس وصول کرنے والے کا سا عذاب دے۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اُسے چھوڑا تو وہ بڑی تیزی و بے قراری سے جنگل کی طرف چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد واپس آگئی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اُسے خیمے کے ساتھ باندھ دیا۔ اتنے میں وہ اَعرابی بھی پانی کا مشکیزہ اٹھائے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ ہرنی ہمیں بیچ دو! عرض کی: یا رَسُولَ اللہ! یہ بطورِ ہدیہ پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اُسے آزاد فرما دیا۔ حضرتِ سیّدُنا زید بن اَرقم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! میں نے اس ہرنی کو دیکھا کہ وہ جنگل میں کلمہ پڑھتی ہوئی جا رہی تھی۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، ج 6، ص 35)

شانِ رحمت جوش پر آئی چھڑایا قید سے
بےکلی کے ساتھ جب ہرنی پکاری یارسول
(قبالۂ بخشش، ص 90)

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ہمارے حضور زندگی شریف میں تمام زَبانیں جانتے ہیں حتّٰی کہ لکڑی و پتّھر کی زَبانیں، جانور حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے فریادیں کرتے تھے اور اب بھی ہر زبان سے واقف ہیں، حضور کے روضے پر ہر فریادی اپنی زَبان میں عرض ومعروض کرتا ہے وہاں ترجمہ کی ضَرورت نہیں پڑتی۔ (مراٰۃ المناجیح، ج 1، ص 135)

ایمان کا اعلان کرنے والی گوہ

حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنی سُلَیم کا ایک اعرابی نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میں اس وَقْت تک آپ پر ایمان نہیں لاؤں گا جب تک میری یہ گوہ آپ پر ایمان نہ لائے۔ یہ کہہ کر اس نے گوہ کو آپ کے سامنے ڈال دیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے گوہ کو پکارا تو اس نے "لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ" اتنی بُلند آواز سے کہا کہ تمام حاضِرین نے سُن لیا۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے پوچھا: تیرا معبود کون ہے؟ گوہ نے جواب دیا: میرا معبود وہ ہے کہ جس کا عرش آسمان میں ہے اور اسی کی

بادشاہی زمین میں ہے، اس کی رَحمت جنّت میں ہے اور اس کا عذاب جہنّم میں ہے۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: اے گوہ! یہ بتا کہ میں کون ہوں؟ گوہ نے بُلند آواز سے کہا: اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ، آپ رب العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النّبیین ہیں قَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ، جس نے آپ کی تصدیق کی وہ کامیاب ہوگیا وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَكَ اور جس نے آپ کو جُھٹلا یا وہ نامراد ہوگیا۔ یہ مَنْظر دیکھ کر اعرابی (دیہاتی) اس قدر متأثر ہوا کہ فوراً ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میں جس وقت آپ کے پاس آیا تھا تو میری نظر میں روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسند کوئی آدمی نہیں تھا لیکن اس وقت میرا یہ حال ہے کہ آپ میرے نزدیک میری جان اور میرے والدین سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خُدا کے لئے حمد ہے جس نے تجھ کو ایسے دین کی ہدایت دی جو ہمیشہ غالب رہے گا اور کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کو سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کی تعلیم دی۔ اعرابی قرآن کی ان دو سورتوں کو سن کر کہنے لگا کہ میں نے بڑے بڑے فصیح و بلیغ، طویل و مختصر ہر قسم کے کلاموں کو سنا ہے مگر خُدا کی قسم! میں نے آج تک اس سے بڑھ کر اور اس سے بہتر کلام کبھی نہیں سنا۔ (معجم اوسط، ج4، ص283، حدیث: 5996ا)

سبیلِ ہدایت کی پالیسی

عوام الناس خصوصاً نوجوانوں میں قرآن وسنّت کی تعلیمات کا فروغ اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن کرنا اور مسلمانوں اور اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ اور ہنود کی خفیہ اور درپردہ سازشوں کو بے نقاب کرنا ہے۔ اگر آپ ہمارے پروگرام سے متفق ہیں تو ہمارا ساتھ دیجیے اگر نہیں تو کوئی اور راہ دکھایئے۔

یہ چند برس پرانی بات ہے' ایک امریکی نومسلم نے قرآن مجید سے حقوق العباد سے متعلق اللہ تعالیٰ کے 100 احکامات جمع کئے' یہ احکامات پوری دنیا میں پھیلے مسلم سکالرز کو بھجوائے اور پھر ان سے نہایت معصومانہ سا سوال کیا "ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کے ان احکامات پر عمل کیوں نہیں کرتے" مسلم سکالرز کے پاس اس معصومانہ سوال کا کوئی جواب نہیں تھا' مجھے چند دن قبل ایک دوست نے یہ احکامات "فارورڈ" کردیئے' میں نے پڑھے اور میں بڑی دیر تک اپنے آپ سے پوچھتا رہا "ہمارے رب نے ہمیں قرآن مجید کے ذریعے یہ احکامات دے رکھے ہیں' ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ان احکامات پر پورا اترتے ہیں" میں یہ احکامات سو نمبر کا پرچہ سمجھ کر ترجمہ کر رہا ہوں اور میں یہ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں' آپ پہلے یہ پرچہ حل کریں' پھر خود اس کی مارکنگ کریں' پھر اپنے پاس یا فیل ہونے کا فیصلہ کریں اور آخر میں یہ سوچیں ہم قیامت کے دن کیا منہ لے کر اپنے رب کے سامنے پیش ہوں گے' آپ کا یہ جواب فیصلہ کرے گا ہم کتنے مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "1۔ گفتگو کے دوران بدتمیزی نہ کیا کرو" حکم دیا' 2۔ غصے کو قابو میں رکھو' 3۔ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرو' 4۔ تکبر نہ کرو' 5۔ دوسروں کی غلطیاں معاف کردیا کرو' 6۔ لوگوں کے ساتھ آہستہ بولا کرو' 7۔ اپنی آواز نیچی رکھا کرو' 8۔ دوسروں کا مذاق نہ اڑایا کرو' 9۔ والدین کی خدمت کیا کرو 10' منہ سے والدین کی توہین کا ایک لفظ نہ نکالو' 11۔ والدین کی اجازت کے بغیر ان کے کمرے میں داخل نہ ہوا کرو' 12۔ حساب لکھ لیا کرو' 13۔ کسی کی اندھا دھند تقلید نہ کرو' 14۔ اگر مقروض مشکل وقت سے گزر رہا ہو تو اسے ادائیگی کیلئے مزید وقت دے دیا کرو' 15۔ سود نہ کھاؤ' 16۔ رشوت نہ لو' 17۔ وعدہ نہ توڑو' 18۔ دوسروں پر اعتماد کیا کرو' 19۔ سچ میں جھوٹ نہ ملایا کرو' 20۔ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کیا کرو 21۔ انصاف کیلئے مضبوطی سے کھڑے ہو جایا کرو' 22۔ مرنے والوں کی دولت خاندان کے تمام ارکان میں تقسیم کیا کرو' 23۔ خواتین بھی وراثت میں حصہ دار ہیں' 24۔ یتیموں کی جائیداد پر قبضہ نہ کرو' 25۔ یتیموں کی حفاظت کرو' 26۔ دوسروں کا مال بلاضرورت خرچ نہ کرو' 27۔ لوگوں کے درمیان صلح کراؤ' 28۔ بدگمانی سے بچو 29۔ غیبت نہ کرو 30۔ جاسوسی نہ کرو' 31۔ خیرات کیا کرو 32۔ غرباء کو کھانا کھلایا کرو' 33۔ ضرورت مندوں کو تلاش کرکے ان کی مدد کیا کرو' 34۔ فضول خرچی نہ کیا کرو' 35۔ خیرات کرکے جتلایا نہ کرو' 36۔ مہمانوں کی عزت کیا کرو' 37۔ نیکی پہلے خود کرو اور پھر دوسروں کو تلقین کرو' 38۔ زمین پر برائی نہ پھیلایا کرو 39۔ لوگوں کو مسجدوں میں داخلے سے نہ روکو' 40۔ صرف ان کے ساتھ لڑو جو تمہارے ساتھ لڑیں 41۔ جنگ کے دوران جنگ کے آداب کا خیال رکھو' 42۔ جنگ کے دوران پیٹھ نہ دکھاؤ' 43۔ دین میں کوئی سختی نہیں 44۔ تمام انبیاء پر ایمان لاؤ' 45۔ حیض کے دنوں میں مباشرت نہ کرو' 46۔ بچوں کو دو سال تک ماں کا دودھ پلاؤ' 47' جنسی بدکاری سے بچو 48' حکمرانوں کو میرٹ پر منتخب کرو' 49 کسی پر اس کی ہمت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو 50' نفاق سے بچو 51' کائنات

کی تخلیق اور عجائب کے بارے میں گہرائی سے غور کرو52'عورتیں اور مرد اپنے اعمال کا برابر حصہ پائیں گے53'خونی رشتوں میں شادی نہ کرو (کزن میرج)'54'مرد کو خاندان کا سربراہ ہونا چاہیے55'بخیل نہ بنو56'حسد نہ کرو57'ایک دوسرے کو قتل نہ کرو58'فریب (فریبی) کی وکالت نہ کرو59'گناہ اور شدت میں دوسروں کے ساتھ تعاون نہ کرو60'نیکی میں ایک دوسری کی مدد کرو61'اکثریت سچ کی کسوٹی نہیں ہوتی'62'صحیح راستے پر رہو63'جرائم کی سزا دے کر مثال قائم کرو64'گناہ اور ناانصافی کے خلاف جدوجہد کرتے رہو65'مردہ جانور'خون اور سور کا گوشت حرام66'شراب اور دوسری منشیات سے پرہیز کرو67'جواء نہ کھیلو68'ہیرا پھیری نہ کرو69'کھاؤ اور پیو لیکن اصراف نہ کرو70'نماز کے وقت اچھے کپڑے پہنو71'آپ سے جو لوگ مدد اور تحفظ مانگیں ان کی حفاظت کرو'انہیں مدد دو72'طہارت قائم رکھو73'اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو74'اللہ نادانستگی میں کی جانے والی غلطیاں معاف کر دیتا ہے75'لوگوں کو دانائی اور اچھی ہدایت کے ساتھ اللہ کی طرف بلاؤ'76'کوئی شخص کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا77'غربت کے خوف سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو78'جس کے بارے میں علم نہ ہو اس کا پیچھا نہ کرو79'پوشیدہ چیزوں سے دور رہا کرو (کھوج نہ لگاؤ)80'اجازت کے بغیر دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو81'اللہ اپنی ذات پر یقین رکھنے والوں کی حفاظت کرتا ہے'82'زمین پر عاجزی کے ساتھ چلو83'دنیا سے اپنے حصے کا کام مکمل کر کے جاؤ'84'اللہ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو'85'ہم جنس پرستی میں نہ پڑو86'صحیح (سچ) کا ساتھ دو'غلط سے پرہیز کرو'87'زمین پر ڈھٹائی سے نہ چلو88'عورتیں اپنی زینت کی نمائش نہ کریں89'اللہ شرک کے سوا تمام گناہ معاف کر دیتا ہے90'اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو'91'برائی کو اچھائی سے ختم کرو'92'فیصلے مشاورت کے ساتھ کیا کرو93'تم میں وہ زیادہ معزز ہے جو زیادہ پرہیزگار94'مذہب میں رہبانیت نہیں'95'اللہ علم والوں کو مقدم رکھتا ہے'96'غیر مسلموں کے ساتھ مہربانی اور اخلاق کے ساتھ پیش آؤ'97'خود کو لالچ سے بچاؤ'98'اللہ سے معافی مانگو'یہ معاف کرنے اور رحم کرنے والا ہے99"جو شخص دست سوال دراز کرے اسے انکار نہ کرو"۔100دین میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ کے یہ سو احکامات حقوق العباد ہیں' ہم جب تک سو نمبروں کے اس پرچے میں پاس نہیں ہوتے ہم اس وقت تک مسلمان ہو سکتے ہیں اور نہ ہی اللہ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں خواہ ہم پوری زندگی سجدے میں گزار دیں یا پھر خانہ کعبہ کی چوکھٹ پر جان دے دیں' آپ یہ پرچہ حل کریں' مارکنگ کریں اور اپنے گریڈ کا فیصلہ خود کر لیں۔ مجھے یقین ہے میرے سمیت کوئی مسلمان اس امتحان میں پاس نہیں ہو سکے گا' آپ گفتگو میں بدتمیزی سے لے کر بھکاری کا ہاتھ جھٹکنے تک اللہ کا کوئی حکم لے لیجئے آپ خود کو خدا کا نافرمان پائیں گے' ہم اللہ کے نام پر مرنے اور مارنے کیلئے تیار رہتے ہیں لیکن ہم اللہ کا کوئی حکم ماننے کیلئے رضامند نہیں ہیں' اللہ نے ہم انسانوں کو سمجھانے کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور چار کتابیں نازل کیں' ہم نے کتابوں پر عمل کیا اور نہ ہی انبیاء کی سنی' آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا تجزیہ کر لیجئے آپ کو اللہ کے نوے فیصد احکامات حقوق العباد اور دس فیصد عبادات پر مبنی ملیں گے' اللہ تعالیٰ عبادات کے اندر بھی انسانوں کے حقوق کو مقدم رکھتا ہے' مسجد میں بھی اگر ہمارے سجدے دوسروں کے سجدوں کے راستے میں رکاوٹ بن جائیں تو اللہ ہمارے سجدے قبول نہیں کرتا خواہ ہم خشوع اور خضوع کی انتہا کو ہی کیوں نہ چھو لیں' اللہ تعالیٰ اس مسجد کو بھی مسجد نہیں سمجھتا جو راستے میں بنائی گئی ہو یا قبضے کے پلاٹ پر تعمیر کی گئی ہو' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان عبادتوں کو بھی عبادت گزاروں کے منہ پر مار دے گا جو حقوق العباد کو روند کر ادا کی گئی ہوں گی اور ہمارا رب اس قدر کریم اور مہربان ہے کہ یہ صدقے کا پہلا حق دار بھی خاندان کو قرار دیتا ہے' یہ کمانے والے کی ذات کو کمائی کا پہلا حق دیتا ہے لیکن ہم کیا ہیں؟ ہم اپنے خالی' اپنے کھوکھلے وجود کو عمامے' پگڑیاں اور ٹوپیاں پہنا کر' ہم اخلاقیات سے بے بہرہ جسم کو ڈاڑھیاں رکھوا کر اور ہم برائیوں' بے ایمانیوں اور گستاخیوں کے ڈھیر پر جائے نماز بچھا کر خود کو دنیا کی مقدس اور متبرک ترین قوم سمجھتے ہیں'

ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود خود کو اللہ تعالیٰ کے ٹھیکیدار بھی سمجھتے ہیں' ہمیں یہ ماننا ہوگا ہم اپنے رب کے نافرمان ہیں اور رب اپنے نافرمانوں کے پاس قبلہ اول تو کیا قبلہ دوم بھی نہیں رہنے دیتا' یہ ان سے ان کی سجدہ گاہیں تک چھین لیا کرتا ہے اور یہ ان کی دعاؤں سے اثر اڑا دیا کرتا ہے' ہم بھی کیا لوگ ہیں؟ ہم قبضے کے پلاٹوں' راستوں اور گرین بیلٹس پر مسجدیں بنا کر یہودیوں کو قبلہ اول کا قبضہ چھوڑنے کا حکم دیتے ہیں' ہم اپنے بچوں کو دودھ میں کھاد ملا کر پلاتے ہیں' مسلمان مسلمان کو گدھے کا گوشت کھلاتا ہے لیکن یہ پوری مسلم امہ کو یہودی مشروبات اور کھانے کے یہودی برانڈ ترک کرنے کا مشورہ دیتا ہے' ہمیں اگر اللہ کی نصرت چاہیے تو ہمیں اللہ کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا' ہم کب تک اللہ اللہ کا ورد کر کے اللہ کو دھوکا دیتے رہیں گے' اللہ تعالیٰ ہم سب کے مکر اور فریب سے بھی واقف ہے اور یہ ہمارے دلوں کا حال بھی خوب جانتا ہے' ہمیں ماننا ہوگا اللہ کا جو بندہ اللہ کی نہیں مانتا اللہ اس کی نہیں سنتا۔■

☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ اسلام کا ایک گمشدہ ورق

فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد خان ثانی فاتح

عدیل سلیم جمال

خطۂ قسطنطنیہ یعنی قیصر کا دیار
مہدی امت کی سطوت کا نشان پائیدار
صورت خاک حرم یہ سرزمین بھی پاک ہے
آستان مسند آرائے شہ لولاک ہے
نکہت گل کی طرح پاکیزہ ہے اس کی ہوا
تربت ایوب انصاریؓ سے آتی ہے صدا
اے مسلماں! ملت اسلام کا دل ہے یہ شہر
صدیوں کی کشت وخون کا حاصل ہے یہ شہر
''علامہ اقبالؒ''

مندرجہ بالا اشعار علامہ اقبال کی نظم ''بلاد اسلامیہ'' سے لئے گئے ہیں۔ علامہ اقبال نے ان اشعار میں ''قسطنطنیہ'' شہر کی اہمیت اور اس کی تاریخی حیثیت کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ قارئین کیلئے اس ماہ قسطنطنیہ کا تعارف اور سلطان محمد فاتح کے ہاتھوں اس کی فتح کا احوال پیش خدمت ہے۔

قسطنطنیہ کا تعارف

قسطنطنیہ جسے اہل یورپ Constantipole کے نام سے یاد کرتے ہیں، موجودہ ترکی کے شہر استنبول کا قدیم نام ہے۔ یورپ اور ایشیاء کی سنگم پر شاخ زریں اور بحیرۂ مرمریں کے ساتھ واقع یہ شہر صدیوں تک یورپ کا اہم ترین شہر سمجھا جاتا رہا۔ 667 قبل مسیح میں اس شہر کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس وقت اسے بازنطین کا نام دیا گیا۔ 395ء میں بازنطینی سلطنت کا دارالخلافہ قرار دیا گیا اور اس کا نام قسطنطنیہ رکھا گیا۔ قدرتی طور پر یہ شہر مثلث نما ہے اور دو اطراف سے پانی نے اسے گھیرا ہوا ہے۔ شمال میں شاخ زریں اور جنوب میں بحیرۂ مرمریں اس کے قدرتی حصار ہیں۔ بہترین جغرافیائی محل وقوع، معتدل آب و ہوا، محفوظ اور وسیع بندرگاہ، کشادہ بازار، صاف وشفاف سڑکوں، شاندار درس گاہوں اور سب سے بڑھ کر اس کے قدرتی حصار کے باعث پندرہویں صدی عیسوی میں قسطنطنیہ دنیا بھر کے شہروں میں نمایاں حیثیت کا حامل تھا۔ اس کے علاوہ صدیوں قدیم بازنطینی سلطنت کے دارالخلافہ ہونے کی حیثیت سے یورپ کے عیسائی ریاستوں میں بھی نمایاں مقام حاصل تھا

قسطنطنیہ کیلئے آپ ﷺ کی بشارت

قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے لشکر کیلئے آپ ﷺ نے کئی احادیث میں مغفرت کی بشارت دی ہے۔ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔

''میری امت میں جو لشکر سب سے پہلے قسطنطنیہ پر جہاد کرے گا وہ بخشا بخشایا ہے۔''

ایک اور حدیث مبارکہ ہے،

''تم لوگ ضرور قسطنطنیہ فتح کرو گے۔ پس فاتح لشکر اور اس کا امیر کیا ہی اچھے لوگ ہوں گے۔''

ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں قسطنطنیہ کی فتح کی خواہش ہر دور میں مسلمانوں میں رہی ہے۔ ریاست مدینہ کے قیام کے بعد ہی مسلمان قسطنطنیہ پر حملے کی خواہشمند تھے۔

قسطنطنیہ پر مسلمانوں کے حملے

قسطنطنیہ کا سب سے پہلے محاصرہ مسلمانوں کی جانب سے حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں ہوا۔ اس حملے میں اسلامی لشکر میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ بھی شامل تھے۔ آپؓ کا انتقال اسی محاصرہ کے دوران ہوا۔ آپؓ کی وصیت کے مطابق ان کی تدفین قسطنطنیہ کے قلعے کے ساتھ کی گئی۔ دوسرا محاصرہ مسلمانوں کے دور میں سلیمان بن عبدالمالک نے کیا، تیسرا عباسی خلیفہ المہدی نے کیا، چوتھا ملک شاہ سلجوق نے کیا۔ اس کے بعد عثمانی سلطان یلدرم نے قسطنطنیہ کے چار دفعہ زبردست محاصرے کئے مگر ناکام رہا۔ نواں محاصرہ موسیٰ بن یلدرم اور دسواں محاصرہ مراد ثانی نے کیا۔ یہ تو ان محاصروں کا ذکر تھا جو مسلمانوں کئے۔ ان کے علاوہ بھی بازنطینی سلطنت کے اس دارالخلافہ کے 19 کے قریب اور بھی محاصرے کئے گئے تھے۔ شہر کے قدرتی حصار، مضبوط اور ناقابل شکست قلعے، شہر کے گرد چنوائی گئی تین زبردست دیواریں اور ان دیواروں کے درمیان ساٹھ فٹ چوڑی اور سو فٹ گہری خندق وہ عوامل ہیں، جن کے باعث قسطنطنیہ مسلمانوں کیلئے اب تک ناقابل شکست بنا ہوا تھا۔

سلطان محمد خان ثانی (فاتح)

اسلامی تاریخ سے ناواقفیت اور مغربی ذرائع ابلاغ کے حملے نے آج ہمیں اپنے اسلاف کے کارناموں سے دور کر دیا ہے۔ ہمیں علم ہی نہیں کہ چودہ سو سالہ تاریخ میں مسلمانوں نے ہمت، بہادری، اور شجاعت کی کیسی کیسی داستانیں رقم کی ہیں۔ غیروں سے کیا شکوہ کریں، اپنوں کے ستم بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ خاص طور پر موجودہ ترک میڈیا نے عظیم عثمانی سلاطین کو جس طرح فلمبند کرا ہے وہ بلاشبہ ناقابل معافی سلوک ہے مشہور زمانہ ترک ڈرامہ ''میرا سلطان'' میں عظیم عثمانی حکمران سلطان سلیمان عالیشان کو جس طرح پیش کیا ہے اس میں وہ زندگی بھر حرم سرا کی سازشوں میں گھرا ایک مظلوم بادشاہ نظر آتا ہے۔ حقیقت میں سلطان سلیمان وہ عثمانی سلطان تھا جس کی حکومت سات سمندروں اور تین براعظموں تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے نصف صدی تک بصرہ سے لے کر

بلغراد تک اور آذر بائیجان سے لے کر کردستان تک حکومت کی۔ اس کا شمار انسانی تاریخ کے چند بڑے حکمرانوں میں کیا جاتا ہے۔

خیر سلیمان عالیشان کا ذکر پھر کبھی انہی صفحات پر پیش کروں گا، اب اپنے موضوع پر واپس آتے ہیں۔

میں عثمان تخت پر سلطان مراد ثانی کے وفات چودہ سو اکیاون کے بعد اس کا اکیس سالہ فرزند سلطان محمد خان ثانی المعروف فاتح براجمان ہوا۔ محمد ثانی المعروف سلطان محمد فاتح کو سلطنت عثمانیہ کے دیگر سلاطین پر فوقیت حاصل ہے وہ اس وجہ سے کہ اس کے ہاتھوں مسلمانوں کی فتح قسطنطنیہ کی آٹھ سو سالہ خواہش پوری ہوئی۔ سلطان محمد فاتح قرون وسطیٰ کے باہمت مسلمانوں نوجوانوں میں سے وہ گوہر آبدار تھا جس کی مثال یورپ آج تک پیش نہیں کر سکا۔

قسطنطنیہ کے بازنطینی حکمرانوں کی عادت تھی کہ جب بھی عثمانی تخت پر نیا سلطان تخت نشین ہوتا تھا تو وہ فوراً عثمانی علاقوں پر سرحدی چھیڑ چھاڑ شروع کر دیتے تھے مقصد اس عمل کا نئے بادشاہ کو ڈرانا دھمکانا ہوتا تھا۔ سلطان فاتح کے تخت نشین ہوتے ہی قیصر قسطنطنیہ نے جس کا نام پیلیولوگس تھا اپنی خاندانی عادت کے مطابق سلطان فاتح کے سرحدی علاقوں میں چھیڑ چھاڑ شروع کر دی اور عثمانی تخت کا ایک اور دعویدار کھڑا کرنے کی سازش شروع کر دی۔ ان حرکتوں نے سلطان محمد فاتح کو وہ موقع فراہم کر دیا جس کی خواہش صدیوں سے اس کے اجداد کرتے آئے ہیں۔

سلطان محمد فاتح کی قسطنطنیہ کے محاصرے کی تیاریاں

قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کا فیصلہ کر لینے کے بعد سلطان محمد فاتح نے سب سے پہلے اب تک کیئے گئے ناکام محاصروں کا جائزہ لیا۔ اس نے اس شہر کے قابل تسخیر رہنے کے اسباب متعین کئے۔ وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ کہ جب بھی محاصرہ کامیاب ہونے لگتا ہے قیصر اپنی سازشوں سے عثمانی علاقوں میں پھوٹ ڈلوا کر ترکوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

چنانچہ حملہ کرنے سے پہلے سلطان محمد فاتح نے اپنے علاقوں سے تمام شورشیں رفع کر دیں۔ ہنگری کے بادشاہ سے صلح کا معاہدہ کر لیا اور اس کے علاوہ کرمانیہ سے بھی صلح کر لی۔ اس کے بعد سلطان نے قسطنطنیہ تک پہنچنے کے علاقے اپنی تحویل میں لے لئے۔ سلطان کے جد امجد سلطان بایزید یلدرم جس نے چار دفعہ قسطنطنیہ پر حملہ کیا تھا، اس نے قسطنطنیہ کے ایشیائی ساحل پر ایک قلعہ تعمیر کروایا تھا۔ سلطان فاتح نے یورپی ساحل پر ایک مضبوط قلعہ تعمیر کرنا شروع کر دیا۔ تاریخ اس قلعے کو رومیلی حصار کے نام سے یاد کرتی ہے اور اس کی باقیات آج تک موجود ہیں۔

قسطنطنیہ کی فصیل کی مضبوطی کا سلطان کو بخوبی علم تھا۔ اسے اندازہ تھا کہ روایتی ہتھیاروں سے اس قلعے کی تسخیر ناممکن ہے۔ طویل مشاورت اور ہنگری کے انجینئروں کی مدد سے سلطان نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس وقت کی جدید ترین توپ ایجاد کی۔ مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ قلعہ پر حملہ کرنے اور اس کی دیواروں میں شگاف ڈالنے کیلئے توپ کا استعمال پہلی مرتبہ سلطان محمد فاتح نے کیا۔

دیگر حربی تیاریوں کے علاوہ اس حملے کیلئے سلطان کی اہم ایجاد لکڑی کے بلند و بالا مینار تھے۔ یہ مینار قسطنطنیہ کی فصیل کی اونچائی کے برابر تھے اور ان کے نیچے چلنے کیلئے پہیے نصب تھے، اوپر ان میناروں کے سپاہیوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی اور ان میناروں کے ساتھ لمبی لمبی سیڑھیاں بھی موجود تھیں۔ ان میناروں کا مقصد قلعے کی فصیلیں سر کرنا اور خندق عبور کرنا تھا۔

خشکی پر جنگی کشتیاں چلانے کا محیر العقل کارنامہ

جنگی تاریخ شجاعت دلیری اور بہادری کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ محمد بن قاسم سے لے کر طارق بن زیاد اور موسیٰ بن نصیر تک اسلامی سپاہ کے کارنامے سنہری حروف سے لکھے جاتے ہیں۔ دوسری طرف سکندر اعظم سے لے کر نپولین تک جنگی مہمات میں انوکھی تدابیر اختیار کرنا اور فریق مخالف کو کسی اچانک اقدام سے حیران کر دینا ہر دور میں کامیاب سپہ سالار کے طریقہ کار میں شامل رہا ہے۔ مگر اپریل 1453ء میں سلطان محمد فاتح کی قیادت میں ترک سپاہ نے عزم و ہمت کی داستان رقم کرتے ہوئے خشکی پر میلوں دور لکڑی کے تختوں کے ذریعے جنگی کشتیاں اور دیگر سامان حرب کی منتقلی کا وہ محیر العقل کارنامہ انجام دیا جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

قارئین کو اگر یاد ہو تو شروع میں عرض کیا گیا تھا کہ قسطنطنیہ مثلث نما شہر ہے اور اس کے دو حصے پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ شمال میں شاخ زریں کی خلیج واقع ہے جو آبنائے باسفورس کے ساتھ بطور شاخ قسطنطنیہ کے ساتھ کئی میل تک چلی گئی ہے۔ اس خلیج کی شکل سینگ نما ہے۔ دھوپ میں پانی کا رنگ سنہرا ہو جاتا ہے اس لئے اسے "گولڈن ہارن" کہتے ہیں۔ قسطنطنیہ کے جنوب میں بحیرۂ مرمریں ہے۔ یعنی قسطنطنیہ پر بری فوج کا حملہ صرف مشرق سے ممکن تھا۔ اس طرف سے شہر کی حفاظت تین دیواروں کی فصیل کہ جس کے درمیان خندق تھی کر رہی تھیں۔ بحری سپاہ کے حملہ کرنے کی صرف ایک صورت تھی کہ سمندر کے راستے سے گولڈن ہارن یا شاخ زریں کی خلیج میں داخل ہوا جائے۔ خلیج کے دہانے پر عیسائیوں نے فولادی موٹی زنجیر ڈالی ہوئی تھی۔ یہ زنجیر بذات خود انجینئرنگ کا شاہکار تھی اور حملہ آور بحری قوت کو روکنے کیلئے قسطنطنیہ میں خاص

طور پر ڈھالی گئی تھی۔

گولڈن ہارن کے دھانے پر قسطنطنیہ کی بحری قوت حملہ آور بحریہ کو روکنے کیلئے ہر وقت تیار رہتی تھی۔

محاصرہ شروع ہو چکا تھا۔ سلطنت عثمانیہ کی طرف سے قسطنطنیہ کا یہ گیارہواں محاصرہ تھا۔ سلطان کی توپوں سے قلعے کی فصیل کو جو نقصان پہنچتا وہ راتوں رات اہل قسطنطنیہ فصیل کی مرمت کر کے پورا کر دیتے۔ سلطانی سپاہ نے جو لکڑی کے مینار تیار کروائے تھے ان میں نصب سیڑھیوں کی مدد سے ترک فوجی فصیل کی دیوار سے منسلک گہری خندق پار کرنے کی کوشش کرتے، مگر عیسائی آگ کے گولے برسا کر لکڑی کے مینار نذر آتش کر دیتے۔

محاصرہ طویل ہوتا جا رہا تھا ایسے میں سلطان نے اندازہ لگایا کہ جب تک شمال کی جانب سے گولڈن ہارن کی خلیج سے بحری حملہ نہیں ہوگا شہر فتح نہیں ہو سکتا، لیکن خلیج کے دہانے کی حفاظت 8 بڑے اور 20 چھوٹے بحری جہاز کر رہے تھے۔ ایسے میں سلطان محمد فاتح نے وہ منصوبہ بنایا جو آج تک یاد کیا جاتا ہے۔ اس نے منصوبہ بنایا کہ عثمانی بحریہ کی نسبتاً ہلکی اور چھوٹی جنگی کشتیاں مطلوبہ جنگی ساز و سامان کے ساتھ خشکی کے راستے خلیج گولڈن ہارن میں منتقل کر دی جائیں تو قسطنطنیہ کے بحری جہازوں سے لڑے بغیر شہر پر اچانک حملہ کیا جا سکتا ہے۔ بظاہر یہ منصوبہ نہایت مشکل اور ناقابل عمل نظر آتا تھا۔ ساحل سے ساحل تک کا راستہ تقریباً دس میل تھا اور اس راستے میں زمین بھی ناہموار اور پہاڑی نما تھی۔ جگہ جگہ درخت اور ریت کے چھوٹے ٹیلے بھی تھے۔

بہر حال سلطانی انجینئروں نے اس ناقابل یقین کام کا بیڑا اٹھایا، لکڑی کے لمبے لمبے تختے تیار کئے گئے اور ان پر چربی کی تہہ چڑھائی گئی ۔22 اپریل 1453ء کی رات کو اندھیرا پھیلتے ہی اس منصوبہ پر عمل درآمد شروع کیا گیا۔ ایک طرف عثمانی بحری جہاز مسلسل شہر کی طرف حملہ کرتا رہا تا کہ عیسائیوں کی توجہ اس طرف رہے اور دوسری طرف عثمانی سپاہی رات بھر تختوں پر جنگی کشتیوں کو کھسکاتے رہے اور اس طرح رات بھر میں 70 عثمانی کشتیاں خلیج کے اندر فصیل کے ساتھ پہنچ گئیں۔ عیسائی رات بھر خشکی میں مشعلوں کے شعلے دیکھتے رہے مگر کچھ سمجھ نہیں سکے۔ صبح جب انہوں نے قلعے کی فصیل سے نیچے نگاہ ڈالی تو ان کے خوف اور حیرت کی انتہا نہ رہی۔ چھوٹی عثمانی کشتیاں خلیج کے وسط میں تیر رہی تھیں اور بازنطینی جہاز دور گہرے پانی میں کھڑے انہیں تک رہے تھے۔ کیونکہ گہرائی کے سبب وہ ان کے قریب نہیں آ سکتے تھے۔

عثمانی انجینئروں کے اس کمال کو عسکری تجزیہ نگاروں اور تاریخ دانوں نے غیر معمولی کارنامہ قرار دیا ہے۔ اس محیر العقل کارنامے کی نظیر یورپ آج تک پیش نہیں کر سکا۔

بہر حال سلطان نے قسطنطنیہ کی اب مکمل ناکہ بندی کر لی تھی۔ خلیج کے اندر تک عثمانی سپاہ کو بالادستی حاصل ہو گئی تھی۔ محاصرے کے 51 دن بعد 24 مئی 1453ء کو سلطان نے عام حملے کا اعلان کر دیا۔ شہنشاہ قسطنطنیہ پیلیولوگس خود میدان جنگ میں قیادت کر رہا تھا۔ دوسری طرف سلطان محمد فاتح اپنے جد امجد سلطان بایزید یلدرم کے انداز ہاتھ میں گرز تھامے اپنے خصوصی لشکر ''ینی چری'' کے ساتھ میدان میں موجود تھا۔

گھمسان کا رن پڑا۔ دونوں اطراف کی سپاہ نڈر انداز میں لڑ رہی تھیں۔ کوئی پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھا ایسے میں سلطان کی قیادت میں لڑی جانے والی سپاہ ''ینی چری'' کا ایک 30 رکنی دستہ فصیل پر چڑھنے اور فصیل پر عثمانی جھنڈا لہرانے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی دستے کا قائد آغا حسن نامی کمانڈر تھا۔

ترک آج بھی آغا حسن کو ایک ہیرو کے طور پر یاد کرتے ہیں۔ فصیل پر لڑے گئے اس معرکے میں آغا حسن سمیت اس دستے کے 18 سپاہیوں نے جام شہادت نوش کیا مگر دوسرے دستوں کیلئے انہوں نے آگے بڑھنے کا راستہ بنا دیا۔ فصیل پر لہراتا عثمانی جھنڈا قسطنطنیہ کی سپاہ کی ہمت توڑنے کیلئے کافی تھا۔ سینٹ رومانس کے دروازے پر لڑتے ہوئے بازنطینی شہنشاہ ہلاک ہو گیا اور اسی دروازے سے سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ میں داخل ہو گیا۔

اسی طرح بالآخر قسطنطنیہ کی فتح کی آپ ﷺ کی بشارت پوری ہوئی اور 29 مئی 1453ء کو آٹھ صدیوں کی کوششوں کے بعد بازنطینی حکومت کا دارالخلافہ فتح ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ گیارہ سو سالہ بازنطینی سلطنت کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

اس عظیم الشان فتح کے بعد سلطان محمد ثانی کا نام فاتح کے لقب کے ساتھ مشہور ہو گیا اور آج دنیا اس عظیم انسان کو سلطان محمد فاتح کے نام سے یاد کرتی ہے۔

سبیل ہدایت ایک مجلہ ہی نہیں ایک تحریک ہے

فروغ عشق مصطفیٰ ﷺ میں تعاون کیجئے

اگر سبیل ہدایت آپ کو پسند ہے تو آج ہی 500 روپے بذریعہ منی آرڈر، ایزی پیسہ یا جیز کیش کے ذریعے بھجوا کر سالانہ خریدار بنیں تا کہ ہدایت کی یہ شمع روشن رہے۔

جیز کیش نمبر: 0304-4710601

سبیل ہدایت آپ کو کیسا لگا؟

اس بارے میں اپنے تاثرات بذریعہ خط یا ای میل ضرور لکھ بھیجیں۔ تا کہ ہمیں اپنی کوتاہیوں اور خامیوں کی اصلاح میں مدد ملتی رہے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اس کی اشاعت کو یقینی بنانے کیلئے بھی کوشش کریں۔

میٹھا زہر
رومن اردو..... ایک منظم سازش

شیخ محمد اسلام

خلافت عثمانیہ دنیا میں اسلامی تشخص کا استعارہ تھی۔ صرف چند سالوں میں اس کا ذکر تک مسلمانوں کی گفتگو، مجالس، مضامین، مکالموں اور کتب سے غائب ہو گیا ہے۔ براعظم پاک و ہند کے مسلمانوں نے تو ترکوں سے بھی چند قدم آگے بڑھ کر تحریک خلافت چلائی تھی لیکن آج تحریک خلافت اور خلافت عثمانیہ کے نام سے کوئی بھی واقف نہیں۔ ترکی ٹوپی علامہ اقبالؒ، مرزا اسداللہ خان غالب اور کئی دیگر قائدین خلافت عثمانیہ سے اپنی عقیدت کے نشان کے طور پر پہنتے تھے۔

جب ترک قوم کے میر جعفر کمال اتاترک نے خلافت عثمانیہ کی بغل میں چھرا گھونپا، مغربی آقاؤں کے اشارے پر اسرائیل کے قیام میں بنیادی کردار ادا کیا۔ سلطنت عثمانیہ کے زیر اثر ممالک بالخصوص فلسطین سے از خود پسپائی اختیار کی۔ ترکی کی مساجد کو اصطبلوں میں تبدیل کیا اور ترکی میں خواتین کے پردے پر پابندی لگائی۔

سب سے خطرناک کام اس نے یہ کیا کہ ترک زبان کو عربی رسم الخط سے رومن رسم الخط میں بدلا۔ وہ محض رسم الخط کی تبدیلی نہیں تھی بلکہ اس کے ذریعے ترک قوم کو اسلام سے کوسوں دور لے جانے کے ساتھ ساتھ نئی نسل کو ترک تہذیب و ثقافت سے محروم کرنے کا ایجنڈا تھا۔

آج یہی سازش برصغیر پاک و ہند میں اردو کے ساتھ ہو رہی ہے۔ ہندوستان کے تعلیمی اداروں سے اردو مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ ہندوستان میں عوام کی زبان اردو ہے لیکن نئی نسل اردو لکھنے سے قاصر ہے۔ اس لیے وہ مجبوراً رومن اردو لکھ رہے ہیں۔ مقبوضہ جموں کشمیر کی سرکاری زبان اردو ہونے کے باوجود نصاب تعلیم سے اردو کو خارج کرنے کے نتیجے میں آج کی نسل اردو کے حروف تہجی سے نا آشنا ہیں اور اپنا نام بھی اردو میں لکھنے سے قاصر ہے۔

پاکستان میں گزشتہ عشرے میں نصاب تعلیم کو مکمل طور پر انگریزی میں بدل دیا گیا ہے۔ جبکہ اشرافیہ کی اولادیں تو قیام پاکستان سے ہی انگریزی ہی پڑھتی رہی ہیں۔ پاکستان میں رابطے اور لین دین کی زبان تو اردو ہے اور انگریزی کا اب تک معاشرے میں چلن نہیں ہو پایا۔ ایسے میں اشرافیہ کے گھروں سے رومن اردو نے جنم لیا اور آج موبائل فون سروس فراہم کرنے والی کمپنیاں، مشروبات اور دیگر روزمرہ استعمال کا سامان بنانے والی ملٹی نیشنل کمپنیوں کی سرپرستی اور اربوں روپے کے اشتہاری بجٹ کے ذریعے رومن اردو کا زہر ہمارے معاشرے میں پھیلایا جا رہا ہے۔

یہ بات چند خاندانوں کی ضرورت نہیں بلکہ ایک منظم سازش سے اہل پاکستان کو اردو رسم الخط سے غیر محسوس انداز میں محروم کرنے کی منظم سازش ہے۔ جس کے نتیجے میں ہم اپنی تہذیب اور ثقافت سے محروم ہوں گے۔ اپنے دینی عقائد، اقدار اور تعلیمات ہمارے لیے اجنبی ہو جائیں گی۔ یوں ہمارا دین، ہماری تہذیب، ہماری اقدار اور روایات کی نئی نسل کے لیے مذاق سے زیادہ کچھ بھی حیثیت نہیں ہوگی۔ اشرافیہ طبقہ ان سب اوصاف سے محروم ہو چکا ہے اور اب عوام کو بھی ان کے ماضی سے کاٹا جا رہا ہے۔

دشمن نے تو اپنا کام کرنا ہے، اس پر تو حیرانگی کی کوئی بات نہیں۔ فکر مندی اس بات کی ہے کہ بائیس کروڑ عوام، سیاسی قائدین، مذہبی رہنما اور اہل علم سب ہی اس رو میں بخوشی بہہ رہے ہیں۔ کہیں کوئی توجہ اور مزاحمت نظر نہیں آ رہی۔ ہم آنکھیں بند کر کے استعمار کی تقلید کیے جا رہے ہیں۔ ہمارے ہاں پانچ جماعت پڑھا ہوا فرد بھی انگریزی میں دستخط کرنے کو اعزاز سمجھتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ علماء کرام بھی قومی زبان میں دستخط کرنے میں عار محسوس کرنے لگے ہیں۔ قومی شناختی کارڈوں پر نوے فیصد شہریوں نے انگریزی میں دستخط ثبت کر رکھے ہیں۔ نوکر شاہی اور سیاستدانوں میں دو تین کے علاوہ سب ہی انگریزی میں دستخط کرتے ہیں حالانکہ یہ خالصتاً استحقاقی معاملہ ہے۔

الحمدللہ تحریک نفاذ اردو پاکستان نے ملک سے انگریزی کے جابرانہ تسلط کے خلاف جدوجہد شروع کر دی ہے اور اس کے اثرات ملک کے طول و عرض میں محسوس بھی ہو رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قوم کے پڑھے لکھے لوگ، سیاسی اور مذہبی قائدین، طلبہ تنظیمیں اور باشعور طبقات انگریزی زبان کے غاصبانہ قبضے اور رومن اردو کی زہر افشانی کے خلاف آواز اٹھائیں، عوام کو بیدار کریں اور اس استعماری سازش کی بیخ کنی کے لیے رات دن ایک کر دیں۔ اس کے بغیر عالمی استعماریت کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

آپ لکھنا چاہتے ہیں؟

تو سبیلِ ہدایت کے صفحات حاضر ہیں۔ نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔

سبیلِ ہدایت کی پالیسی کے مطابق مضامین و نگارشات ارسال کریں۔ نگارشات ارسال کرتے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں۔

1۔ مضمون کاغذ کے ایک جانب اور ایک لائن چھوڑ کر خوشخط تحریر کریں۔ مضمون 500 الفاظ سے زیادہ نہ ہو۔ مضمون ان پیج میں کمپوز شدہ بھی ای میل کر سکتے ہیں۔

2۔ مضمون میں حوالہ جات کا ہونا ضروری ہے۔ آخر میں حوالہ جات کی مکمل فہرست بھی تحریر کریں۔

3۔ آخر میں اپنے دستخط کے ساتھ مکمل نام و پتہ اور فون نمبر ضرور تحریر کریں اور اس کی ایک فوٹو کاپی اپنے پاس رکھیں۔

زمین کا مرکز گرینچ یا مکۃ المکرمہ

ابنِ سیّد

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

(اِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ)

بلاشبہ سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے تعمیر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے۔ اس گھر کو برکت دی گئی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا۔[1]

مولانا مفتی محمد شفیع اس آیت شریفہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت کے الفاظ کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے پہلا گھر جو منجانب اللہ لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے وہ ہے جو مکہ میں ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں سب سے پہلا عبادت خانہ کعبہ ہے، اس کی یہ صورت بھی ہوسکتی ہے کہ دنیا کے سب گھروں میں پہلا گھر عبادت ہی کے لیے بنایا گیا ہو، اس سے پہلے نہ کوئی عبادت خانہ ہو نہ دولت خانہ، حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں، ان کی شان سے کچھ بعید نہیں کہ انھوں نے زمین پر آنے کے بعد اپنا گھر بنانے سے پہلے اللہ کا گھر یعنی عبادت کی جگہ بنائی ہو، اسی لیے حضرت عبداللہ بن عمر، مجاہد، قتادہ، سدی وغیرہ صحابہ وتابعین اسی کے قائل ہیں کہ کعبہ دنیا کا سب سے پہلا گھر ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ لوگوں کے رہنے سہنے کے مکانات پہلے بھی بن چکے ہوں مگر عبادت کے لیے یہ پہلا گھر بنا ہو، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی منقول ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ آدم علیہ السلام کی یہ تعمیر کعبہ نوح علیہ السلام کے زمانے تک باقی تھی، طوفانِ نوح میں منہدم ہوئی اور اس کے نشانات مٹ گئے، اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہی بنیادوں پر دوبارہ تعمیر کیا۔[2]

سائنسی حقائق یہ بتاتے ہیں کہ مکہ جسے قرآن میں بکہ بھی کہا گیا ہے اور جہاں مسلمان عمرہ وحج ادا کرتے ہیں، زمین پر معرض وجود میں آنے والا خشکی کا پہلا ٹکڑا تھا۔ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت یہی ہے کہ زمین کی پیدائش کے ابتدائی ایام میں تمام کرہ زمین پانی میں ڈوبا ہوا تھا یعنی ایک بہت بڑا سمندر تھا۔ بعدازاں اس کی تہہ سے آتش فشاں پھٹے اور انہوں نے زمینی پرت کے نیچے پگھلے ہوئے چٹانی مواد اور لاوے کو بڑی مقدار میں اوپر دھکیل دیا جس سے ایک پہاڑی معرض وجود میں آئی اور یہی وہ پہاڑی تھی کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنا گھر (قبلہ) بنانے کا حکم دیا۔ مکہ کی سیاہ بسالٹ چٹانوں پر کی گئی سائنسی تحقیق سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ یہ ہماری زمین کے قدیم ترین پتھر ہیں۔

اگر یہ بات ایسے ہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اسی مکہ سے ہی پھر بقیہ زمین کو پھیلایا گیا اور دنیا کے دوسرے خطے معرض وجود میں آئے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے اس دعویٰ کی تائید میں کوئی حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود ہے؟۔ اس کا جواب ہاں میں ہے۔ ڈاکٹر زغلول النجار نے درج ذیل دو احادیث کو پیش کیا ہے[3]۔ جن کو میں انہی کے حوالے سے نقل کر رہا ہوں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبہ پانی کے اوپر زمین کا ایک ٹکڑا تھا اسی سے ہی بقیہ زمین کو پھیلایا گیا[4]

اسی طرح الطبرانی اور البیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جب زمین وآسمان بنائے جا رہے تھے تو پانی کی سطح میں سے سب سے پہلا نکلنے والا خشکی کا ٹکڑا یہی تھا کہ جس پر یہ (متبرک گھر) واقع ہے، پھر اسی کے نیچے سے ہی بقیہ زمین کو پھیلایا گیا۔ علاوہ ازیں درج ذیل احادیث سے بھی مندرجہ بالا احادیث کو تقویت ملتی ہے۔ امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ اس لمبی حدیث میں سے ایک ٹکڑا میں یہاں نقل کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ (مکہ) وہ شہر ہے کہ جس دن سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اسی دن سے اس کو حرمت دی اور اللہ کی یہ حرمت قیامت تک قائم رہے گی۔[5] اس کے علاوہ امام ابن کثیر نے بھی ایک حدیث مسند احمد، ترمذی اور نسائی سے نقل کی ہے، اس کو امام ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے بازار حرورہ میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ اے مکہ تو اللہ تعالی کو ساری زمین سے بہتر اور پیارا ہے۔ اگر میں زبردستی تجھ سے نہ نکالا جاتا تو ہرگز تجھے نہ چھوڑتا[6]

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جہاں مندرجہ بالا تحقیق کی حمایت کرتا ہے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو بھی عیاں کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے بتایا کہ شروع میں پوری زمین پانی میں ڈوبی ہوئی تھی اور پھر اسی خشکی کے ٹکڑے پر اللہ کا پہلا گھر بنایا گیا تھا، جیسا کہ مکہ کی بسالٹ چٹانوں پر کی گئی تحقیق سے یہ امر ثابت ہوچکا ہے کہ یہ قدیم ترین چٹانیں ہیں۔

پروفیسر حسین کمال الدین ریاض یونیورسیٹی میں شعبہ انجنیئر نگ میں پروفیسر تھے۔ انہوں نے اپنی بے مثال تحقیق کے بعد اس امر کا انکشاف کیا تھا کہ مکہ زمین کا مرکز ہے۔ انہیں اس حقیقت کا علم اس وقت ہوا جب وہ دنیا کے بڑے

شہروں سے قبلہ (مکہ) کی سمت معلوم کرنے کے کام پر مامور تھے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے انہوں نے ایک چارٹ بنایا۔ اس چارٹ میں ساتوں براعظموں کو مکہ المکرمہ سے فاصلے اور محل وقوع کی بنیاد پر ترتیب دیا۔ پھر اپنے کام کو مزید آسان بنانے کے لیے انہوں نے اس چارٹ کو طول بلد اور عرض بلد کے حساب سے تقسیم کرنے کے لیے یکساں خطوط کھینچے۔ پھر ان فاصلوں، مقداروں اور دوسری کئی ضروری چیزوں کو معلوم کرنے کے لیے انہوں نے انتہائی جدید اور پیچیدہ کمپیوٹر سافٹ وئیرز کو استعمال کیا اور آخر کار دو سالہ انتھک محنت کے بعد اپنی نئی دریافت کا انتہائی خوشی سے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ مکہ ہی زمین کا مرکز ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ ایک ایسا دائرہ بنایا جائے کہ اگر اس کا مرکز مکہ ہو تو اس دائرے کے بارڈرز تمام براعظموں سے باہر واقع ہوں گے اور اسی طرح اس دائرے کا محیط تمام براعظموں کے محیطوں کا احاطہ کر رہا ہوگا۔ [7]

بعد ازاں 20 ویں صدی کی آخری دہائی میں زمین اور زمین کی تہوں کی جغرافیائی خصوصیات کو جاننے اور نقشہ نویسی کی غرض سے حاصل کی گئیں سیٹلائٹ تصاویر سے بھی اس تحقیق کو تقویت ملتی ہے کہ مکہ زمین کے مرکز میں واقع ہے۔ سائنسی طور پر یہ امر ثابت شدہ ہے کہ زمین کی پلیٹیں (Tectonics Plates) اپنی لمبی جغرافیائی عمر کے وقت سے باقاعدگی کے ساتھ عربین پلیٹ کے گرد گھوم رہی ہیں۔ یہ پلیٹیں باقاعدگی کے ساتھ عربین پلیٹ کی طرف اس طرح مرتکز ہو رہی ہیں کہ گویا یہ ان کا مرکز ہدف ہے۔ اس سائنسی تحقیق کا مقصد ہرگز یہ معلوم کرنا نہیں تھا کہ زمین کا مرکز مکہ ہے یا نہیں بلکہ کچھ اور مقاصد تھے۔ تاہم اس کے باوجود یہ تحقیق مغرب کے کئی سائنسی میگزینوں میں شائع ہوئی مگر اس طور پر کہ اس سے کوئی نتیجہ اخذ نہ کیا جا سکے۔ [8]

سید ڈاکٹر عبدالباسط مصر کے نیشنل ریسرچ سنٹر کے ممتاز رکن ہیں۔ انہوں نے 16 جنوری 2005ء میں سعودی عرب میں المجد ٹی وی چینل کو انٹرویو دیا تھا۔ اس میں مکہ المکرمہ کے متعلق کئی حیرت انگیز سائنسی انکشافات کیے تھے۔ (یہ انٹرویو یوٹیوب پر دستیاب ہے [9]) انہوں نے کہا کہ سائنسی بنیادوں پر مکہ دنیا کا مرکز اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ جب نیل آرم سٹرانگ زمین سے اوپر خلا کی طرف جا رہے تھے تو انہوں نے زمین کی تصویریں کھینچیں۔ انہوں نے دیکھا کہ زمین خلا میں معلق ایک کالا کرہ ہے۔ نیل آرم سٹرانگ نے اپنے آپ سے سوال کیا کہ اسے کس نے لٹکا یا ہے؟ پھر خود ہی جواب دیا کہ! اسے خدا نے ہی معلق کر کے تھاما ہوا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے مشاہدہ کیا کہ زمین کے کسی خاص مقام سے کچھ خاص قسم کی شعاعیں نکل رہی ہیں جو کم طول موج کی تھیں۔ انہوں نے اس چیز کو معلوم کرنے کے لیے اپنے کیمروں کو اس مقام پر فوکس کرنا شروع کیا کہ جہاں سے یہ شعاعیں نکل رہی تھیں۔ آخر کار وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوئے اور انہوں نے یہ معلوم کر لیا کہ وہ مقام کہ جہاں سے شعاعیں خارج ہو رہی ہیں وہ مکہ ہے۔ بلکہ بالکل اگر صحیح طور پر کہا جائے تو وہ کعبہ ہے۔ جب نیل آرم سٹرانگ نے یہ منظر دیکھا تو اس کے منہ سے نکلا۔ اوہ! میرے خدا! جب وہ مریخ کے قریب پہنچے تو دوبارہ انہوں نے زمین کی تصویریں کھینچیں تو انہیں معلوم ہوا کہ مکہ سے نکلنے والی یہ شعاعیں مسلسل آگے جا رہی تھیں۔ ناسا نے یہ تمام معلومات اپنی ویب سائٹ پر پیش کر دی تھیں مگر صرف 21 دن کے بعد ان کو ویب سائٹ سے ہٹا دیا گیا تھا۔ شاید اس لیے کہ یہ معلومات بڑی اہم اور حساس تھیں۔ ڈاکٹر عبدالباسط نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ یہ شعاعیں جو کعبہ سے خارج ہو رہی ہیں لامحدود ہیں۔ زیادہ طول موج یا کم طول موج والی شعاعوں کی خصوصیات سے بالکل برعکس، میرے خیال میں اس کی وجہ فقط یہ ہے کہ ان کا منبع اور ماٴ خذ زمین کا کعبہ ہے جو آسمانی کعبہ سے وابستہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ شعائیں زمینی کعبۃ اللہ سے بیت المعمور (آسمانی کعبۃ اللہ) تک جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کعبہ زمین کے اس مقام پر ہے کہ جہاں زمینی مقناطیسی قوتوں کا اثر صفر ہے۔ یہ زمینی مقناطیس کے شمالی اور جنوبی قطبوں کے بالکل درمیان میں ہے، اگر یہاں قطب نما رکھ دیا جائے تو اس کی سوئی حرکت نہیں کرے گی۔ اس لیے کہ اس مقام پر شمالی قطب اور جنوبی قطب کی کششیں ایک دوسرے کے اثر کو زائل کر دیتی ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ مکہ المکرمہ اس زمینی مقناطیسی قوت کے اثر سے باہر ہے اور مکہ کے رہنے والوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا، نتیجتاً جو کوئی مکہ کی طرف سفر کرتا ہے یا اس میں رہتا ہے وہ صحت مند اور لمبی عمر پاتا ہے۔ اسی طرح جب آپ کعبہ کا طواف کرتے ہیں تو آپ اپنے اندر ایک توانائی داخل ہوتے ہوئے محسوس کرتے ہیں ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ آپ زمین کے مقناطیسی میدان کی قوت کے اثر سے باہر ہوتے ہیں اور سائنسی بنیادوں پر یہ بات ثابت شدہ ہے۔ علاوہ ازیں مکہ کی کالی بسالٹ چٹانوں کے ٹکڑوں کو لیبارٹری میں لے جا کر چیک کیا گیا ہے اور یہ بات معلوم کر لی گئی ہے کہ یہ زمین کی سب سے قدیم ترین چٹانیں ہیں۔ علاوہ ازیں برطانیہ کے عجائب گھر میں حجر اسود کے تین ٹکڑے موجود ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ یہ جس چٹان کے ٹکڑے ہیں اس کا ہمارے نظام شمسی میں وجود نہیں پایا جاتا۔

مصر کے ڈاکٹر عبدالباسط کی گفتگو سے ثابت ہوتا ہے کہ کعبہ نا صرف زمین کا مرکز ہے بلکہ یہ پوری کائنات کا مرکز بھی ہے کیونکہ اس کی سیدھ

میں بالکل اوپر آسمانی کعبہ یعنی بیت المعمور ہے۔ مختلف روایات واحادیث سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بیت المعمور، زمینی کعبہ کی سیدھ میں بالکل اوپر ہے۔ اگر وہ اوندھے منہ گرے تو سیدھا اس کے اوپر گرے۔ ہر روز 70 ہزار فرشتے اس میں آتے ہیں جب وہ وہاں سے جاتے ہیں تو پھر ان کی باری نہیں آتی۔ علاوہ ازیں قرآن مجید میں بھی مکہ کو اُم القریٰ کہا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ مکہ ان شہروں کی ماں ہے جو سب اس کے اردگرد ہیں۔ اس آیت سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ تمام شہروں کے درمیان میں ہے۔ اسلامی معاشرے میں ماں کے لفظ کی ایک خاص اہمیت ہے۔ آل واولاد کا سلسلہ ماں سے ہی چلتا ہے۔ چنانچہ مکہ کو شہروں کی ماں کا نام دینے سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ زمین کے بقیہ حصے بھی اسی سے پھیلے یا اس کے بعد وجود میں آئے اور یہی بات سائنسی طور پر بھی ثابت ہو چکی ہے۔

مکہ ایک محفوظ اور پرامن شہر ہے۔ قرآن میں اس کو بلد الامین بھی کہا گیا ہے۔ یہاں کسی چرند پرند کو بھی نقصان پہنچانا ممنوع ہے۔ یہ تمام اطراف سے اونچے پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ یہاں کبھی کبھار کم درجے کے زلزلے ہی آتے ہیں۔ مزید برآں چونکہ اس شہر کا درجہ حرارت عموماً زیادہ رہتا ہے اسی وجہ سے یہاں زمینی پرت (Crust) کے نیچے چٹانیں چکنے والی اور لیس دار ہیں، اس وجہ سے بھی مستقبل میں اگر کبھی یہاں زلزلہ آیا تو اس کی شدت کم ہی رہے گی۔

کعبہ کی ایک اور اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ مسلمان اس کے گرد طواف کرتے ہیں۔ طواف کا آغاز حجر اسود والی جگہ سے کیا جاتا ہے۔ حاجی یہ طواف اینٹی کلاک وائز (مخالف گھڑی وار) کرتا ہے اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کائنات میں ایٹم سے لے کر کہکشاؤں تک ہر چیز اینٹی کلاک وائز حرکت کر رہی ہے۔ ایٹم کے اندر الیکٹرونز، نیوکلئس کے گرد اینٹی کلاک وائز گردش کرتے ہیں۔ زمین کی تمام پلیٹیں عربین پلیٹ کے گرد اینٹی کلاک وائز حرکت کرتی ہیں۔ انسانی جسم کے اندر سائیٹو پلازم، سیل کے نیوکلئس کے گرد اینٹی کلاک وائز حرکت کرتا ہے۔ پروٹین مالیکیولز بھی بائیں سے دائیں طرف اینٹی کلاک وائز ہی حرکت کرتے ہوئے ترتیب پاتے ہیں۔ ماں کے رحم کے اندر بیضۂ انثیٰ بھی اپنے ہی گرد حرکت اینٹی کلاک وائز ہی کرتا ہے۔ مرد کی منی کے اندر جرثومہ بھی اپنے ہی گرد اینٹی کلاک وائز حرکت کرتے ہوئے بیضۂ انثیٰ تک پہنچتا ہے۔ انسانی خون کی گردش بھی اینٹی کلاک وائز ہی شروع ہوتی ہے۔[10]

چنانچہ ان تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان جب کعبہ کا طواف کرتا ہے تو وہ اسی طرح اپنے رب کی طرف سے عائد کی گئی ڈیوٹی کو نبھاتا ہے کہ جس طرح ایٹم سے لے کر کہکشاؤں تک، سب اپنے رب کے حکم کے آگے سر اطاعت خم کیے ہوئے ایک ہی سمت میں محو گردش ہیں۔ اس سے اسلام کا امتیاز اور برتری دوسرے مذاہب کی نسبت نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔

بی بی سی اردو ڈاٹ کام کے مطابق پچھلے سال قطر میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی، جس کا عنوان مکہ مرکز عالم، علم وعمل تھا۔ اس میں کچھ مسلمان علمائے دین اور سائنسدانوں نے مطالبہ کیا تھا کہ گرینچ کے معیاری وقت کے بجائے مکہ مکرمہ کے وقت کو معیار کے طور پر اپنانا چاہیے کیونکہ بقول ان کے مکہ مکرمہ ہی دنیا کا مرکز ہے۔ اس کانفرنس میں شریک ایک ماہر ارضیات کا کہنا تھا کہ جغرافیائی لحاظ سے مکہ مکرمہ قطب شمالی سے دیگر طول بلد کے مقابلے میں بہترین مطابقت رکھتا ہے۔ شرکاء کانفرنس کا کہنا تھا کہ انگریزوں نے برطانوی راج کے دور میں دیگر ممالک پر قبضہ کر کے، باقی دنیا پر زبردستی گرینچ کا وقت مسلط کر دیا تھا۔ اب اس صورت حال کو بدلنے کا وقت آ گیا ہے۔ معروف عالم دین شیخ یوسف القرضاوی نے اس کانفرنس میں کہا کہ جدید سائنسی طریقوں سے اب یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ مکہ مکرمہ کرہ ارض کا اصل مرکز ہے۔ جس سے قبلے کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ اس کانفرنس میں مکہ واچ، نامی منصوبے کا بھی جائزہ لیا گیا۔ یہ ایک فرانسیسی سائنسدان کی ایجاد کردہ گھڑی ہے جو الٹی طرف چلتی ہے اور اس سے دنیا میں کہیں بھی موجود مسلمانوں کو قبلے کے رخ کا پتہ چل سکتا ہے۔ (بی بی سی اردو ڈاٹ کام، 22 اپریل، 2008)[11]

اب جب کہ سائنسی تحقیقات اور سیٹلائٹ تصاویر نے بھی اس تحقیق کی حمایت کر دی ہے کہ مکہ ہی زمین کا مرکز ہے تو کوئی دہائیوں سے جاری اس تنازعہ اور بحث ومباحثہ کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بین الاقوامی طور پر وقت کے معیار کے لیے گرینچ کی بجائے مکہ ہی کو مرکز قرار دیا جائے۔ اب اگر مکہ کے وقت کو بین الاقوامی طور پر نافذ کر دیا جائے تو ہر ایک کے لیے نمازوں کے اوقات کا معلوم کرنا بالکل آسان ہو جائے گا۔ لہذا مکہ المکرمہ جو کہ ایک مبارک شہر ہے، کو دنیا کے دیگر شہروں پر فضیلت کا حق ملنا چاہیے۔

[1] (آل عمران:96)
[2](تفسیر معارف القرآن، سورۃ آل عمران 96)
http://www.elnaggarzr.com/Test_fre/English/index_E.asp
[3]
[4] (الفائق فی غریب الحدیث للزمخشری: 371/1)
[5](بخاری ابواب العمرہ، باب لایحل القتال بمکہ)
[6]۔(تفسیر ابن کثیر، آل عمران، آیت 96)
[7](المجلہ العربی۔نمبر 237، اگست 1978ء)

★ ★ ★ ★ ★

نظریہ پاکستان اور قائدِ اعظمؒ

ڈاکٹر اظہر وحید

صاحبو! جدید ٹیکنالوجی اور گلوبل ویلیج کے تصورات کے ساتھ اس بات کا اظہار کیا جا رہا تھا کہ مذہب ایک داستانِ پارینہ ہو چکی ہے، اس لیے مذہب کی بنیاد پر کسی ریاست کی تشکیل ایک لایعنی اور ناممکن بات ہے۔۔۔۔۔۔لیکن زمانہ عجب قیامت کی چال چل گیا، فیس بک اور سوشل میڈیا کے عام ہوتے ہی اندازہ ہوا کہ اقوام عالم میں گروپ بندی اور حلقہ بندی۔۔۔۔۔۔رنگ، نسل، زبان اور جغرافیے کی بنیاد پر نہیں بلکہ خالصتاً نظریاتی اور فکری بنیادوں پر قائم ہے۔ گویا اقوامِ عالم میں تقسیم عالم کی بنیاد نظریہ ہے، رنگ، زبان اور نسل نہیں۔ مختلف نظریہ رکھنے والا شخص ورچوئل ورلڈ میں اپنا ناتا اپنے خاندان، رنگ اور نسل کے لوگوں سے نہیں بنا رہا، بلکہ اپنے ہم مشرب اور ہم خیال لوگوں کے ساتھ مل کر ایک کمیونیٹی تشکیل دے رہا ہے۔ جب ورچوئل ورلڈ میں ایسا ہونا عین فطری امر ہے تو رئیل ورلڈ، زمینی اور جغرافیائی دنیا میں دو نظریوں پر مشتمل لوگوں کا دو ملکوں میں تقسیم ہونے کا فیصلہ کیسے غیر فطری ہو سکتا ہے!

قومیں وطن سے بنتی ہیں یا نظریے سے؟۔۔۔۔اس کا عملی مظاہرہ مشرق و مغرب میں ہر جگہ ہو چکا ہے۔ دنیا جہان میں دو قومی نظریہ ثابت ہوا پڑا ہے۔۔۔۔اور ایک ہمارے بھول بجھکڑ ہیں کہ ابھی تک بحث کر رہے ہیں کہ پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ کیسے ہے۔۔۔۔شمالی کوریا اور جنوبی کوریا، چین اور تائیوان، مشرقی جرمنی اور مغربی جرمنی۔۔۔۔ایک رنگ، نسل اور زبان والے لوگ معاشی اور سیاسی نظریہ مختلف ہونے کی وجہ سے دو ملکوں میں تقسیم ہو گئے۔۔۔۔ یہاں تک کہ مشرقی جرمنی والوں نے سوشلسٹ نظریہ حیات کو غیر عملی قرار دے کر ترک کیا تب دیوارِ برلن گرنے کا منظر دیکھنے میں آیا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی دو قومی نظریے کی نفی نہیں، بلکہ اس نظریے سے انحراف کا نتیجہ تھی۔ برصغیر کے مسلمانوں نے یہ متفقہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنی نسبی، لسانی اور علاقائی عصبیتوں کو ترک کر کے دینِ اسلام کے ساتھ نسبت استوار کرتے ہوئے ایک قوم بنیں گے۔ کچھ ہی عرصہ بعد بنگالی بھائی یہ عہد بھول گئے۔۔۔۔ان پر لسانی اور نسبی عصبیت غالب آ گئی۔۔۔۔۔سیاسی بد اندیشیاں اس پر مستزاد۔۔۔ چنانچہ وہ واپس اپنی علاقائی شناخت کی دلدل میں دھنس گئے۔ پاکستان کا مشرقی صوبہ الگ ہونے سے دو قومی نظریہ خلیج بنگال میں نہیں ڈوبا بلکہ نظریہ پاکستان نکھر کر سامنے آ گیا ہے۔۔۔۔اگر قوموں کی تشکیل رنگ، نسل اور زبان سے ہوتی ہے تو بنگلہ دیش والوں کو مغربی بنگال کے ہندو صوبے میں ضم ہونا چاہیے تھا، کہ ان کی زبان، رنگ اور نسل ایک ہے۔۔۔۔۔صرف مذہب ہی کا فرق ہے ناں۔۔۔ پھر کیا ہوا!!!۔۔۔۔۔لیکن بنگلہ دیشی مسلمانوں کو ہندو بنگال میں شامل کرنا نہ تو بھارت والوں نے پسند کیا، اور نہ ہی بنگلہ دیشی مسلمانوں نے قبول کیا۔ مذہب کی بنیاد پر متحدہ ہندوستان کی تقسیم کا کلیہ اگر غلط تھا تو مشرقی پاکستان کو واپس متحدہ ہندوستان کا حصہ بننا چاہیے تھا لیکن ایسا نہ ہوا۔۔۔۔۔ بلکہ قدرتی طور پر ایک تیسرا راستہ چنا گیا۔۔۔۔۔ جو دوبارہ عین فطری راستہ تھا۔ ایک کلمہ گو دوسرے کلمہ گو بھائی سے ناراض ضرور ہے لیکن وہ بت پرست معاشرے میں خود کو ضم کرنے کیلئے تیار نہیں۔ دیواروں کا اٹھنا غیریت نہیں۔۔۔۔دیواریں ہم آہنگی اور پائیدار امن کی دلیل بھی ہو سکتی ہیں۔ دیواریں ہمیں ہمسایہ بناتی ہیں۔۔۔۔ ہمسائے، ہمسائیگی کے آداب سیکھ لیں تو دنیا میں امن و آشتی کا پھریرا لہرا سکتے ہیں۔ لکم دینکم ولی دین (تمہارے لیے تمہارا دین، ہمارے لیے ہمارا دین)۔۔۔۔ دین۔۔۔۔۔راستے کو کہتے ہیں۔ ایک راستے پر چلنے والوں کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا قافلہ الگ تشکیل دیں۔ منزل جدا ہو، تو راستے کسی موقع پر ضرور جدا ہو جاتے ہیں۔ بے دین اور بد دین بھی اپنے راستے پر چل رہا ہے اور اپنے "دین" کی اشاعت میں مصروفِ عمل ہے۔ ہر شخص اپنے راستے کا مبلغ ہوتا ہے، کچھ خاموش مبلغ ہوتے ہیں، کچھ تحریر و تقریر کے ساتھ صف آرا! فائیو سٹار اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں ڈائس پر کھڑا ایک لادین پروفیسر دن رات اپنے "دین" کی تبلیغ کر رہا ہے۔۔۔۔خواہ اس کا شعبہ سائنس ہو یا آرٹ، وہ نصاب کے ساتھ ساتھ نظریات بھی پڑھا رہا ہے۔۔۔۔۔۔قولاً فعلاً وہ اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ پاکستان، اسلام اور نظریہ پاکستان ایک فکری غلطی ہے۔۔۔۔ وہ مادّہ پرستی کو حرفِ آخر سمجھ رہا ہے اور سمجھا رہا ہے۔۔۔۔اور کسی بھی قسم کی اخلاقی اور روحانی تربیت کو خارج از نصاب جانتا ہے۔ استاد کا قبلہ اگر سوئے ظن ہو، تو طلبا کا فکری سفر سوئے مدینہ و نجف کیسے ممکن ہے؟ ایسی منظم فکری تخریب کاری کا مقابلہ وہاں کے معصوم صفت طالب علم انفرادی سطح پر کر رہے ہیں۔ جنگیں اپنی اصل میں فکری معرکے ہوتے ہیں۔ ایک قوم دوسری قوم سے اگر نظریاتی طور پر شکست قبول نہ کرے، تو فوجی قبضے عارضی ہوتے ہیں۔۔۔۔اور فاتح کے تابوت کے کیل ثابت

ہوتے ہیں۔ جو قوم نظریاتی اعتبار سے مفتوح ہو جائے، وہ مفلوج ہو جاتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔اسے فتح کرنے کیلیے کسی توپ وتفنگ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

نظریہ پاکستان کیا ہے؟ نظریہ پاکستان کلمہ طیبہ ہے۔نظریہ پاکستان کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے بڑوں نے کہا....ہم کلمہ پڑھتے ہیں، کلمے والےؐ پر ایمان لاتے ہیں، کلمے والوں کے نظریہ حیات پر یقین رکھتے ہیں، اور اس نظریہ حیات کے مطابق اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی تشکیل دینا چاہتے ہیں....اس لیے ہمیں ہندو اکثریت کے تحت اقلیت بن کر رہنا قبول نہیں۔۔۔۔ ہمیں ایک الگ ملک چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں سے ایک ساتھ رہنے والے ایک رنگ، نسل اور زبان والے لوگ الگ الگ ہو گئے۔ رائے، راؤ، کھرل، ڈوگر، گورائیہ بھارتی پنجاب میں بھی ہوتے ہیں اور پاکستانی پنجاب میں بھی....ان کے دادا پردادا ایک تھے، لیکن کلمے کے فرق کے ساتھ دو خاندان بن گئے۔۔۔۔ دو ملک بن گئے....اور یہ تقسیم عین فطری ہے۔ فطرت کے تقاضوں کی پاسداری کرنے کی ذمہ داری مشیتِ الٰہیہ نے جس شخصیت کو دی، وہ قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ تھے۔ درحقیقت نظریہ پاکستان کی بہترین اور جامع تعریف قائدِ اعظمؒ نے کی۔ جس کے ذمے جو کام ہوتا ہے اُسے اس کا بہترین شعور دیا جاتا ہے۔ عمل کی بنیاد فکر ہے، کوئی ژولیدہ فکر انسان راہبر نہیں ہوسکتا۔ قائدِ اعظمؒ نے نظریہ پاکستان کی تعریف ان معروف الفاظ میں کی" پاکستان اسی دن بن گیا تھا، جس دن ہندوستان میں پہلا شخص کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا تھا"۔ اس تعریف میں کلمے کی بنیاد پر قیامِ پاکستان کی دلیل موجود ہے....اور دلیل دینے والی شخصیت کوئی عامی نہیں، بلکہ برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ایک تاجر خاندان کا سپوت جسے اس کا خاندان لندن میں بزنس کی تعلیم کیلیے بھیجتا ہے اور وہ قانون کی تعلیم کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ لنکنز اِن یونیورسٹی میں داخلہ لینے کی واحد وجہ وہ طالب علم یہ بتا رہا ہے کہ اس کے صدر دروازے پر دنیا کے بہترین قانون ساز کے طور پر سرِ فہرست رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لکھا ہوا ہے۔ مالک کو اس کی یہی ادا پسند آ گئی ہوگی۔۔۔۔۔۔۔ اور اسے بیرسٹری کی ڈگری بھی شائد اس لیے دلوائی گئی کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کا وکیل بنے اور بین الاقوامی سطح پر ان کا مقدمہ لڑے۔ اس خوبرو، وجیہہ اور فصیح وکیل نے نظریہ پاکستان کا مقدمہ ہر محاذ پر لڑا۔ کبھی وہ گھاگ ہندو سیاستدانوں سے محوِ کلام ہے اور ان سے اپنی قوم کیلیے راستہ طلب کر رہا ہے، کبھی اپنے ہی نادان کانگریسی مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کے ملی تقاضے بتا رہا ہے اور سمجھا رہا ہے کہ قومیں وطن سے نہیں، دین سے بنتی ہیں۔۔۔۔۔۔ اور کبھی وہ لندن کی خنک ہواؤں میں اپنی شستہ انگریزی میں بھرپور دلائل کی مدد سے انگریز حاکموں سے نظریہ پاکستان منوا رہا ہے۔

یاد رہے کہ نظریہ ایک مجرد حقیقت ہے، جب تک مجرد نظریے کو مجسم دلیل میسر نہ آئے، وہ نظریہ قائم نہیں ہوتا۔ مجسم دلیل کسی مجسم شخصیت کی صورت میں دلوں میں گھر کرتی ہے....وگرنہ محض دماغ کی پر پیچ پھرکیوں میں گھومتی رہتی ہے۔ نظریہ پاکستان کی مجرد بنیاد کلمہ طیبہ ہے اور مجسم بنیاد قائدِ اعظمؒ کی شخصیت ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو پڑھانا ہوگا کہ نظریہ پاکستان کے بانی بھی وہی ہیں، جو پاکستان کے بانی ہیں....قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ! زندہ قومیں اپنے مشاہیر کی عزت و ناموس پر پہرہ دیتی ہیں۔ ہمارے درسی نصاب کے مرتبین نے قوم کے ساتھ بہت ظلم کیا ہے۔ درسی کتابوں میں دو قومی نظریے کو کبھی کسی انگریز سے منسوب کر دیا جاتا ہے اور کبھی اس کے ڈانڈے کسی ڈکٹیٹر کے دورِ حکومت سے جا ملاتے ہیں۔

یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ جب شخصیت نظریے سے جدا کر دی جاتی ہے تو نظریہ ہائی جیک ہو جاتا ہے۔ ناموسِ رسالتؐ پر پہرہ اسی لیے دیا جاتا ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اگر ہماری توجہ اور ترجیح سے محو ہو جائے تو نظریہ توحید محض ایک نظریاتی گفتگو ہے۔ رسالت کے بغیر توحید انسانی شعور میں قائم نہیں رہ سکتی۔ اس ملک خداداد میں بانیانِ پاکستان علامہ اقبالؒ اور قائد اعظمؒ کی توہین پر بھی مقدمہ درج ہونا چاہیے.... اس کیلیے قانون سازی چاہیے۔۔۔۔ قائد اعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کی توہین و تضحیک کرنے والا تخریب کار دانشوری کی وردی میں پاکستان کی نظریاتی بنیاد پر ضرب لگا رہا ہے۔

خیر و شر کے معرکے میں ایک طرف اولیا اللہ ہیں اور دوسری طرف اولیا الطاغوت۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جنگیں اپنی اصل میں فکری اور نظریاتی ہوتی ہیں۔ جس طرح جغرافیائی سرحدوں کے محافظ فوجی جوان ہیں، اسی طرح نظریاتی سرحدوں کی حفاظت دانشوروں، صوفیوں، عالموں اور معلموں کے ذمے ہے۔ فکری تخریب کاروں کی نشاندہی از حد ضروری ہے۔ فکری تخریب کار کیا کرے گا....وہ آپ کو تشکیک میں مبتلا کر دے گا، تشکیک سے بڑی تکلیف کوئی نہیں....وہ آپ کو اپنے ملک سے، اپنے لوگوں سے مایوس کرے گا، وہ آپ کو آپ کی تاریخ اور مشاہیر کے بارے میں شک و شبہ میں ڈال دے گا، کبھی وہ قائد اعظمؒ کی دیانت کے متعلق دریدہ دہنی کرے گا، کبھی علامہ اقبالؒ کے بارے میں شکوہ کناں ہو جائے گا، کبھی وہ آپ کو صوفیا، اولیا کے متعلق شکوک و شبہات میں ڈالنے

کی کوشش کرے گا، کبھی وہ شہیدوں کی زندگی کے بارے میں منفی تبصرہ کرے گا.... ایسے فکری تخریب کاروں سے نپٹنے کیلئے قدرت اپنے نمائندے بھیج دیتی ہے۔ فکری تخریف کاری کی آگ بجھانے کیلئے ہمیں فکری سطح کا ایک آپریشن ردّ الفساد ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔

مصلحِ پاکستان واصف علی واصفؒ فرماتے ہیں جس طرح ہمارے ہاں طریقت کے سلاسل ہیں' چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی وغیرہ، اور ہر سلسلہ کا کوئی بانی ہے، اسی طرح قائداعظمؒ سے ایک نئی طریقت کا آغاز ہوتا ہے.... اور وہ طریقت ہے" پاکستانی"۔ اس طریقت میں تمام سلاسل اور فرقے شامل ہیں۔ ہر پاکستانی پاکستان سے محبت کو ایمان کا حصہ سمجھتا ہے، ہمارے لیے ہمارا وطن خاکِ حرم سے کم نہیں۔ اقبالؒ نے مسلمانوں کو وحدتِ افکار عطا کی اور قائداعظمؒ نے وحدتِ کردار"

ایک گفتگو میں حضرت واصف علی واصفؒ نے فرمایا" پاکستان بچانے کیلئے ہمیں اتنا ہی اسلام کافی ہے جتنا قائداعظمؒ کے پاس تھا"۔ اسلام پیامِ دیانت وصداقت ہے۔۔۔۔ اور قائداعظمؒ پیکرِ دیانت وصداقت !!

ملک کی حفاظت درکار ہے، تو نظریے کی حفاظت کریں.... اور نظریے کی حفاظت، نظریے کے بانی شخصیت کی عزت وناموس پر پہرہ دینے سے ہوتی ہے۔۔۔۔ اس کے اقوال وافکار پر عمل پیرا ہونے سے ہوتی ہے۔ ہمیں روحِ قائدؒ سے یہ عہد بھی کرنا ہوگا کہ ہم اپنے محسن قائدؒ کی عزت وحرمت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ محسن کش کبھی فلاح یافتہ نہیں ہوتے۔ قائدؒ کی تصویر ہمارے دل میں ہے اور تصور ہماری آنکھوں میں !!!

www.azharwaheed.com
www.fb.com/dr.azharwaheed

پاکستانی پاسپورٹ پر اسرائیل جانے کے متمنی

فیشل "یہودی" کا اصل ماجرہ

انتخاب
سید قمر احمد سبزواری

وفاقی حکومت کی جانب سے ایک پاکستانی یہودی فیشل بن خالد کو پاکستانی پاسپورٹ پر اسرائیل جانے کی اجازت دیئے جانے کی خبر نے چیئرمین سینیٹ سمیت لاکھوں نہیں تو سینکڑوں پاکستانیوں کو چکرا کر رکھ دیا ہے۔ اس معاملے پر سوالات اٹھنے کے بعد فیشل بن خالد نے اپیل کی ہے کہ انہیں اسرائیل جانے دیا جائے۔

پاکستان کے واحد اعلانیہ یہودی کہے جانے والے فیشل نے اعلان کیا تھا کہ انہیں پاکستانی پاسپورٹ پر اسرائیل جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ ان کے اس اعلان کے بعد جو لوگ حالات حاضرہ سے ذرا کم باخبر رہتے ہیں وہ تو اس بات پر حیران ہوئے کہ یہ پاکستانی یہودی ہے کون اور جو ملکی اور عالمی امور سے بخوبی واقف ہیں وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوئے کہ پاکستانی پاسپورٹ پر کوئی اسرائیل کیسے جاسکتا ہے کیونکہ ہر پاکستانی پاسپورٹ پر انگریزی اور اردو میں صاف صاف لکھا ہوتا ہے کہ "یہ پاسپورٹ سوائے اسرائیل کے دنیا کے تمام ممالک کے لیے کارآمد ہے۔"

لہٰذا سوال یہ ہے کہ اگر کسی کو پاکستانی پاسپورٹ پر اسرائیل جانے کی اجازت دی بھی گئی ہے تو اس کی عملی صورت کیا ہوگی، کیا اسے کوئی الگ پاسپورٹ دیا جائے گا جس پر "سوائے اسرائیل" کے الفاظ نہیں ہوں گے یا علیحدہ کاغذ پر اجازت دی جائے گی۔ پاکستانی پاسپورٹس پر اسرائیل جانے کی ممانعت کی عبارت لکھی ہوتی ہے۔ یا پھر یہ کہ کیا پاکستان کے تمام شہریوں کے پاسپورٹس سے "سوائے اسرائیل" والا جملہ حذف کر دیا جائے اور اگر ایسا ہوا تو کیا اس کا مطلب اسرائیل کو تسلیم کرنا تو نہیں ہوگا، وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام سوال لوگوں کے ذہنوں میں گردش کر رہے ہیں۔ چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی نے سینیٹ سیکریٹریٹ کو ہدایت کی ہے کہ وہ دفتر خارجہ سے اس حوالے سے جواب طلب کریں۔ اس سے پہلے سینیٹ میں میاں رضا ربانی نے معاملہ اٹھایا کہ ایک پاکستانی یہودی کو پاکستانی پاسپورٹ پر اسرائیل جانے کی اجازت دی گئی ہے۔ سینیٹ سکریٹریٹ کا کیا جواب آتا ہے یہ دیکھنا باقی ہے لیکن فیشل بن خالد کی کہانی انتہائی دلچسپ ہے۔

اس کہانی کا آغاز 5 برس پہلے ہوا۔

فیشل بن خالد نے بدھ کو ایک ٹوئیٹ کی جس میں وزیراعظم عمران خان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، "پیارے عمران خان 2 جنوری کو وزارت خارجہ نے مجھے کال کی اور بتایا کہ میں پاکستانی پاسپورٹ پر یروشلم اسرائیل کا دورہ کر سکتا ہوں۔ میں اسرائیلی سفارتخانے کو ویزے کی درخواست دے رہا ہوں۔" فیشل نے ٹوئیٹ میں دفتر خارجہ کے ترجمان ڈاکٹر فیصل کو ٹیگ کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے علاوہ انہوں ں ے فواد چوہدری، بلاول بھٹو زرداری اور ڈی جی آئی ایس پی آر کو بھی ٹیگ کیا۔ فیشل نے ٹوئیٹ کے ساتھ یہودی تہوار" پاس اوور" کے روایتی کھانے کی تصویر بھی شیئر کی۔ اس ٹوئیٹ کے جواب میں متعدد پاکستانیوں نے فیشل کو مبارک باد دی کہ وہ اپنے مقدس مذہبی مقامات پر جاسکیں گے۔ کئی لوگوں نے انہیں کہا کہ وہ اسرائیل جا کر اپنے جاننے والوں کو ان کی طرف سے "شالوم" پہنچائیں، کچھ نے انہیں دیوار گریہ کے قریب پاکستانی پرچم لہرانے کا کہا۔ اسی دوران معروف صحافی عمر چیمہ کا یہ

دعویٰ سامنے آیا کہ فیشل بن خالد نے اسرائیل جانے کیلئے اجازت کی درخواست 28 اکتوبر کو دی تھی جب اسرائیل سے ایک طیارہ پاکستان آنے کی خبروں کو تین روز ہوئے تھے۔ یہ درخواست پس منظر جاننے کیلئے سیکریٹری داخلہ سندھ کو بھیجی گئی کیونکہ فیشل کراچی کے رہائشی ہیں۔ عمر چیمہ کا دعویٰ ہے کہ جب اجازت دی گئی تو فیشل کو یہ بھی کہا گیا کہ وہ اس اجازت کی تشہیر بھی کر سکتے ہیں۔

عمر چیمہ کے رابطے پر دفتر خارجہ کے ترجمان نے مزید تفصیلات نہیں بتائیں جبکہ فیشل نے بھی کچھ کہنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ تنازعہ پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان ڈاکٹر فیصل سے صحافیوں نے اس حوالے سے کئی سوالات کیے لیکن انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اسرائیل کے حوالے سے پالیسی تبدیل نہیں ہوئی۔ اسلام آباد میں نمائندہ امت محمد فیضان کے مطابق فیشل کو اگر اجازت دی گئی ہے تو وزارت داخلہ کی طرف سے دی گئی ہوگی کیونکہ پاسپورٹ اجرا سمیت امیگریشن کے معاملات وزارت داخلہ کے تحت آتے ہیں تاہم فی الحال تفصیلات نہیں بتائی جارہیں۔

ایک پاکستانی اپنے سبز پاسپورٹ پر اسرائیل کیسے جائے گا اس کی تفصیلات پر فی الحال سرکاری حکام بات کرنے کو تیار نہیں لیکن اس سے بھی زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ فیشل بن خالد نے جو 2017 سے پہلے فیصل خالد تھے خود کو یہودی کے طور پر کیسے منوایا اور وہ بھی حکومت پاکستان کی دستاویزات میں۔

فیصل سے فیشل تک

2012 میں ایک پاکستانی نوجوان فیصل بن خالد سعودی عرب پہنچا۔ جدہ میں اس کے بڑے بھائی اقبال جاوید مقیم تھے۔ ان کے اس دورے پر دونوں بھائیوں کی کرسیوں پر آمنے سامنے بیٹھے ایک تصویر بنی جو مستقبل میں کافی مشہور ہونی تھی۔ جدہ کے دورے کے کچھ ہی عرصے بعد فیصل نے اپنے لیے یہودی نام فیشل اختیار کرتے ہوئے اعلان کر دیا کہ وہ حقیقت میں یہودی ہیں۔ 2013 میں انہوں نے ٹوئٹر پر jew_pakistani کے ہینڈل سے اکاؤنٹ بنایا۔ 2014 میں فیشل نے اسرائیلی اخبار ٹائمز آف اسرائیل سے رابطہ کیا اور بتایا کہ ان کے والد مسلمان اور والدہ یہودی تھیں۔ اس خبر میں یہ بھی کہا گیا کہ فیصل پر ارتداد کا الزام لگ سکتا ہے تاہم فیصل یا فیشل کا مؤقف تھا کہ وہ کبھی مسلمان تھے ہی نہیں بلکہ پاکستان میں موجود دیگر یہودیوں کی طرح انہوں نے اپنی مذہبی شناخت چھپا رکھی تھی۔ اس خبر کے آخر میں اسرائیلی اخبار نے لکھا کہ ایک نہ ایک دن فیشل اسرائیل آئے گا لیکن اس سے پہلے اسے پاکستانی پاسپورٹ پر موجود عبارت کی رکاوٹ کا سامنا ہوگا جو کہتی ہے کہ یہ پاسپورٹ اسرائیل کے لیے کارآمد نہیں۔

1987 میں کراچی میں پیدا ہونے والے فیشل کا نام اس کے والدین نے سرکاری دستاویزات میں فیصل درج کرایا تھا اور مذہب اسلام۔ فیصل یا فیشل نے بعد میں ایک اور اسرائیلی جریدے وائے نیٹ نیوز کو اپنی جو کہانی سنائی اس کے مطابق اس کے والد انتہائی سیکولر مسلمان تھے جب کہ والدہ یہودی تھیں۔ والدہ کا خاندان پاکستان بننے سے پہلے ایران سے کراچی آیا تھا اور پاکستان بننے بالخصوص عرب اسرائیل جنگ کے بعد کراچی کے بیشتر یہودی ملک چھوڑ گئے جبکہ جو رہ گئے وہ اپنی شناخت چھپانے لگے۔ ان کے والدین کی شادی بھی اسلامی طریقے سے ہوئی، اگرچہ ان کے دیگر چار بھائی مسلمان ہیں تاہم وہ بچپن سے ہی یہودیت کی طرف مائل تھے۔

فیشل کی سنائی گئی اس کہانی کے مطابق ان کی والدہ اس وقت گزر گئیں جب وہ 10 برس کے تھے تاہم انہیں یاد ہے کہ والدہ کیسے یہودی رسومات انجام دیتی تھیں۔ اس کے بعد والد اپنے سب بچوں کو سعودی عرب لے گئے لیکن تین برس بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ فیشل کے نانا نانی اپنی بیٹی کی شادی سے پہلے ہی دنیا سے جا چکے تھے۔

یہودیت کے اعلان کے بعد فیشل نے کراچی میں یہودی قبرستان کی حالت بہتر بنانے کی مہم شروع کی۔ اس کے ساتھ ہی فیشل نے اپنی شناختی دستاویزات میں اپنا مذہب اور نام تبدیل کرنے کی کوششیں شروع کر دی تھیں۔ مارچ 2017 میں فیصل کو حکومت پاکستان نے یہودی تسلیم کر لیا۔ اس کے پاسپورٹ پر مذہب کے خانے میں یہودیت درج کر دیا گیا۔ لیکن سامنے دوسرے صفحے پر پھر بھی وہی عبارت موجود تھی کہ یہ پاسپورٹ سوائے اسرائیل تمام ممالک کے لیے کارآمد ہے۔ اس منظوری کی کہانی بھی دلچسپ ہے۔ بقول فیشل پہلے انہیں نادرا دفتر سے نکال دیا گیا۔ پھر اچانک کہا گیا کہ وہ اسلام آباد میں نادرا کے مرکزی دفتر کو ای میل لکھیں اور پھر وزارت داخلہ سے منظوری مل گئی۔

اس معاملے میں یہ بات اہم ہے کہ 2014 سے پہلے سے فیشل کو پاکستانی برطانوی کرسچن ایسوسی ایشن کے چیئرمین ولسن چوہدری کی حمایت حاصل تھی۔ ٹائمز آف اسرائیل کے مطابق ولسن چوہدری نے برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمیشن کے ساتھ فیشل کا معاملہ اٹھایا تھا۔ ولسن چوہدری وہی شخصیت ہیں جنہوں نے آسیہ کی رہائی کے لیے بھرپور مہم چلائی تھی اور اسے برطانیہ میں پناہ دینے کے حق میں بھی آواز اٹھاتے رہے۔

'ماں یہودی نہیں'

فیشل کو حکومت کی جانب سے پیدائشی یہودی تسلیم کیا گیا تو ان کے بڑے بھائی اقبال خالد نے اپنی والدہ پر ''یہودی'' ہونے کا لیبل لگنے کے خلاف احتجاج کیا۔ اقبال نے کئی اشاعتی اداروں کو خطوط لکھے۔ حتیٰ کہ ٹائمز آف اسرائیل سے بھی رابطہ کیا۔ اقبال کا کہنا تھا کہ ان کے والد

اور والدہ میں سے کوئی بھی یہودی نہیں تھا۔ اقبال اور دیگر بھائیوں نے حلف نامے بھی جمع کرائے جن میں کہا گیا کہ ان کی والدہ چوہدری نسیم اختر کبھی یہودی نہیں تھیں۔ نہ ان کے آباواجداد یہودی تھے نہ ہی انہوں نے کبھی مذہب تبدیل کیا نہ یہودیت پر عمل پیرا رہیں۔

کراچی کے رہائشی ایک بھائی شہزاد خالد کی جانب سے اس حلف نامے میں نہ صرف ان کی والدہ کے یہودی ہونے کی تردید کی گئی بلکہ یہ بھی بتایا گیا کہ خود فیصل ملازمت کیلئے سعودی عرب میں مقیم رہا اور اس دوران اس نے حج اور عمرہ کیا تھا۔ اقبال نے فیصل کی جدہ آمد پر لی گئی وہ تصویر بھی اخبارات کو فراہم کی جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

ستمبر 2017 میں وائے نیٹ نیوز کو دیئے گئے انٹرویو میں فیشل نے تصدیق کی کہ ان کے ایک بھائی نے ان کے خلاف انٹرویوز دیئے ہیں جبکہ دیگر بھائیوں نے بھی ان سے تعلقات توڑ لیے ہیں۔ فیشل نے کبھی اقبال کا بھائی ہونے سے انکار نہیں کیا۔ تاہم وہ اپنے اور اپنی والدہ کے یہودی ہونے کے دعوے پر قائم ہیں۔ ٹائمز آف اسرائیل کو انٹرویو میں فیشل کا کہنا تھا کہ 2017 میں انہیں حکومت کی جانب سے یہودی تسلیم کیے جانے سے پہلے انہوں نے جو مہم چلائی تھی وہ سوشل میڈیا پر کافی مشہور ہوئی تھی اور ان کے بھائی بھی اس بات سے آگاہ تھے۔ فیشل نے کہا کہ ان کے بھائی اپنے خلاف ردعمل سے بچنے کیلئے یہ باتیں کر رہے ہیں۔ بڑے بھائی اقبال نے ٹائمز آف اسرائیل سے گفتگو میں کہا کہ وہ صرف اپنی والدہ کی ساکھ کی خاطر یہ وضاحت دے رہے ہیں۔ فیشل کے بھائیوں کی مہم کے باوجود حکومت پاکستان انہیں بدستور یہودی ہی تسلیم کرتی ہے۔

کیا اسرائیلی یہودی پاکستانی یہودی کو تسلیم کرینگے؟

فیشل کے بھائیوں کا موقف سامنے آنے کے بعد اسرائیل میں بھی اس معاملے پر بحث ہوئی۔ مذہبی معاملات میں اسرائیلی اپنے مذہبی قوانین ہلاخاہ سے رہنمائی لیتے ہیں۔ اس حوالے سے خصوصی عدالتیں بھی موجود ہیں۔ عام طور پر ایسے شخص کو یہودی تسلیم کر لیا جاتا ہے جس کے والدین کے بہن بھائیوں میں سے کوئی یہودی ہو، یا جس کے والدین یا دوسرے قریبی رشتہ دار یہودی قبرستان میں دفن ہوں۔

فیشل کے معاملے میں ایسا نہیں ہے۔ ان کی والدہ کی تدفین بھی مسلمانوں کے قبرستان میں ہوئی تھی۔ جبکہ ان کے پاس کوئی دوسرا دستاویزی ثبوت بھی نہیں۔ فیشل کی جانب سے والد کے بجائے والدہ کے یہودی ہونے کے دعوے کو بھی اپنی یہودیت تسلیم کرانے کی کوشش کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے کیونکہ یہودی والدہ کی نسل کو اہمیت دیتے ہیں۔ دستاویزات نہ ہونے کے باوجود ایک یہودی رابی ڈیوڈسن کا کہنا ہے کہ ہلاخاہ میں اس حوالے سے کوئی واضح گائیڈ لائنز نہیں ہیں اور جو شخص بھی یہ کہے کہ وہ یہودی ہے، اسے یہودی تسلیم کر لیا جانا چاہئے۔ انہوں نے اس حوالے سے روس سے آنے والے یہودیوں کی مثال دی جنہیں اسرائیل میں بسایا گیا تھا۔ تاہم حقیقت اتنی سادہ نہیں ہے۔ اسرائیل کسی بھی شخص کو محض یہودی کہہ دینے پر اپنے یہاں جگہ نہیں دیتا۔ کچھ عرصہ قبل افریقہ سے آنے والے سیاہ فام افراد جو یہودی ہونے کا دعویٰ کر رہے تھے انہیں اسرائیل نے اپنے یہاں جگہ دینے سے انکار کر دیا تھا۔

کیا یہ پاکستان سے باہر پناہ کی کوشش ہے؟

اس کا سادہ جواب یہ ہے کہ بظاہر ایسا نہیں ہے۔ فیشل کے معاملے میں یہ بات واضح ہے کہ وہ ملازمت کے لیے بیرون ملک رہ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان سے اگر کسی یہودی کو اسرائیل جانا ہو تو خفیہ طور پر یہ ممکن ہے۔ کافی لوگ جانتے ہیں کہ پاکستانی پاسپورٹ والوں کو اسرائیل اپنا ویزا ایک الگ کاغذ پر جاری کر دیتا ہے۔ فیشل نے جب پاکستانی پاسپورٹ پر اسرائیل جانے کا اعلان کیا تو انہیں بھی کچھ لوگوں نے یہی مشورہ دیا کہ وہ الگ کاغذ پر ویزا لے کر چلے جائیں تاہم فیشل کا کہنا تھا کہ وہ خفیہ طور پر یہ کام نہیں کرنا چاہتے، علی الاعلان جانا چاہتے ہیں۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے میں یہودیت درج ہونے کے فوراً بعد ہی فیشل نے اعلانیہ طور پر اسرائیل جانے کی اجازت کیلئے مہم شروع کر دی تھی۔ گذشتہ برس انہوں نے انگریزی جریدے ڈیلی ٹائمز میں ایک مضمون بھی لکھا۔ فیشل کا کہنا ہے کہ وہ واپس آئیں گے۔ اگر معاملہ پناہ کا ہوتا تو خفیہ طور پر اسرائیل پہنچ کر اعلان کر دینا ان کے لیے زیادہ آسان طریقہ تھا۔ فیشل کئی برسوں سے مسلسل یہ کہہ رہے ہیں کہ یہودی شناخت تسلیم کیے جانے کے بعد وہ کراچی میں یہودی قبرستان کی حالت زار بہتر بنانے کے علاوہ شہر میں یہودی عبادت گاہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ مؤرخ گل حسن کلمتی کے مطابق کراچی میں 1988 سے پہلے ایک یہودی عبادت گاہ رنچھوڑ لائن کے علاقے میں موجود تھی جو عرب اسرائیل جنگ کے بعد جلا دی گئی۔ شہر میں یہودیوں کا قبرستان میوہ شاہ قبرستان کے ساتھ واقع ہے، جہاں کئی قبروں پر چھ کونوں والا داؤدی ستارا (ڈیوڈ اسٹار) بنا ہوا ہے۔

فیشل کی بدھ کو کی جانے والی ٹوئیٹ کے جواب میں بیشتر لوگوں نے مذہبی حقوق کی حمایت کا اظہار کیا تاہم کچھ کا خیال تھا کہ مذہب کو سیاست یا سفارتکاری کے پس منظر میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ سینیٹ میں یہ معاملہ اٹھنے پر فیشل بن خالد نے جمعہ کو نئی ٹوئٹ میں بلواسطہ طور پر اپیل کی کہ انہیں جانے دیا جائے۔ انہوں نے قائداعظم کے اس قول کا حوالہ دیا کہ پاکستان میں لوگ اپنی اپنی عبادت گاہوں میں جانے کے لیے آزاد ہوں گے۔ ڈاکٹر محمد اقبال شیخ قادری

کہتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ فیصل نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے ایسا کیا یا پھر اچھی اور بہتر زندگی گزارنے کے لیے یہ سب کیا کیونکہ جب دیگر بھائی بھی اس کی بات کی نفی کر رہے ہیں اور دستاویز دے رہے ہیں تو اس بات میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ یہ جھوٹ پر مبنی کہانی ہے۔

اس کہانی میں اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اگر فیصل کو پاکستانی پاسپورٹ پر اسرائیل جانے کی اجازت مل گئی تو اس طرح اور بھی لوگ یہودی ہونے کا دعویٰ کریں گے اور اسی پاسپورٹ پر اسرائیل کو بھاگیں گے آنے والے وقت میں پھر پاکستان کو اسرائیل جیسے ناپاک وجود کو تسلیم کروانے کے لئے یہ دستاویز اسرائیل دنیا بھر میں شائع کرے گا اور پاکستان کی سالمیت پر بہت گہرا اثر پڑے گا۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ حکومت پاکستان کو کیا سوجھی کہ جو اس نے اسے یہودی تسلیم کر لیا اور بھائیوں کی دی جانے والی تفصیلات کو نظر انداز کر دیا حالات اور واقعات بتا رہے ہیں کہ مخصوص لابی اس کام میں ملوث ہے جو پاکستان کی بدنامی میں لگے ہوئے ہیں اگر کوئی دوسری اقلیت مسلمان ہونا چاہے تو اس کے لئے راستے میں رکاوٹ ڈالی جا رہی ہیں اور یہودی ہونے والے کو حکومتِ پاکستان فوراً ہی تسلیم کر لے اور فتنہ و فساد کا راستہ فراہم کر کے ملک میں انتشار پھیلانے میں معاون ثابت ہو۔

(بشکریہ روزنامہ اُمت کراچی 25 جنوری 2019ء)

تنگ دستی، جسے لوگ معیوب سمجھیں،
اس مال داری سے بہتر ہے
جس سے انسان گناہوں اور خرابیوں
میں مبتلا ہو کر ذلیل اور رسوا ہو۔
(حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

سوشل میڈیا سے انتخاب

سید عمیر حسنین

جہاں سوشل میڈیا مثلاً فیس بک، ٹیوٹر، واٹس ایپ پر جہالت اور اخلاقی اقدار کی پامالی کا دور دورہ ہے وہاں بعض مرتبہ اچھی تحریریں بھی مل جاتی ہیں جنہیں پڑھ کر ایک سبق حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہم انشاء اللہ ہر ماہ سوشل میڈیا سے انتخاب کے عنوان سے آپ کی خدمت میں ایسے موتی چن چن کر لاتے رہیں گے۔ جن سے کسی طرح اخلاقی پہلو، اسلامی اقدار کی عظمت اور اللہ رب العزت اور پیارے آقا کریم ﷺ کی محبت اجاگر ہو۔ ادارہ

ہر آنکھوں دیکھا سچ نہیں ہوتا

چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے
بڑے بڑے جہاز ڈوب جاتے ہیں
چھوٹی چھوٹی غلط فہمیاں
بڑے بڑے مضبوط تعلقات کو کھا جاتی ہیں
چھوٹے چھوٹے شگاف
بڑے بڑے سیلابوں کا سبب بن جاتے ہیں
چھوٹی چھوٹی سی بیماریاں
بڑے بڑے امراض تک لے جاتی ہیں
چھوٹے چھوٹے گناہ
بڑے بڑے گناہوں کا سبب بن جاتے ہیں
چھوٹی چھوٹی فضول باتیں
سارے ایمان کو خسارے میں ڈال سکتی ہیں۔

ایک بزُرگ عالم (علیہ الرحمہ) سے ایک شخص نے سوال کیا جناب میں نے دیکھا کہ ایک کُتا میرے گھر میں داخل ہُوا گھر کے جس کمرے میں کُتا داخل ہُوا اُس کمرے میں دَہی کا کونڈا ابھی رکھا تھا میں نے للکارا تو کُتا باہر نکلا اُس کا مُنہ گیلا تھا مجھے لگتا ہے کہ کُتّے نے دہی کے کونڈے میں مُنہ ڈالا ہوگا۔

اب آپ بتائیں کیا وہ دَہی قابل استعمال ہے یا نجس ہو گیا ہے؟ اُن بزُرگ عالم (علیہ الرحمہ) نے سائل کی جانب توجہ فرماتے ہُوئے اِرشاد فرمایا کیا تُو نے خُود اُس کُتّے کو دَہی کے کونڈے میں مُنہ مارتے دیکھا ہے؟

اُس شخص نے اُکھڑ لہجے میں جواب دیا، کہ آنکھوں سے تو نہیں دیکھا مگر مجھے لگتا ہے کہ اُس کتے نے ضرور اُس دَہی کے کُونڈے میں مُنہ مارا ہوگا! تب اُن بزُرگ عالم (علیہ الرحمہ) نے بڑے تحمل سے اِرشاد فرمایا کہ اگر تُو نے آنکھوں سے نہیں دیکھا تو یہ صرف تیرا شک ہے لہٰذا اُس دَہی کو پاک مانا جائے گا اور اِستعمال بھی کیا جائے گا۔ وہ شخص بیزاری کے عالم میں کہنے لگا عجیب بات کہی آپ نے کہ میں نے آنکھوں سے نہیں دیکھا اِس لئے دَہی پاک ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کمرے میں دَہی بھی موجود تھا اور کُتا بھی موجود تھا اور یہ کُتّے کی مرغوب غذا بھی ہے تو کیسے ممکن ہے کہ کُتّے نے دَہی میں مُنہ نہ مارا ہُو، یہ کہتے ہُوئے وہ شخص انتہائی غصہ کے عالم میں وہاں سے بکتا جھکتا روانہ ہُو گیا۔

کچھ عرصہ بعد وہی شخص اپنے گھر میں مُرغی ذبح کرنے کے بعد اُسکی بُوٹیاں بنا رہا تھا تبھی اُسکی بیگم نے ایک سونے کا ہار اپنے شوہر کو لا کر دِکھایا، ہار انتہائی خوبصورت اور بے مثال کام سے مُزیّن تھا وہ شخص ہار دیکھ ہی رہا تھا کی ایک چیل نے اچانک مُرغی کی ایک بُوٹی پر جھپٹا مارا بے خودی میں اس شخص نے ہار والے ہاتھ سے چیل کو بھگانے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں وہ ہار بھی

چیل کے پنجوں سے اُلجھ گیا اور چیل گوشت کی بُوٹی کیساتھ ہار بھی لے اُڑی یہ شخص دیوانہ وار چھری لئے اُس چیل کے پیچھے لپکا چیل نے بستی سے کافی دور جا کر اُس ہار کو خود سے جُدا کر دیا۔ ہار چیل کی گرفت سے آزاد ہو کر چند جھاڑیوں میں آ گِرا یہ شخص جھاڑیوں میں ہار تلاش کر رہا تھا کہ اُسے ایک تازہ لاش خُون میں لت پت نظر آئی لاش دیکھتے ہی اُس شخص کی چیخ بُلند ہو گئی وہاں سے کچھ فاصلے پر چند سِپاہی گُزر رہے تھے چیخ کی آواز سُن کر وہ سِپاہی موقعہ واردات پر آ گئے اُنہوں نے ایک لاش کو خُون میں لَت پت دیکھا تو اُس شخص کو گِرفتار کر لیا وہ شخص چیخنے لگا کہ بھائی یہ قتل میں نے نہیں کیا!

سِپاہی کہنے لگے واہ کیا بات کہی،، لاش موجود ہے، چھری تُمہارے ہاتھ میں ہے ہار بھی تُمہارے ہاتھ میں موجود ہے خُون لاش پر بھی موجود ہے اور تُمہارے ہاتھوں پر بھی لگا ہے پھر بھی کہتے ہُو کہ قتل میں نے نہیں کیا لِہٰذا اُس شخص کو حوالات میں ڈال دِیا گیا۔ حوالات میں قید ہُونے کے بعد یہ اپنے سابقہ گُناہوں کو یاد کرتے ہُوئے معافی مانگنے لگا تبھی ایک رات اُسے درویش عالِم سے کی گئی اپنی بحث یاد آئی اور ساتھ ہی اپنی گرفتاری کا طریقہ بھی اُسے یہ سمجھنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگی کہ وہ اِس اِمتحان میں صرف اُس درویش سے گُستاخی کے سبب مُبتلا ہُوا ہے تب اُس نے اللہ کریم کے حضور سچے دِل سے توبہ کی اور آسانی کیلئے دُعا کرنے لگا صبح دارُوغہ حوالات نے اُسے خوشخبری سُنائی کہ اصل قاتل پکڑا گیا ہے اب جلد تُمہیں آزاد کر دِیا جائے گا

قارئین مُحترم اِس واقعہ سے مجھے کئی خُوبصورت باتیں سیکھنے کو مِلی تھیں سو آپ سے شیئر کر لیں

نمبر 1 اللہ والوں سے اور صاحبانِ علم سے نہیں اُلجھنا چاہیئے

نمبر 2 اللہ والوں کی تعظیم دِل سے کرنی چاہیئے

نمبر 3 کبھی کبھی آنکھوں دیکھا بھی جھوٹ ہوسکتا ہے اس لئے آگے بیان کرنے میں احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چُھوڑنا چاہیئے

نمبر 4 خوامخواہ بدگمانی اور شک کو دِل میں جگہ نہیں دینی چاہیئے۔

کوئی ہے جو مجھ سے مُحبت رکھتا ہے

بغدادِ مُعلیٰ جِسے عُروس البلاد کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے اگر آپ بغداد شریف کی تاریخ کا مُطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ یہ وہ سرزمین ہے جو علم ودانش کا گہوارہ ہے یہی وہ مقدس سرزمین ہے کہ جہاں دُنیا بھر سے تشنگان علم اپنی پیاس بجھانے کیلئے بڑی بیقراری سے دور دراز کا سفر اختیار کیا کرتے تھے جس کے بطن سے ایسے ایسے گوہر نایاب آسمان فلک پر چمکے کہ دُنیا کو مُنور کر ڈالا ہزاروں اولیا اللہ نے اِسے اپنا مسکن بنایا اور یہی وہ سرزمین ہے جس پر ہزاروں مہتاب ولایت اندھیروں کو اُجالوں میں بدلتے رہے۔ یُوں تو حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت جُنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے نام ہی اسکی پہچان کیلئے کافی ہیں لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ لاکھوں اولیاء اللہ نے اِسے شرف عزت بخشا ہے اِسی سرزمین بغداد کا ایک مختصر سا واقعہ آج آپکو گوشِ گزار کرنے کی سعادت حاصل کر رہاہُوں۔

موسم بہار کی ایک سُہانی شام کا ذکر ہے یُوں تو پہلی بارش نے تمام شہر کی سڑکوں کو دُھو ڈالا تھا لیکن چند ایک بارشوں کی تاب نہ لا کر شہر کی چند سڑکوں پر پانی جمع ہوچُکا تھا زمین کی مٹی اپنی پیاس بجھانے کیلئے اُس پانی کے ساتھ اٹھکیلیاں کر رہی تھی جسکی وجہ سے شفاف پانی گدلا ہوچکا تھا لگاتار بارشوں کی وجہ سے موسم میں خنکی پیدا ہوچکی تھی۔

ایک مجذوب درویش بھی اِس بارش کے پانی میں عشق ومستی سے لبریز چلا جا رہا تھا کہ اُس درویش نے ایک مٹھائی فروش کو دِیکھا جو ایک کڑھائی میں گرما گرم دودھ اُبال رہا تھا تو موسم کی مُناسبت سے دوسری کڑھائی میں گرما گرم جلیبیاں تیار کر رہا تھا مجذوب کچھ لمحوں کیلئے وہاں رُک گیا شائد بھوک کا احساس تھا یا موسم کا اثر تھا۔ مجذوب حلوائی کی بھٹی کو بڑے غور سے دیکھنے لگا مجذوب کُچھ کھانا چاہتا تھا لیکن مجذوب کی جیب ہی نہیں تھی تو پیسے بھلا کیا ہوتے۔

مَجذوب چند لمحے بھٹی سے ہاتھ سینکنے کے بعد چَلا ہی چاہتا تھا کہ نیک دِل حلوائی سے رَہا نہ گیا اور ایک پیالہ گرما گرم دودھ اور چند جلیبیاں مَجذوب کو پیش کر دِیں مَجذوب نے گرما گرم جلیبیاں گرما گرم دودھ کیساتھ نُوش کی اور پھر ہاتھوں کو اُوپر کی جانب اُٹھا کر حلوائی کو دُعا دیتا ہُوا آگے چَل دِیا۔

مَجذوب کا پیٹ بھر چُکا تھا دُنیا کے غموں سے بے پرواہ پھر اِک نئے جُوش سے بارش کے گدلے پانی کے چھینٹے اُڑاتا چلا جا رہا تھا وہ اِس بات سے بے خبر تھا کہ ایک نوجوان نو بیاہتا جوڑا بھی بارِش کے پانی سے بَچتا بچاتا اُسکے پیچھے چَلا آ رہا ہے یکبارگی اُس مَجذوب نے بارش کے گدلے پانی میں اِس زور سے لات رَسید کی کہ پانی اُڑتا ہُوا سیدھا پیچھے آنے والی نوجوان عورت کے کپڑوں کو بھگو گیا اُس نازنین کا قیمتی لِباس کیچڑ سے لت پت ہو گیا تھا اُسکے ساتھی نوجوان سے یہ بات برداشت نہیں ہُوئی۔

لِہٰذا وہ آستین چَڑھا کر آگے بَڑھا اور اُس مَجذوب کو گریبان سے پکڑ کر کہنے لگا کیا اندھا ہے تجھے نظر نہیں آتا تیری حَرکت کی وجہ سے میری محبوبہ کے کپڑے گیلے ہو چکے ہیں اور کیچڑ سے بھر چُکے ہیں۔ مَجذوب ہکا بَکا سا کھڑا تھا جبکہ اُس نوجوان کو مَجذوب کا خاموش رِہنا گراں گُزر رہا تھا۔

عورت نے آگے بڑھ کر نوجوان کے ہاتھوں سے مَجذوب کو چھڑوانا بھی چاہا لیکن نوجوان کی آنکھوں سے نِکلتی نفرت کی چنگاری دیکھ کر وہ بھی دوبارہ پیچھے کھسکنے پر مجبور ہُو گئی۔ راہ چلتے راہ گیر

بھی بے حسی سے یہ تمام منظر دیکھ رہے تھے لیکن نوجوان کے غصے کو دیکھ کر کسی میں ہمت نہ ہوئی کہ اُسے روک پاتے اور بلاآخر طاقت کے نشے سے چُور اُس نوجوان نے ایک زوردار تھپڑ مجذوب کے چہرے پر جڑ دیا بوڑھا مجذوب تھپڑ کے تاب نہ لاسکا اور لڑکھڑاتا ہوا کیچڑ میں جا پڑا نوجوان نے جب مجذوب کو نیچے گرتا دیکھا تو مسکراتے ہوئے وہاں سے چل دیا۔

بوڑھے مجذوب نے آسمان کی جانب نگاہ اُٹھائی اور اُس کے لب سے نِکلا واہ میرے مالک کبھی گرما گرم دودھ جلیبیوں کیساتھ اور کبھی گرما گرم تھپڑ، مگر جس میں تُو راضی مجھے بھی وہی پسند ہے،، یہ کہتا ہوا مجذوب ایکبار پھر اپنے راستے پر چل دِیا۔ دوسری جانب وہ نوجوان جوڑا جوانی کی مستی سے سرشار اپنی منزل کی طرف گامزن تھا تھوڑی ہی دور چلنے کے بعد وہ ایک مکان کے سامنے پہنچ کر رُک گئے وہ نوجوان اپنی جیب سے چابیاں نِکال کر اپنی محبوبہ سے ہنسی مذاق کرتے ہوئے بالاخانے کی سیڑھیاں طے کررہا تھا۔

بارش کے سبب سیڑھیوں پر پھسلن ہوگئی تھی اچانک اُس نوجوان کا پاؤں رپٹ گیا اور وہ سیڑھیوں سے نیچے گرنے لگا۔

عورت زور زور سے شور مچا کر لوگوں کو اپنے محبوب کی جانب متوجہ کرنے لگی جسکی وجہ سے کافی لوگ فوراً مدد کے واسطے نوجوان کی جانب لپکے لیکن دیر ہوچکی تھی نوجوان کا سر پھٹ چکا تھا اور بہت زیادہ خُون بہہ جانے کی وجہ سے اُس کڑیل نوجوان کی موت واقع ہوچکی تھی۔

کُچھ لوگوں نے دُور سے آتے مجذوب کو دیکھا تو آپس میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ ضرور اِس مجذوب نے تھپڑ کھا کر نوجوان کیلئے بددُعا کی ہے ورنہ ایسے کڑیل نوجوان کا صرف سیڑھیوں سے گر کر مرجانا بڑے اَچھنبے کی بات لگتی ہے۔ چند منچلے نوجوانوں نے یہ بات سُن کر مجذوب کو گھیر لیا ایک نوجوان کہنے لگا کہ آپ کیسے اللہ والے ہیں جو صِرف ایک تھپڑ کی وجہ سے نوجوان کیلئے بددُعا کر بیٹھے یہ اللہ والوں کی روِش ہرگز نہیں کہ ذرا سی تکلیف پر بھی صبر نہ کرسکیں۔ وہ مجذوب کہنے لگا خُدا کی قسم میں نے اِس نوجوان کیلئے ہرگز بددُعا نہیں کی!

تبھی مجمع میں سے کوئی پکارا اگر آپ نے بددُعا نہیں کی تو ایسا کڑیل نوجوان سیڑھیوں سے گر کر کیسے ہلاک ہوگیا؟ تب اُس مجذوب نے حاضرین سے ایک انوکھا سوال کیا کہ کوئی اِس تمام واقعہ کا عینی گواہ موجود ہے؟ ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر کہا، ہاں میں اِس تمام واقعہ کا عینی گواہ ہُوں۔ مجذوب نے اگلا سوال کیا، میرے قدموں سے جو کیچڑ اُچھلی تھی کیا اُس نے اِس نوجوان کے کپڑوں کو داغدار کیا تھا؟ وہی نوجوان بولا نہیں،، لیکن عورت کے کپڑے ضرور خراب ہُوئے تھے۔ مجذوب نے نوجوان کی بانہوں کو تھامتے ہوئے پوچھا، پھر اِس نوجوان نے مجھے کیوں مارا؟ نوجوان کہنے لگا،، کیوں کہ وہ نوجوان اِس عورت کا محبوب تھا اور اُس سے یہ برداشت نہیں ہُوا کہ کوئی اُسکے محبوب کے کپڑوں کو گندہ کرے اسلئے اپنی معشوقہ کی جانب سے اُس نوجوان نے آپکو مارا۔

نوجوان کی بات سُن کر مجذوب نے ایک نعرہَ مستانہ بُلند کیا اور یہ کہتا ہوا وہاں سے رُخصت ہوگیا پس خُدا کی قسم میں نے بددُعا ہرگز نہیں کی تھی لیکن کوئی ہے جو مجھ سے مُحبت رکھتا ہے اور وہ اِتنا طاقتور ہے کہ دُنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ بھی اُسکے جبروت سے گھبراتا ہے۔

مرسلہ: محمد بلال رضوی فاسٹ یونیورسٹی

علماءِ حق کی بلا جواز گرفتاری کی مذمت

ہم صدر "کنزالایمان سوسائٹی وسابق صدر کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان" محترم جناب مولانا محمد نعیم طاہر رضوی صاحب" کی بلاجواز گرفتاری اور 41 روزہ جیل کے بعد رہائی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں مگر انکی اس بلاجواز قید وبند سے انکی زندگی کو لاحق خطرات اور فیملی کو کرب واذیت سے گزارنے پر سراپا احتجاج ہیں۔ یاد رہے مولانا کو شاید انکے رضوی" ہونے کے باعث تحریک لبیک پاکستان کی قیادت میں شمار کرلیا گیا ہے جبکہ مولانا نبیرہ اعلحضرت، تاج الشریعہ حضرت اختر رضا خان علیہ الرحمہ کے مرید ہیں اور نسبت رضوی" کے حامل ہیں اہلسنت کیلئے ناقابل فراموش خدمات انجام دے رہے ہیں جسکا دورانیہ 33 سال پر محیط ہے آپ صدر بازار لاہور میں کنزالایمان سوسائٹی" کے نام سے سوسائٹی کے بانی و صدر ہیں جسکے تحت جریدہ ماہنامہ کنزالایمان عرصہ دراز سے جاری ہے"اختر رضا خان لائبریری" کا قیام ہے جو علاقے کے متلاشیان علم کی پیاس بجھا رہی ہے۔ ہفتہ وار محفل میلاد، ماہانہ درس قرآن، مفت مدرسہ برائے ناظرہ وتحفیظ القرآن جاری ہیں اور سالانہ آل پاکستان" امام احمد رضا کانفرنس" کا انعقاد اس سوسائٹی کا عظیم کارنامہ ہے مولانا بلڈ پریشر اور شوگر کے پرانے مریض ہیں مگر انہیں بلاجواز گرفتار کرلیا گیا رہائی کے بعد مولانا نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ"میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ جشن عید میلادالنبی ﷺ کی تیاریوں میں مصروف تھا کہ اچانک دھاوا بول کر گرفتار کرلیا اور اس قید میں 41 دن اسی ایک لباس میں رکھا اور کسی سے ملنے جلنے تک نہیں دیا مگر چونکہ یہ گرفتاری ناموس رسالت ﷺ کی آواز بلند کرنے کی پاداش میں کی گئی تو ہمیں یہ تکلیف منظور ہے کہ یہ قید وبند مشن عظیم سے منسوب ہے مگر بلاجواز قید وبند ہوئے دیگر قید بھائیوں کی حالت زار کہ انکی شنوائی نہیں انتہائی افسوسناک ہے۔ تمام اسیران ناموس رسالت وختم نبوت ﷺ کو فوری رہا کیا جائے اور عذاب الٰہی سے ڈرا جائے"۔

عبدالناصر عطاری صدر رابطہ فکر رضا پاکستان

لاہور میں شیطانی مجسمہ

سید فیروز ہدیٰ

لاہور میوزیم (عجائب گھر) کے باہر 12 فٹ لمبا ایک شیطانی مجسمہ" لگا یا گیا ہے۔ اس مجسمے کی خاصیت یہ ہے کہ اسے عالمی صیہونی، فری میسن اور ایلومیناٹی لوگ اپنا خدا مانتے ہیں۔ تصویر غور سے دیکھیے، اسے "بفومیٹ" کے نام سے جانا جاتا ہے اور صیہونیوں کے نزدیک ان کا آنے والا مسیحا یعنی دجال" بالکل ایسا ہی ہو گا۔ صیہونی اس مجسمے کی باقائدہ پوجا بھی کرتے ہیں بلکہ اب تو یورپ میں باقائدہ عیسائیوں کی طرح بفومیٹ کو پوجنے کے لیے بھی چرچ بنائے جا چکے ہیں۔ بفومیٹ کی تاریخ یہ ہے کہ صیہونیت کے مطابق بفومیٹ خدائی شکتی کا حامل ایک جانور نما انسان تھا۔ اس کا جسم انسان جیسا لیکن سر بکرے کی طرح تھا، لوگوں نے اسے خدا سمجھ کر اس کی پوجا کرنا شروع کی اور یوں زمانے بیتے اور صیہونیت کی بانی تنظیم فری میسن نے اسے واقعی اپنا خدا بنا کر پیش کیا۔ اب سوال یہ ہے کہ بفومیٹ عالم اسلام کے مرکز پاکستان کے شہر لاہور میں کیا کر رہا ہے؟ عام دماغ رکھنے والے اس گیم کو نہیں سمجھ سکتے، عام آدمی یہی کہے گا کہ بھئی یہ ایک میوزیم ہے جہاں سب کے مجسمے لگائے جا سکتے ہیں اور آئیں بائیں شائیں یعنی کچھ نہیں ہوتا فضول مت سوچو وغیرہ وغیرہ۔ مگر عالمی صیہونیت کے پھینکے گئے پتوں کو سمجھنے والے اہل علم اسے آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ بفومیٹ لاہور کیوں آیا ہے۔۔ دیکھیں "بفومیٹ" کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، ہم جس دجال" کے بارے میں پڑھتے ہیں وہ ایسا بالکل بھی نہیں ہوگا بلکہ وہ انسانوں کی طرح ایک مکمل کسرا" ہوگا جس کے جسم پر عورت کی طرح تھن بھی ہوں گے۔ لیکن یہ تصویر صیہونیت نے یہودیت میں ترمیم کر کے خود پھیلائی اور اسے اپنا خدا متعارف کروا کے پوری دنیا میں پروموٹ کروایا۔ یاد رہے اصل یہود قوم بھی صیہونیوں پر لعنت بھیجتی ہے۔ صیہونیت دراصل یہودیت کا خارجی فرقہ ہے۔ لاہور میں اسے اتنے بڑے سائز کے ساتھ نصب کرنے کا مقصد یہی ہے کہ مسلمانوں کو صیہونیت سے آشنا کروایا جائے۔ آپ اسے ایک میٹھا زہر سمجھیں، پہلے گیمز، فلموں اور کارٹونز کے ذریعے مسلمانوں کی نئی نسل کو صیہونیت سے آشنا کیا گیا اور اب حقیقی زندگی میں عین سب کے سامنے اسے میوزیم میں رکھ دیا گیا۔ مجھے پورا یقین ہے اسے بنانے اور نصب کروانے میں ضرور صیہونیوں کے لیے کام کرنے والی کوئی این جی او یا کوئی سفارت خانہ ملوث ہوگا۔ اب اسے دیکھ کر مسلمانوں کے بچے سیلفیاں لیں گے، اسے ایک کارٹون سمجھیں گے یا اس کے متعلق جاننے کی کوشش کریں گے کہ یہ کیا چیز ہے اور پھر گوگل یوٹیوب پر پہلے سے موجود صیہونی مواد اور جعلی اسلامی قادیانی مواد کے شکنجے میں آ کر صیہونیت کے قریب ہوتے جائیں گے۔ ہمیں اپنی نئی نسل کو دجال سے خبردار ضرور کرنا ہے، دجال سے ڈرانا بھی ہے، لیکن یوں مجسمے لگا کر دجال کا آئیڈیل نہیں بنانے دینا۔ بچوں کو اس کا شیدائی نہیں بنانا، کل کو اس مجسمے کے کھلونے بھی مارکیٹ میں آ جائیں گے اور مسلمان بچے اسے اپنا دوست سمجھنے لگیں گے، پھر جب یہ بچے بڑے ہوں گے تو انہیں دجال سے بالکل بھی ڈر نہیں لگے بلکہ یہ تو دجال کو مکمل بھول جائیں گے۔ یعنی پھر جب اس دنیا پر دجال کا حقیقی ظہور ہوگا تو ہماری نئی نسل جو اس وقت جوان ہو کر ملک سنبھال چکی ہوگی، دجال کو دیکھ کر اسے اپنا دوست سمجھ کر اس کے مزید قریب بھاگے گی کیونکہ یہ تو ان کا بچپن کا پسندیدہ کھلونا بن چکا ہوگا۔ جبکہ دوسری طرف اسلام ہمیں کہتا ہے کہ دجال کی آمد کی اطلاع ملتے ہی جتنا ہو سکے اس سے دور بھاگنا اور پہاڑوں پر چلے جانا ورنہ اپنا ایمان کھو کر اسے خدا ماننے پر مجبور ہو جاؤ گے۔

اپنے ہونے کا ثبوت دیجئے

ہماری کوشش تو ہے کہ ہر ماہ سبیل ہدایت آپکی خدمت میں ارسال کیا جاتا رہے۔ جب بھی آپ کو ماہنامہ موصول ہو اس کی اطلاع بذریعہ فون، ایس ایم ایس، ای میل، یا خط ضرور دیں۔ اگر ماہنامہ کی کاپی آپ کو مس پرنٹ یا صفحات کی بے ترتیبی پر مشتمل موصول ہو تو اطلاع کر کے دوبارہ منگوا لیں۔ کوشش کیجئے کہ کم از کم 5 احباب کو ماہنامہ جاری کروائیں تا کہ علم کی یہ شمع روشن رہے۔ ادارہ

سیّد یاذان احمد

بچوں کا صفحہ

بچوں کیلئے تاریخی اخلاقی کہانیاں

دوستی یا احسان

'امی یہ کیا؟ آپ مجھے روز دس روپے زیادہ کیوں دیتی ہیں، بچ جاتے ہیں"۔ جنید کی امی نے اُسے تیار کرتے ہوئے جیسے ہی اُسکی جیب میں پیسے ڈالے تو جنید نے اُن سے پوچھ لیا۔ کیونکہ وہ فضول خرچ نہیں تھا۔ جو پیسے بچتے اُنہیں سنبھال کر رکھتا اور بہت فرماں بردار تھا۔

"بیٹا! تم روز ایک ہی سوال کرتے ہو اور میں تمہیں ایک ہی جواب دیتی ہوں۔ میں تمہیں تمہاری ضرورت سے زیادہ پیسے اِسلئے دیتی ہوں کہ اگر تمہیں کہیں کوئی ضرورت مند نظر آئے تو اُسے دے دینا۔"

"مگر امی جان مجھے تو کوئی ضرورت مند نہیں ملتا، جسے دیدیا کروں۔

"جنید نے کہا۔

"بیٹا ضروری نہیں کہ کوئی خود تم سے کہے کہ وہ ضرورت مند ہے بلکہ ہمیں دوسروں کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے اُن کی مدد کرنی چاہیے۔

"مگر ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ کسی کو ہماری مدد کی ضرورت ہے؟" جنید نے اگلا سوال کیا۔

"جب ہم کچھ ایسا دیکھیں کہ کسی کو کچھ چاہئے مگر وہ اُسے پورا نہ کر پا رہا ہو تو ہمیں اُسکی مدد کرنی چاہیے۔"

"ٹھیک ہے، امی میں سمجھ گیا، میں اب اِن پیسوں سے اُن کی مدد کروں گا جن کو ضرورت ہوگی۔" جنید امی کو اللہ حافظ کہتے ہوئے سکول چلا گیا۔

کلاس میں پچھلے مہینے کی طرح اِس بار بھی عدنان نے فیس نہیں دی بلکہ سر اُس پر ناراض بھی ہوئے۔ اُنہوں نے اُس سے کہا؛ اب تم کلاس میں تب ہی آؤ گے۔ جب دو ماہ کی فیس لاؤ گے۔" عدنان سر جھکا کر کلاس سے نکل گیا تو سب لڑکے افسردہ تھے کیونکہ عدنان کے ابو دو ماہ پہلے فوت ہو گئے تھے۔

جنید کلاس کے بعد جب باہر نکلا تو عدنان باہر سیڑھیوں پر بیٹھا رو رہا تھا۔

عدنان فکر نہ کرو، تمہاری فیس کا بندوبست ہو گیا ہے۔" جنید نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

کیسے؟ عدنان نے حیرت سے پوچھا۔

"میں نے کچھ پیسے جمع کئے تھے، تمہارے فیس ادا ہو جائے گی۔

"جنید نے یہ کہتے ہوئے عدنان کو گلے لگایا تو دونوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے وہ دونوں خوشی خوشی سر کے پاس فیس جمع کروا کر آئے۔ جنید نے عدنان سے کہا۔" میری امی نے کہا تھا کہ میں تمہیں زیادہ پیسے دیتی ہوں تا کہ تم کسی ایسے انسان کو دو جس سے اُسکی مشکل آسان ہو جائے اب میں ہر ماہ تمہیں فیس دیا کروں گا۔

"میں تمہارا احسان زندگی بھر یاد رکھوں گا۔" عدنان نے کہا۔

"دوستوں میں کوئی احسان نہیں ہوتا بلکہ حق ہوتا ہے۔ اِسلئے اب تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم دوست ہیں اور رہیں گے۔" پھر وہ دونوں خوشی خوشی اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

کسان کی دانائی

پُرانے وقتوں کی بات ہے کسی ملک پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا وہ اپنی رعایا کا بہت خیال رکھتا تھا۔ ایک دن گاؤں سے گزرتے ہوئے اُس نے ایک کسان کو کام کرتے ہوئے دیکھا۔ اُس نے اُس کسان سے پوچھا تم اس کھیت سے کتنا کما لیتے ہو؟۔

کسان نے جواب دیا چار آنے کما لیتا ہوں۔ چار آنے میں کس طرح گزر بسر کرتے ہو؟ تو کسان نے جواب دیا۔ اِک آنے قرض دیتا ہوں، ایک آنا کنویں میں ڈالتا ہوں، ایک آنا قرض اُتارتا ہوں۔

اور ایک آنا اپنے اور بیوی پر خرچ کرتا ہوں۔

بادشاہ نے بڑی حیرانی سے پوچھا یہ قرض دینا اور اُتارنا اور کنویں میں ڈالنے کا مطلب کیا ہے؟

کسان بڑی دانائی سے جواب دیتا ہے" ایک آنا قرض اُتارنے کا مطلب اپنے والدین پر خرچ کرتا ہوں، ایک آنا قرض دینے کا مطلب اپنی اولاد پر خرچ کرتا ہوں۔

اور کنویں میں ڈالنے سے مراد اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں''۔ بادشاہ کسان کی دانائی پر بہت خوش ہوا۔ اور اُس نے کسان سے کہا جب تک میرا چہرہ سو بار نہ دیکھ لو کسی کو اس بات کا راز نہ بتانا۔

اگلے روز بادشاہ اپنے محل میں تمام وزیروں سے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے اُن سے یہ سوال کرتا ہے، کوئی بھی اس بات کا جواب نہیں دیتا مگر بادشاہ کا وزیر اِک دن کی مہلت لے کر اُسی گاؤں کی طرف چل پڑتا ہے۔

وزیر کسان سے اُس بات کا جواب پوچھتا ہے تو کسان اُس کو بادشاہ کی شرط کے بارے میں بتاتا ہے۔ تو کسان اُس وزیر سے کہتا ہے۔" مجھے سو اشرفیاں دو میں ساری بات تمہیں بتا دوں گا'' وزیر اگلے روز بادشاہ کے سامنے اُس بات کا جواب دے دیتا ہے، بادشاہ آگ بگولا ہو کر کسان کو اپنے پاس بلاتا ہے اور کسان سے اُس شرط کا ذکر کرتا ہے تو کسان نے کہا" میں نے سو اشرفیوں پر آپکا چہرہ دیکھ کر ہی وہ بات وزیر کو بتائی''، محل میں بیٹھے سارے وزیر کسان کی دانائی پر دنگ رہ گئے۔

بادشاہ نے کسان کی اس دانائی کو دیکھتے ہوئے کسان کو اپنا وزیر مقرر کر لیا اور سارے فیصلے اور مشورے اُس سے کرنے لگا۔

جناب سبزواری صاحب
السلام علیکم! بفضل تعالی آپ خیریت سے ہوں گے۔ میرا آپ کے ساتھ پہلا قلمی رابطہ ہورہا ہے۔۔ زہے نصیب، اثر انصاری میرے منہ بولے چھوٹے بھائی ہیں۔ میں نے اپنی سروس کے آخری پانچ سال لاہور میں گزارے ہیں زیادہ وقت انہیں کیساتھ گزرا۔ میں آج سے 23 سال پہلے ریٹائرمنٹ لیکر اپنی فیملی میں شورکوٹ آگیا۔ ادبی سفر جاری رہا، جی رہا ہوں 92 سال عمر ہے 6 سال سے بیمار ہوں 9 3 ویں سالگرہ یکم اپریل کو ہوگی۔ میری صحت کیلئے دعا فرمائیں، علاج جاری ہے۔ اثر انصاری کی طرف سے آپ کے اسلامی رنگ میں رنگے میگزین کے دو شمارے مطالعہ کیلئے بذریعہ ڈاک وصول ہوئے جو میری لائبریری کی بھی زینت ہیں اتنا خوبصورت میگزین شائع کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد،
اللہ کرے زور قلم اور زیادہ
جناب انشااللہ 3 مارچ کو اثر کے ڈیرے پر فیض پور میں آپ کے نیاز حاصل ہوں گے، ملاقات ہوگی، اس سے پہلے آپ میری پرخلوص دعوت پر شورکوٹ تشریف لاکر اس عاجز اور بوڑھے بندے کو اولین فرصت میں میزبانی اور ملاقات عالیہ کا شرف بخشیں۔
میں علامہ یا زیادہ پڑھا لکھا بھی نہیں، صرف 92 سالہ ایک بوڑھا طالب علم ہوں، ڈگریوں کا بھی محتاج نہیں، تحریک پاکستان کا ادنیٰ کارکن، دوسری جنگ عظیم کا چشم دید گواہ، شاعر، ادیب صحافی، کالم نگار، حکیم، ڈاکٹر، دنیا کا مصروف ترین آدمی، سوشل ورکر، قومی ایوارڈ یافتہ ہوں انعامات اور اعلیٰ اعزازات کی بارش مجھ پر ہوتی رہتی ہے، 6 بچوں کا باپ ہوں، پہلا مشاعرہ انبالہ (بھارت) میں 1945ء میں ساغر صدیقی کیساتھ پڑھا تھا، ساحر لدھیانوی میرا دوست اور پڑوسی تھا، اس کا کزن وارث لدھیانوی فلمی شاعر میرے دفتر میں کولیگ تھا، میرا تعلق لدھیانہ (بھارت) سے تھا، 1947ء میں آگ اور خون کا دریا عبور کرکے ہجرت کا مرحلہ طے کیا، والٹن لاہور مہاجر کیمپ میں چند روز گزارے بعد میں اسی مقام پر ہجرت 1947ء کی شاندار قومی یادگار قائم ہوئی اس کا خوبصورت نام باب پاکستان تجویز کرنے کی سعادت میرے حصے میں آئی، قومی ایوارڈ کا مستحق قرار پایا، بعد میں مجید نظامی ایوارڈ، کمال فن ایوارڈ، ڈاکٹر عبدالقدیر ایوارڈ اور کئی دوسرے اعلیٰ ایوارڈز میرے حصے میں آئے، حضرت قائداعظمؒ سے تین بار مختصر ملاقاتوں کا شرف بھی مجھے حاصل ہے۔ ریڈیو ٹی وی پر انٹرویو ہوتے رہتے ہیں، اخباروں، رسالوں میگزینوں میں ملک اور بیرون ملک چھپ رہا ہوں، پنجابی، اردو، فارسی، انگریزی اور ہندی میں لکھتا ہوں
،کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں۔
زندگی کا آخری حصہ بڑے سکون سے گزار رہا ہوں۔
ناجانے کس گلی میں زندگی کی شام ہوجائے،
اپنی بزم میں اس ضعیف العمر کو بھی شمولیت کا موقع دیں، ہمارا نام بھی لکھ لو محبت کرنے والوں میں۔ خط ذرا طویل ہوگیا ہے، آپ کا قیمتی وقت ضائع ہوا، معذرت خواہ ہوں قلمی تعاون بھی کروں گا، بشرط آپ کی اجازت! والسلام:
ڈاکٹر عبدالعزیز چشتی، چشتی ہاؤس شورکوٹ شہر ضلع جھنگ 03037689203

....

قبلہ پیرومرشد حضرت سید قمر احمد سبزواری جی!
شاہ جی تہاڈے ولوں اَج بذریعہ ڈاک سبیل ہدایت رسالے ملے نیں، کرم فرمائی تے ذرہ نوازی دا شکریہ! دھن تہاڈا حوصلہ اے، جے ایس نفسو نفسی، افراتفری تے مہنگائی دے دَور وچ قلمی جہاد کررہے او، تہاڈا رسالہ انٹرنیشنل سطح دا ہندا اے، میں تاں ہُن تیکر تُراُتے لُون ای لاندا آرہیاں ہاں، کیوں جے مینوں تہاڈے ورگے قدردان نہیں مِلدے رہیے، بچے سلام عرض کردے نیں۔ والسلام: دعا گو!
حاجی فقیر اثر انصاری فیض پوری، شاخ ادب، انصاری فاؤنڈیشن فیض پور خورد ضلع شیخوپورہ 03214756725

....

جناب محترم ومکرم سید قمر احمد سبزواری صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
امید ہے مزج گرامی بخیر ہوں گے، ماہنامہ سبیل ہدایت ضرور ارسال فرما کر ممنوں فرمائیں، یہ آپ کا ہمارے ساتھ احسان عظیم ہوگا دیگر آپ کچھ رسائل وجرائد کے نام پتے اور ان کے فون نمبرز ارسال فرمادیں تاکہ ہم اپنی لائبریری کیلئے ان سے رسائل منگوا لیں ہم چند دوستوں نے علاقے کے طلبا اور دیگر لوگوں کے مطالعہ کیلئے ایک چھوٹی سی لائبریری قائم کی ہے کیونکہ آج معاشرے میں کتاب سے بچے بڑے سب کا واسطہ ختم ہورہا ہے، سبھی بچے موبائل میں گم رہنے لگے ہیں، لہٰذا آپ ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں، اللہ تعالی حضور پرنور ﷺ کے صدقے آپ کو دونوں جہانوں کی خوشیاں نصیب فرمائیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔ والسلام: خالد علی شاہ حقانی
ناظم تعلیمات مدرسہ جامعہ محمدیہ/ ناظم دارالمطالعہ لائبریری پوسٹ آفس کالو خان صوابی خیبر پختون خواہ 03135813154

....

محترم مخدوم انجم شہزاد قریشی صاحب مدیر سبیل ہدایت
السلام علیکم! امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔
آپ کی زیرادارت شایع ہونے والے علمی وادبی مجلے ماہنامہ سبیل ہدایت کے جولائی تا دسمبر 2018ء کے شماروں کا ایک ایک نسخہ موصول ہوا۔ یادآوری کیلئے شکرگزار ہوں۔ انشااللہ ان سے استفادہ کیا جائے گا۔ مخلص: ڈاکٹر راشد حمید
ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان پطرس بخاری روڈ سیکٹر H-8/1 اسلام آباد

....

جناب قمر احمد سبزواری
السلام علیکم! بعد سلام مسنونہ کے حضرت فقیر اثر انصاری صاحب فیض پوری نے آنجناب کا رسالہ سبیل ہدایت ہمیں بھجوایا تھا جس پر بے حد ممنون ہیں، ہم فروغ نعت کیلئے کام کررہے ہیں، حضرت مسرور کیفی کے کلام کا انتخاب تابش طیبہ روانہ ہے براہ کرم اس پر تبصرہ فرمادیں اور اسکی نعتیں بھی رسالہ میں دیا کریں ہماری لائبریری کے نام رسالہ اعزازی جاری فرمادیں۔ شکریہ!
فقط: محمد رمضان میمن، جہان نعت، شارع مسجد حدیبیہ، گلشن حدید، فیز 2، بن قاسم ٹاؤن ضلع ملیر کراچی 75010

....

محترم جناب سید قمر احمد سبزواری
السلام علیکم! بعد سلام امید ہے کہ صحت وایمان کی بہترین حالتوں میں ہوں گے۔ ہمارے میگزین "بچے من کے سچے" کی اشاعت بچوں میں ادب کی ترویج، بچوں میں مطالعہ کی عادت، ادبی سرگرمیوں کی اشاعت وفروغ اور طلبا وطالبات میں تحریر وتقریر کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ جو علمی، ادبی ثقافتی تنظیم الوحید ادبی اکیڈمی خان پور کے زیراہتمام شائع ہورہا ہے۔ آپ کے قیمتی مشوروں وتجاویز کا انتظار رہے گا۔ والسلام: محمد یوسف وحید ایڈیٹر مکان نمبر D/60 بلاک X سٹیلائٹ ٹاؤن خان پور 03065210901

ہر علاج دعا سے
اگر آپ ایسی کسی لاعلاج بیماری کا شکار ہیں جس کی نہ ڈاکٹر کو سمجھ آتی ہو اور نہ کسی عامل کو تو آپ حاجی بابا کی دعا سے علاج کروائیں اور زندگی سکون سے گزاریں۔
رشتوں کی بندش
اولاد کا نہ ہونا
گھریلو جھگڑے
پڑھائی میں رکاوٹ
کام بنتے بنتے بگڑ جانا
بیرون ملک سفر میں رکاوٹ
روحانی معالج
حاجی بابا
کالج روڈ محمد علی چوک ٹاؤن شپ لاہور
0333/0313-4213589

منظومات

دُعا

نبی سے عشق میں جینے کی زندگی دیدے
مرے خدا مجھے دنیا کی یہ خوشی دیدے
میں تیرے قرب میں ہستی کی روشنی دیکھوں
نبی ﷺ سے عشق میں ایسی وہ بندگی دیدے
ہر ایک لفظ سے تیری ثنا نکھاروں میں
غزل جہان میں توفیق شاعری دیدے
جھکے جو سر مرا سجدے سے اُٹھ نہ پاؤں میں
نبی ﷺ کے در پہ وہ سجدہ ہی آخری دیدے
بھٹک گیا ہوں قیادت میں بے ضمیروں کے
مجھے وطن سے محبت کی آگہی دیدے
مرے وجود میں ایمان کو عیاں کر دے
مرے نبی ﷺ کی جو شاہاں تھی سادگی دیدے
میں بھول جاؤں نہ خود کو جہانِ عشرت میں
گل حیات کو دنیا وہ عام سی دیدے

گل بخشالوی

نعت رسول مقبول ﷺ

والّیل کے سائے میں گھٹا مانگتے ہیں
والشّمس کی کرنوں کی ضیاء مانگتے ہیں
اے رحمت عالم ﷺ ترے جلوؤں کے تصدق
ہم روضۂ انور کی ضیاء مانگتے ہیں
دے فتح مُبین تین سو تیرہ ہیں مسلماں
اللہ سے آقا ﷺ یہ دُعا مانگتے ہیں
سرکار ﷺ ہیں مہتاب تو اصحابؓ ستارے
ہم صدقؓ و وفاؓ، عدلؓ و حیاؓ مانگتے ہیں
کب تک ہمیں حالات سے زنجیر کرو گے
ہم عشق بلالیؓ کی دُعا مانگتے ہیں
بس ایک کرن بخش دے! اے ماہ منوّر
ہم روشنئ غارِ حرا مانگتے ہیں
رہ رہ کے خیال آتا ہے بس دِل میں قمر کے
جنت کی کیاری میں دُعا مانگتے ہیں

سید قمر احمد سبزواری

نعت رسول مقبول ﷺ

تسکین قلب وجاں کا سامان ہوگیا
طیبہ مِری حیات کا عنوان ہوگیا
انسان تھا عظیم، مگر اس قدر نہ تھا
جتنا عظیم آپ ﷺ سے انسان ہوگیا
جو کچھ کہا ہے آپ ﷺ نے اے فخر کائنات
وہ میری جان ہوگیا، ایمان ہوگیا
ایسا بھی کوئی دوسرا دنیا میں ہے کہ جو
دشمن کو اپنے دیکھ کر انجان ہوگیا؟
سلطان کائنات ﷺ کے روضے کے سائے میں
جو بھی فقیر آگیا سلطان ہوگیا
آنکھوں میں ایک قطرہء ناچیز تھا مگر
میرے لئے نجات کا سامان ہوگیا
ایک ایک کر کے میرا ہر اِک خوابِ دلنشیں
طیبہ ترے جمال پہ قربان ہوگیا
تازیست مجھ کو ناز رہے گا نصیب پر
اِک شعر بھی جو شان کے شایان ہوگیا
جس کو شعاعِ عشق محمد ﷺ عطا ہوئی
مسرور اس کا راستہ آسان ہوگیا

مسرور کیفی

27 فروری کا دن

27 فروری کا دن رہے گا یاد بھارت کو
سبق سکھلا دیا، دہرا نہیں سکتا حماقت کو
تشدد کی پالیسی چھوڑ دو وادی میں تم ورنہ
ہمارا بھی یہ حق ہے کہ اُٹھیں ان کی حمایت کو
پنجابی، سندھی، پختونی، بلوچی یا میواتی ہوں
سبز پرچم تلے سب ایک ہیں، ملک کی حفاظت کو
وطن دشمنوں کو پھر یہ پیغام دے اعظمؔ
غلط فہمی میں نہ سمجھیں وہ کمزوری، شرافت کو

محمد اعظم حنفی اعظمؔ میگووال (نارووال)

بقیہ: نئی مطبوعات

جس کے مدیر اعلیٰ عاشق راحیل ہیں، حمد و نعت، مضامین اور شاعری پر مشتمل یہ ماہنامہ پنجابی زبان کی ترقی و ترویج میں ایک منفرد کردار ادا کرے گا۔ 48 صفحات کے اس رسالے کی قیمت فی شمارہ 50 روپے اور سالانہ چندہ 500 روپے ہے۔ منگوانے کا پتہ مکتبہ فجر 15/6 فضل سٹریٹ پنج پیر روڈ نیو مزنگ لاہور 0301-4492133

بہارِ رحمت

نعتوں، منقبتوں، عارفانہ کلام، رباعیات، بارہ ماہ، سی حرفی اور نغمات کے پنجابی زبان میں اس مجموعہ کلام کے شاعر محمد عارف بھٹی بُرج اٹاری شرقپور روڈ ضلع شیخوپورہ ہیں اور اس کے ناشر سیٹھ آدم جی عبداللہ بمبئی والے تاجر کتب نولکھا بازار لاہور ہیں۔ 48 صفحات کے اس مجموعے کی قیمت 130 روپے ہے۔

فراق زدگان کا ترجمان
مدیر: سعید واصف
ماہنامہ فراق لاہور
نائب مدیر: نذر بھنڈر
ادبی مجلہ ماہنامہ فراق کا تازہ شمارہ عنقریب شائع ہو رہا ہے
اپنی تحریریں (افسانے، کہانیاں، شاعری وغیرہ) جلد ارسال فرمائیں
جی پی او بکس نمبر 1293 لاہور
واٹس ایپ نمبر: 0300-4226228
ای میل: mothlyfiraq@gmail.com

تبصرہ کیلئے کتاب کے دو نسخے ارسال کریں/متنازعہ اور فرقہ وارانہ کتب پر تبصرہ شائع نہیں کیا جاتا

تابش طیبہ

محمد رمضان میمن جو ممتاز نعت گو، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسرور کیفیؒ کے برادر خورد اور اس مجموعہ کے مرتب ہیں اس میں آپ نے حضرت مسرور کیفیؒ کے 21 مجموعہ ہائے نعت سے انتخاب کیا ہے۔80 صفحات اور گنبد خضرا سے مزین ٹائٹل کے اس مجموعہ میں ہر نعت ایک منفرد انداز سے کہی گئی ہے ۔عوام الناس میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اجاگر کرنے میں ایسے مجموعہ نعت ایک نعمت سے کم نہیں الحاد اور دینی انحطاط کے اس دور میں نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کام ہورہا ہے ان میں یہ مجموعہ بھی ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت مسرور کیفیؒ اور جناب محمد رمضان میمن کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائیں۔کتاب کی قیمت صرف 60 روپے ہے جو جہان نعت شاہراہ مسجد حدیبیہ، گلشن حدید، فیز 2 بن قاسم ٹاؤن، ضلع ملیر، کراچی 75010 کے پتہ سے منگوائی جاسکتی ہے۔0331-2533426

بتول فاطمہ کا سفر نامہ مدینہ منورہ

ملک کے مایہ ناز ادیب ملک محبوب الرسول قادری کی پیاری بیٹی بتول فاطمہ کا سفر نامہ مدینہ منورہ جب ہمیں موصول ہوا اور پڑھنا شروع کیا، تو یقین جانئے مکمل پڑھا اور جو سرور اور لطافت اس سفر نامہ میں ملی ایسا لگتا تھا کہ ہم بھی بیٹی بتول فاطمہ کے ہم سفر ہیں اس چھوٹی سی عمر اور تیسری جماعت کی طالبہ کے معصومانہ انداز کے ہم بھی معترف ہوگئے اور کیوں نہ ہوں جب ایک ادیب والد، اچھی تربیت کرنے والی والدہ اور اس کے اساتذہ کی رہنمائی ہو تو بتول فاطمہ ہی نکھر کر سامنے آتی ہے۔اب تک بڑوں نے ہی بچوں کیلئے لکھا ہے یہ پہلی مرتبہ ہم نے دیکھا کہ ایک ننھی سی گڑیا نے ایسا شاندار سفر نامہ لکھ کر ایک بڑا کام کر دکھایا ہے۔آجکل جب ہر جانب موبائل کا دور دورہ ہے اور بچوں کا ادب تو کیا بڑوں کیلئے ادب کا لکھنا لکھانا پڑھنا پڑھانا معدوم ہورہا ہے ایسے میں بتول فاطمہ نے ہمیں جینے کا پیغام دیا ہے اللہ پیاری بیٹی کے قلم میں مزید طاقت عطا فرمائے امید ہے یہ اور بڑے بڑے کام کرے ۔سفر نامہ بڑے 56 صفحات پر مشتمل ہے اور مدینہ منورہ کی رنگین تصاویر کیساتھ اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہوگیا ہے۔اور قیمت صرف 100 روپے ہے منگوانے کیلئے زاویہ قادریہ راجا ٹاؤن نزد چونگی نمبر 1 جوہر آباد 41200 ضلع خوشاب 03219429027

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے قومی اور بین الاقوامی تراجم

64 صفحات کے اس خوبصورت کتابچہ کے مولف زاہد اقبال بھیل ہیں جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے زاہد اقبال بھیل نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے قومی اور بین الاقوامی زبانوں میں تراجم کو اکٹھا کر دیا ہے بلا شبہ ان کا یہ کام دینی حوالے سے ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے۔اور قارئین کو ایک نئی جہت بھی دیتا ہے ۔اس کتابچہ میں 318 تراجم پیش کیے گئے ہیں۔جو یقیناً ایک حوالہ جاتی نسخہ بھی بن گیا ہے جو بھیل صاحب کے علمی و قلمی کارناموں میں سے ایک ہے۔ان تراجم میں اضافہ ممکن ہے امید ہے زاہد اقبال بھیل اس پر مزید کام کریں گے۔قیمت اس کی 150 روپے ہے جو بھیل ادبی سنگت بھیل منزل ڈیرا بھیلاں مشمولہ ابنیانوالہ ننکانہ صاحب سے منگوائی جاسکتی ہے۔

ادبی ستارے (اوکاڑا نمبر)

بھیل ادبی سنگت کی یہ پانچویں جلد اوکاڑا کی ادبی شخصیات پر مشتمل ہے جس کی تحریر و تحقیق زاہد اقبال بھیل کی ہے۔آپ نے ضلع اوکاڑا کے ادبی لوگوں کا تعارف ان کو ملنے والے ایوارڈز اور ان کے نمونہ کلام کو بھی خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے یہ ایک بڑا کام ہے کیونکہ بعض ادبا بے نامی کی زندگی گزار کر چلے جاتے ہیں لیکن زاہد اقبال بھیل نے ہر چھوٹے بڑے ادیب کو ایک لڑی میں پرو کر ان کو تاریخ میں اَمر کر دیا ہے۔96 بڑے صفحات پر مشتمل اس نمبر کی قیمت درج نہیں، منگوانے کیلئے بھیل ادبی سنگت ننکانہ صاحب سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

سوچ رہیا واں

ناز اوکاڑوی پنجابی ادب میں متعدد ایوارڈ یافتہ ایک اُبھرتا ہوا نام جو پنجاب کے کلچر اور پنجاب کے لوگوں سے پیار کرتا ہے اور اپنی مادری زبان کی ترقی و ترویج میں اپنا سب کچھ لٹانے سے بھی گریز نہیں کرتا۔144 صفحات پر مشتمل اور خوبصورت ٹائٹل، مجلد اس کتاب میں پنجاب کے دیہاتی رہن سہن اور پنجابی کلچر، یہاں کے رہنے والوں کے خیالات کو خوبصورت شاعری میں ڈھال دیا ہے۔پاکستان کی علاقائی زبانوں میں پنجابی کو ایک منفرد مقام حاصل ہے لیکن اس کیساتھ ہمیشہ سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا گیا ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ اپنی زبان کو زندہ رکھنے میں ناز اوکاڑوی جیسے محبانِ لسان تاریخ میں اپنا نام پیدا کر جاتے ہیں ۔کتاب کی قیمت 400 روپے ہے۔اسے مکتبہ فجر 15/6 فضل سٹریٹ پنج پیر روڈ نیو مزنگ لاہور نے شائع کیا ہے۔03014492133

لڑی وار سُنیہا لاہور

پنجابی ادبی سنگت کا یہ ماہنامہ ناز اوکاڑوی کی ادارت میں شائع ہو رہا ہے۔ باقی صفحہ 31 پر

اصلی گولڈن والے
گولڈن بورنگ اینڈ پمپ ہاؤس (رجسٹرڈ)
GOLDEN
Boring & Pump House
اب آپکو برانڈرتھ روڈ جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ
ہر قسم کے لوکل وامپورٹڈ موٹر پمپس، بورنگ سب مرسیبل پمپس نیز سپیئر پارٹس کا ہول سیل مرکز
ہر قسم کے جدید سب مرسیبل پمپس، جدید پریشر سسٹم، PVC پائپ ہول سیل ریٹ پر خریدیں
سب مرسیبل بورنگ 3/4 انچ سے 2 انچ تک پانی کی ڈلیوری کی سہولت کے ساتھ
جدید موٹر وائنڈنگ ورکشاپ کی سہولت
موٹر وائنڈنگ ہول سیل ریٹ پر کروائیں
ماسٹر کارڈ، ویزہ کارڈ کی سہولت موجود ہے
پلمبروں اور دکانداروں کیلئے خاص رعایت
زندگی کے لئے
پریشر سسٹم
1"x 1"
ڈونکی پمپ و موٹر
1"x 1"
مونو بلاک
1.1/4" X 1"
مونو بلاک
فوارہ پمپ
پریشر کنٹرول سوئچ
1"x 1"
سیلف سکشن پمپ
ورم جیٹ پمپ
ESPA
3/4"
ڈیپ ویل
سب مرسیبل پمپ
Proprietor:
Ch. Zafar Iqbal
0321-4871064
مزید معلومات اور خدمات سے مستفید ہونے کیلئے ہمارے فون نمبرز
Chief Executive:
Ch. Akhtar Hayat
0300-4553480
Head Office: 76-14-B1 Abu Bakar Road Near M.Ali Chowk Township Lahore.
Email : ceo@goldenboringhouse.com
042-35124544
Website: www.goldenboringhouse.com

تمام سوسائٹیز میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
GM
Real Estate
سپیشلسٹ ٹاؤن شپ، ٹاؤن شپ
Khawaja Saleem Attari
0333/0308-4290684
G.M Real Estate
Office:531/15-B-1 Collage Road Near Aroosh Banquit Hall Township Lahore

Monthly SABEEL-E-HIDAYAT Lahore
Published by BAZAM-E-NIDA-E-MUSLIM Pakistan Head Office:8/3-B-1 Township Lahore 54770